بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

جدید دو رسالہ اردو زبان علم عروض و قافیہ میں بدیع النفع قریب الفہم واجب العمل موسوم برسالہ

بحر العروض مطول

و

رسالہ قافیہ

تصنیف شاعر خوش فکر شیریں مقال پنڈت کنہیا لال صاحب مختار کار راج ریاست امیٹھی متعلقہ لکھنؤ

مطبع نامی منشی نولکشور میں بحسن انطباع مطبوع ہوا

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب موجود ہین شائقین کو فہرست مطول ہے جو علٰحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے کہ قیمت اس سال مین نہایت ارزان مقرر ہوئی ہے ہم صرف کتب قواعد عروض و قافیہ وغیرہ وکتب قواعد فارسی و قواعد عروض و قافیہ وکتب فارسی درسی بتفصیل ذیل مین درج کرتے ہین ناظرین اور شائقین ملاحظہ فرماکر حظ کافی و بہرہ وافی اوٹھاوین —

کتب قواعد عروض و قافیہ وغیرہ

اصول عجیبیہ صرف افعال وغیرہ —
معلم الحساب — عرف مکتب نامہ نصائح اور حکایات و خطوط و محاسبہ —
مصدر فیوض — صرف و نحو قواعد فارسی عبارت اردو مین —
رسالہ صرف و نحو اردو مع شرح —
مطلع خورشید — تصنیف مولوی منظور احمد صاحب فن قافیہ سنجی مین —
عروض فضا قواعد قافیہ مین مطبوعہ مطبع گلشن محمدی
زر کامل عیار ترجمہ معیار الاشعار مع شرح در فن عروض و قافیہ —

مطلوب العروض — منظوم مؤلفہ مومن حسین صفوی علم عروض مین —
بحر العروض — علم عروض مین مع نقشہ زحافات مؤلفہ منشی کنھیا لال صاحب —
گنج شائگان اردو علم قافیہ مین نادر کتاب تصنیف حبیب الدین احمد صاحب —
خلاصۃ المنطق مصنفہ منشی دیبی پرشاد سب ڈپٹی انسپکٹر
مجموعۂ صرف مسمی بہ امداد الادب مع اضافہ فواید تا حصل و مضمون میزان سے شافیہ تک —
دریای عقل — صفوۃ المصادر کو فواید ضروریہ کے ساتھہ مرتب کیا ہے —

کتب قواعد فارسی و قواعد عروض و قافیہ

قواعد فارسی از روشن علی انصاری —
گلشن فیض — قواعد فارسی منظوم —
مفید نامہ حساب و آداب القاب کے قواعد
جوہر الترکیب از منشی سید ابراہیم جوہر تخلص رئیس بلی
شرح جوہر الترکیب نادر شرح از شیخ حیدر علی مرحوم
نہر الفصاحت محشی از مرزا قتیل —
مفیض فارسی فارسی قاعدو نکی عمدہ کتاب
چہار گلزار قواعد صرف و نحو و معانی و عروض مین ہے
اصول ترجمہ مصنفہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی
ارمغان — نادر کتاب قواعد مین حسین مین
تین رسالہ ہین ابجد امجد قواعد خوشخطی

تشریح الالفاظ مترادفہ با ترجمہ اردو وجداول مین ملخص الاخلاق نصائح مین —
عروض سیفی فن قوافی و عروض —
میزان الافکار شرح فارسی معیار الاشعار
شجرۃ العروض در وفقۃ القوافی و رسالہ اختصار
رسالہ آذرکدہ فن معما مین نادر کتاب ہے —
حدائق البلاغت — علم بلاغت و بیان و بدیع وغیرہ مین —
شجرۃ الامانی مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل —
رسالہ عبد الواسع ہانسوی قواعد فارسی مین
عزیز المصادر — گردان مصادر مع شرح

بہ عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

جدید دو رسالہ اردو زبان علم عروض و قافیہ مین بدیع النفع قریب الفہم واجب العمل موسوم بہ رسالہ

بحر العروض مطول

رسالہ قافیہ

تصنیف شاعر خوش فکر شیرین مقال پنڈت کنہیا لال صاحب مختار کار راج ریاست گڑھ امیٹھی متعلقہ لکھنؤ

مطبع نامی منشی نولکشور مین بحسن انطباع مطبوع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اوس خالق بیچون وچرا کے جسنے خیمہ عرش کو باوجود اسقدر وسعت اور فسحت کے بی ارکان سبب اور وتد کے قائم کیا اور فرش زمین کو بحور متعددہ سے ایسا طراز موزون بخشا کہ اوسکے بیان مین قافیہ نطق کا تنگ اور ہوش وحواس عقل دنگ ہین اور نعت رسالت پناہ کی جسکے ادا کرنے مین فہم و فراست کا پاے تردد لنگ اور جسکے اظہار مین معترف بقصور جملہ اصحاب فرہنگ ہین مطلب ضروری العرض حوالہ زبان قلم ہیچ بیان کرتا ہے کہ اس ہیچ میرز ذرہ مثال پنڈت کنہیا لال والد تمیز پنڈتان عصر پنڈت ٹھاکرداس صاحب دہلوی حال ملازم سرکار حضور مہاراجہ مادہو سنگھ بہادر راجہ راج ریاست گڈہ امیٹھی ضلع سلطان پور اودہ نے حسب فرمایش بابو دیواندر سنگھ صاحب کی ایک رسالہ موسوم بہ بحر العروض تالیف کیا تھا مگر وہ نہایت مختصر تھا اور قطع نظر اختصار کی اوسمین اکثر مقامات پر اغلاط کتابت وغیرہ واقع ہوئے تھے اور طبع مین بھی تصحیح اوسکی بخوبی نہین ہوئی تھی جیسا مسودہ رسالہ مذکور مین تھا یعنے جو حاشیہ مسودہ پر صحیح کرکے لکھا تھا اور متن مین لفظ غلط سہواً محکوک نہین ہوا تھا تو طبع مین دونون لفظ غلط اور صحیح

قایم رہی لہذا یہ رسالہ واسطے افادہ برخوردار کامگار بخت جگر نور بصر پنڈت اقبال کشن وکہین برادرش عزیز از جان باعث روح وروان پنڈت مہاراج کشن طال اللہ عمرہم تصحیح اور ترمیم کرکے ساتھ نام **بحر العروض مطول** موسوم کرتا ہون امید کہ واصل منظوری شائقان فن ہو اور عزیزان مذکورین کو فائدہ شایان نصیب ہو ٭ ہرچند اس مختصر مین بیان فن عروض گویا دریاے ذخار کو کوزہ تنگ مین بند کرنا ہے مگر براے مبتدیان اسقدر مناسب اور بہتر معلوم ہوا امید صاحبان سخنور اور سخنوران صاحب ہنر سے یہ ہے کہ اگر خطا ملاحظہ فرماوین اصلاح سے دریغ توجہ نفرماوین اور بندہ ہیچمدان کو مشکور منت اور ممنون احسان فرماوین

ف بیان معنی شعر

پوشیدہ نرہے کہ شعر کے معنی اصطلاح مین یہ ہین کہ کوئی کلام اوزان مقررہ مین سے کسی وزن پر ہو اور معنی رکھتا ہو کیونکہ سخن موزون بےمعنی کو شعر نہین کہتے اور قافیہ رکھتا اور متکلم نے اوسکو بقصد موزونی کہا ہو کیونکہ اگر کوئی کلمہ موزون بغیر قصد اور ارادہ متکلم کے سرزد ہو اوسکو شعر نہین کہینگے اسی وجہ سے جو کلام مجید یا حدیث شریف مین کلمات موزون واقع ہو گئے ہین اونپر شعر کا اطلاق نہین ہوتا بلکہ وہ نثر مرجز مین شمار کیے جاتے ہین اور کلام اوسکو کہتے ہین جسکے معنی ہو سکتے ہون اور سامع کو حاجت دوسری کلمہ کیواسطے افادہ معنی کلام مذکور کی باقی نرہے اور لغت مین شعر کے معنی دانستن اور دریافت کردن کے ہین اور شاعر صاحب شعر کو کہتے ہین اوس حالت مین کہ جب شعر کے معنی اصطلاحی لیے جائین یعنی کلام موزون اور اگر شعر کے لغوی معنی لیے جائین تو شاعر کی معنی دانندہ اور دریابندہ کے ہونگے یعنی وہ کلام موزون کو دریافت کرتا ہے اور اوسکی ترکیب پر قادر ہے اور سواے شاعر کے اور کوئی اوسکو نہین پاتا اور شعر کو بیت بھی کہتے ہین شاید اسوجہ سے کہ بیت کے معنی گھر یعنی خانہ کے ہین اور گھر کے ہر در پر دو دروازہ ہوتے ہین اور شعر کے بھی دو مصرعہ ہوتے ہین اور مصرعہ کے معنی بھی دروازہ کے ہین اور ایک یہ بھی وجہ ہے کہ بیت یعنی گھر صحرانشینان عرب کا کمبل کا مثل خیمہ کے ہوتا ہے اور اوسمین ستون

اور میخ اور ستون جو بیچ میں ہوتے ہیں اور لغت میں رسن کو سبب اور میخ کو وتد اور ستون کو فاصلہ کہتے ہیں اور شعر بھی مرکب سبب اور وتد اور فاصلہ سے ہوتا ہے گو اس بارہ میں اور بھی اکثر وجوہ مذکور ہوتے ہیں مگر ہر ایک کا اس مقام پر تحریر کرنا بنظر تطویل نامناسب اور ضروری بھی نہین ہوتا چونکہ شعر کے واسطے عروض کا جاننا بہت ضروری ہے لہذا قدری بیان وجہ تسمیہ عروض کا کیا جاتا ہے۔ بعضون کا یہ قول ہی کہ خلیل ابن احمد بصری کو مکہ معظمہ میں اس علم کا الہام ہوا تھا اس باعث سے اس علم کا نام تیمناً اور تبرکاً اوپر نام مکہ کے عروض رکھا کہ مکہ کا ایک نام عروض بھی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں کہ جو ترکیب ان تین حروف یعنی عین اور رار مہملہ اور ضاد معجمہ میں معنی کشف اور ظہور کی ہیں اور اس علم سے بھی وزن صحیح اور غیر صحیح ظاہر ہوتا ہے اسوجہ سے اس علم کا نام عروض رکھا یعنی ظاہر کرنیوالا وزن کا اور بعض یہ کہتے ہین کہ عروض کے معنی راستہ کشادہ درمیان دو کوہ کے ہے اور جسطرح راستہ سے منزل مقصود تک پہونچ سکتا ہے اسی طرح اس علم کے جاننے سے کلام موزون اور ناموزون کی مقام تک پہونچ سکتا ہے اس مناسبت سے اس علم کا نام عروض رکھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ عروض بروزن فعول ہے یعنی مفعول بمعنی معروض پس اس علم کا نام بھی عروض اس وجہ سے ہوا کہ یہ معروض علیہ شعر کا ہے یعنی شعر کو اوسپر عرض کرتے ہین تاکہ موزون اور غیر موزون جدا ہو

ف ۱ بیان معنی عروض بسبب اقوال مختلفہ

واضح ہو کہ جو کوئی شائق شعر گوئی یا شعر فہمی کا ہو اوسکو یہ ضرور ہے کہ اس علم کی آگہی حاصل کرے کیونکہ شعر کلام موزون کو کہتے ہین اور موزونی کی دریافت کرنیکو میزان کا ہونا ضرور ہے اور شعر کی میزان گویا عروض ہے کہ اس میزان سے کلام موزون اور ناموزون دریافت ہو سکتا ہے کیسا ہی کوئی موزون طبع ہو مگر بغیر اس علم کے جاننے کی جملہ اوزان شعری پر حاوی ہونا ممکن نہین لہذا ضرور ہوا کہ اس علم کو حاصل کرے تو تمیز موزون اور غیر موزون کی حاصل ہو

ف ۲ شاعر کو علم عروض جاننا ضروری ہے

جاننا چاہیے کہ وزن کسی کلام کی تولنے کو کسی بحر میں منجملہ بحور مقررہ شعری کی کہتے ہین

ف بیان تقطیع

اور جو کلام کسی بحر مین آوے اوسکو موزون کہتے ہین اور جو کسی بحر مین نہ آوے اوسکو ناموزون کہتے ہین کیونکہ وہ کسی بحر کی میزان مین تولا نہین جاتا اس وزن کرنیکو باصطلاح شعرا تقطیع کہتے ہین اور لغت مین تقطیع کے معنی پارہ پارہ کرنیکے ہین اور اصطلاح شعرا مین قطع کرنا سخن کا موافق ارکان اوس بحر کی جسمین وہ موزون ہو تقطیع کرنا کہلاتا ہے اور تقطیع کرنیمین عدد حروف کے اور اونکی حرکت اور سکون لیا جاتا ہے مگر یہ خصوصیت حرکات کی نہین ہے کہ زبر یعنی فتحہ کے مقابل فتحہ ہو اور زیر یعنی کسرہ کے مقابل کسرہ اور پیش یعنی ضمہ کے مقابل ضمہ ہو صرف حرف متحرک یا ساکن جیسا ہو لیا جائیگا جیسے طوطی اور بلبل بروزن فعلن بسکون العین کی ہے اور حروف بھی وہ شمار کیے جاوینگے جو ملفوظی ہون یعنی تلفظ مین آوین گو مکتوبی ہون یا نہون

ف

فائدہ اب مختصر بیان حروف ملفوظی کا کیا جاتا ہے جو مکتوبی نہین ہوتے مثلاً الف ممدودہ کہ تحریر مین ایک الف لکھا جاتا ہے اور تلفظ مین دو الف بولی جاتی ہین تو تقطیع شعر مین بھی دو الف شمار کیے جاوینگے جیسے آمد بروزن فعلن بسکون عین اور واو جو اشباع ضمہ سے حاصل ہو جیسے طاوس مین یہ تقطیع مین اسطرح لکھا جائیگا طاووس بروزن فعلان بسکون عین اور یاے تحتانی کہ باشباع کسرہ حاصل ہوتی ہے جیسے من بیدل بروزن مفاعیلن اور تقطیع مین اسکو منے بیدل بیاے تحتانی تحریر اور شمار کرینگے اور بعض مقام پر یہ تینون حروف مکتوبی نہین ہوتے مگر ملفوظی ہوتے ہین جیسے الف اللہ مین اور واو وہ مین اور یاے تحتانی یہ مین اور حرف مشدد بھی بجاے دو حرف کے متصور ہوتا ہے جیسے خرم مین راے مہملہ اور تلفظ مین فا اور ایک واو اشمام ضمہ کا بت یعنی اس واو کے حرف ماقبل سے بوے ضمہ آتی ہے یہ مکتوبی ہوتا ہے مگر ملفوظی نہین ہوتا مثلاً خواب مین تقطیع مین یہ واو شمار مین نہین آتا بلکہ بجاے ضمہ تصور کیا جاتا ہے اور نون ساکن اگر درمیان مصرعہ کے آوے تو ساقط ہوگا جیسے چون کنم اور جان کنم اور چین روم مین یہ تینون بروزن فاعلن کے ہونگے اور اگر یہ نون آخر مصرع مین

آدیگا تو بجاے ساکن کے شمار کیا جائیگا اور ساقط ہوگا اور بعض موقع پر الف مکتوبی بھی ساقط ہو جاتا ہے اور تلفظ مین نہین آتا یعنی جب اوسکا اتصال اپنی ماقبل کی حرف ساکن سے ہو اوس صورت مین یہ الف تقطیع مین ساقط ہو جاتا ہے اور اوسکا ماقبل حرف ساکن متحرک ہو کر تلفظ فتحہ کا دیتا ہے جیسے شب است این بروزن مفاعیل اور تقطیع مین اسطرح لکھا جائیگا شبین اور اسطرح واو بھی مکتوبی ہوتا ہی او تلفظ مین نہین آتا اور اپنے ماقبل حرف ساکن سے ملکر ساقط ہو جاتا ہے اور اوسکا ماقبل حرف ساکن حرکت ضمہ کی حاصل کرتا ہے جیسے دل و جانم بروزن فعلاتن اور ہای ہوز مکتوبی بھی اسیطرح ملفوظی نہین ہوتا اور تقطیع مین لکھا نہین جاتا اور اپنی ماقبل کی حرف کا متحرک ہونا ظاہر کرتا ہے جیسے گریہ کردم یا خندہ کردم بروزن فاعلاتن ہے اور تقطیع مین اسطرح لکھا جائیگا گری کردم اور خند کردم اور اسی قسم کا کہ اور چہ کا ہاے ہوز بھی ہے اور یای تحتانی بھی جسکے ماقبل حرف متحرک ہو اور یا بعد الف متحرک آوے وہ بھی تقطیع مین لکھا نہین جاتا اور ساقط ہو جاتا ہے اور بعض ایسے موقع پر یہ خیال کرتے ہین کہ یاے تحتانی ساقط نہین ہوتی بلکہ الف متحرک جو مابعد اوسکے ہے تقطیع مین تسطیر نہین ہوتا مگر یہ خیال اونکا قابل وثوق کے چندان پایا نہین جاتا کیونکہ اکثر کتب مین جہان کہین ذکر یای تحتانی مکتوبی غیر ملفوظی کا ہے وہان صرف تین حرف مثالیہ درج دیکھے یعنی نی و چو و کی اگر سواے انکے اور بھی کسی کلمہ مین اس قسم کی یای تحتانی ہوتی تو یہ ضرور تھا کہ کتب مختلفہ مین جہان کہین اسکا ذکر آوے یہی تین مثالین درج ہون اس سے پیدا ہی کہ یہ ہی تین کلمہ ایسے ہین جنمین یای تحتانی مکتوبی ہے اور ملفوظی نہین ہے بس مثال مذکورہ بالا مین الف ساقط ہوتا ہے نہ یای تحتانی

فائدہ اب جاننا چاہیے کہ اصحاب تواریخ کہتے ہین کہ اول شعر جسنے کہا تھا حضرت آدم تھے اور اونہون نے مرثیہ ہابیل کے قتل ہونے پر کہا تھا جب ہابیل کو قابیل نے قتل کیا تھا مگر وہ زبان سریانی مین ہوگا کیونکہ حضرت آدم کی زبان سریانی تھی

اور بعض کا یہ قول ہے کہ موجد شعر زبان عربی یعرب بن قحطان تھا اور قحطان فرزند حضرت نوح مین سے تھے اور زبان فارسی مین اول شعر بہرام گور نے کہا تھا اور بعض کا یہ قول ہے کہ اول اختراع شعر فارسی ابوحفص سغدی سے ہے اور قصیدہ کی ایجاد رودکی شاعر سے ہے

فائدہ واضح ہو کہ شعر کی ۱۱ قسم ہین فرد رباعی غزل قصیدہ قطعہ مثنوی ترجیع بند ترکیب بند مستزاد مسمط فرد اوسکو کہتے ہین جو دو مصرع رکھتا ہو مگر قید قافیہ دار ہونیکی اسمین نہین ہے رباعی اوسکو کہتے ہین جسکے چار مصراع ہون اور دو اول کے اور چوتھا مصرع قافیہ دار ہون اور تیسرے مصرعہ کے قافیہ دار ہونیکی ضرورت نہین ہوتی مگر بعضے بعضے شاعر نے چارون مصراع رباعی کو مقفی کہا ہے اور اوزان رباعی کے معین ہین اونکے سوای اور وزن مین رباعی نہین کہتے ہین غزل چند اشعار ہموزن اور قافیہ دار کو کہتے ہین اور شعر اول کے ہر دو مصراع مین قافیہ ہوتا ہے اور باقی اشعار کا مصرع ثانی قافیہ دار ہوتا ہے سابق ایام مین غزل محدود پانچ شعر سے ۱۲ شعر تک تھی مگر اب ۹ شعر سے اونیس ۱۹ شعر تک حد اوسکی شمار کرتے ہین قصیدہ بھی مثل غزل کی ہوتا ہے مگر تعداد اشعار مین فرق رکھتا ہے یعنی اقل مرتبہ اشعار قصیدہ زیادہ تعداد اشعار غزل سے ہوتی ہین اور اوسکے اشعار کا اندازہ نہین ہی جسقدر چاہین کہین کوئی حد اشعار قصیدہ کی محدود نہین ہے قطعہ بھی مثل غزل اور قصیدہ کے ہوتا ہے کبھی اوسمین مطلع بھی کہتے ہین مگر اکثر بے مطلع ہوتا ہے اور اوسکی بھی تعداد معین نہین ہے مگر دو بیت سے کمتر کبھی نہین ہوتا مثنوی سے مراد اشعار کثیرہ سے ہے جو ایک وزن مین ہون مگر ہر ایک شعر اوسکا جدا جدا قافیہ رکھتا ہو ترجیع بند اوسکو کہتے ہین جسمین چند غزل مجتمع ہون اور سب کا وزن ایک ہو مگر قافیہ جداگانہ ہر ایک غزل کا ہو اور ہر ایک غزل کے آخر مین مقطعہ نہو مگر غزل اخیر کے آخر مین اور ہر ایک غزل کے آخر مین ایک شعر ایسا ہو کہ ربط غزل بالا سے

فائدہ بیان اختراع شعر

فائدہ بیان نام مثنوی و رباعی

فائدہ بیان قصیدہ

فائدہ بیان مثنوی

فائدہ بیان غزل

فائدہ بیان قطعہ

فائدہ بیان ترجیع بند

رکھتا ہو مگر قافیہ اوسکا جداگانہ قافیہ غزل سے ہو اور یہ شعر ہر ایک غزل کے بعد ایسی موقع سے آوے کہ مضمون بالا سے مربوط ہو ترکیب بند بھی مثل ترجیع بند کو اجتماع غزلیات متعددہ کا ہوتا ہی مگر فرق اسقدر ہی کہ ترجیع بند مین ایکہی شعر بند کا ہر غزل کے اخر مین آتا ہی اور ترکیب بند مین وہ شعر ہر غزل کی آخر مین جداگانہ ہوتا ہی مستزاد اوسکو کہتی ہین جسکے ہر مصرعہ کی بعد ایک فقرہ نثر مسجع کا آوے اور یہ ضرور نہین کہ معنی اوس شعر کی بغیر اوسکے ختم ہون مگر یہ لازم ہی کہ معنی اوس فقرہ کی مصرعہ ماقبل کی معنی کی ساتھ مربوط ہو، مسمط اوسکو کہتے ہین کہ چند مصرعہ ہموزن اور مختلف القافیہ بہم ہون اگر مصراع اوسکے طاق ہون تو مطلع اوسکا ہم قافیہ ہوگا اور دیگر مصاریع اول بھی ہم قافیہ ہونگے اور آخر کا مصرعہ بھی متفق ساتھ قافیہ بند اول کے ہوگا اور اگر مصاریع جفت ہون تو مصراع اول ہم قافیہ ہونگے اور دو مصراع آخر قافیہ مختلف کے ہونگے اور مربع مین مطلع ہم قافیہ ہوتا ہے اور باقی بندون مین ۳ مصراع ایک قافیہ کے اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ بند اول کی ہوتا ہے اور چونکہ تعداد ان مصاریع کی تین سے کم اور دس سے زائد نہین ہوتی لہذا مسمط کو آٹھ قسم پر منقسم کیا ہے وہ یہ ہین ۔ مثلث مربع مخمس مسدس ؛ مسبع مثمن متسع معشر ؛

فائدہ واضح ہو کہ ہر کلام کے اول شعر کو مطلع کہتے ہین اور شعر ثانی کو حسن مطلع اور شعر آخر کو مقطع اور اسی شعر آخر مین شاعر اپنا تخلص مذکور کرتا ہے اور اول مصرعہ جزو اول کو صدر اور اوسکے جزو آخر کو عروض کہتے ہین اور دوسرے مصرعہ کی جز اول کو مطلع یا ابتدا اور اوسکی جزو آخر کو ضرب یا عجز بولتے ہین اور باقی ماندہ اجزاے شعر کو جو درمیان ان چارون اجزا کے واقع ہوتے ہین حشو کہتے ہین بعض کا یہ قول ہے کہ چونکہ اس فن مین عروض کا بہت ذکر ہوتا ہے لہذا اس فن کا نام بھی عروض رکھا ہے

فائدہ واضح ہو کہ مصرعہ اول کی جزو اول کو صدر اسواسطے کہا ہی کہ صدر کے معنی اول کے ہین اور اوسکے جزو اخیر کو عروض اسوجہ سے کہا کہ عروض کے معنی لغت مین ستون کے ہین اور جیسے استحکام بیت یعنی گھر ستون سے ہوتا ہے ویسی ہی شعر کی مضبوطی

فائدہ بیان ترکیب بند ۱۲

فائدہ بیان مستزاد ۱۲

فائدہ بیان مسمط ۱۲

فائدہ بیان مطلع و حسن مطلع و مقطع ۱۲

فائدہ بیان مین کیفیت شعر کی ۱۲

اور اختتام اس جزو یعنی عروض پر منحصر ہے کیونکہ جبتک یہ جزو قائم نہین ہوتا اوسوقت تک یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ یہ شعر کس بحر مین ہے اور یعنی اوسکے کیا ہوینگے اور مصرع دوم کے جزو اول کو واسطے فرق کرنے درمیان جزو اول مصرع اول اور جزو اول مصرع ثانی کے جزو اول مصرعہ دوم کا نام ابتدا رکھا اور ابتدا کے معنی شروع کے ہین غرض یہ کہ اس جزو سے شروع شعر ہوتا ہے اور جونکہ جزو اول مصرعہ اول کو صدر کہا اور یہ جزو بھی اوسی قبیل سے ہے تو سوائے ابتدا کی اور کوئی لفظ مناسبہ واسطے جزو اول مصرعہ ثانی کے مناسب متصور نہین ہوتا اور مصرعہ ثانی کے جزو آخر کو ضرب اسواسطے کہا کہ ضرب کے معنی مانند کے ہین جیسے ضرب المثل مین یعنی یہ بھی مثل جزو آخر مصرعہ اول کے ردیف اور قافیہ مین ہے

فائدہ اب جاننا چاہیے کہ جس وزن مین بیت ہوتی ہے اوسکو بحر کہتے ہین اور جیسے بحر یعنی دریا مین سے امواج پیدا ہوتی ہین اوسیطرح بحر شعر مین سے بھی بوجہ زحافات کی شعبہ پیدا ہوتے ہین ان زحافون کا حال آیندہ لکھا جائیگا اور ایک وجہ شبہہ یہ بھی ہے کہ جیسے بحر مین سے دُرّ و گوہر نکلتے ہین اوسی طرح بحر شعر مین سے بھی دُرّ و گوہر معنی پیدا ہوتے ہین

فائدہ اب بحر کا حال لکھا جاتا ہی کہ جن لفظون سے بحر مرکب ہوتی ہے اونکو اصول اور ارکان اور اجزا اور چند اور نامون سے مشہور کرتے ہین یہ ارکان دش ہین دو رکن پانچ حرفی اور آٹھ رکن سات حرفی دو ارکان پنج حرفی یہ ہین فعولن اور فاعلن اور آٹھ ہفت حرفی یہ ہین مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات بضم تای فوقانی بغیر تنوین اور منجملہ انکے دو ارکان ایسے ہین جنکا ع منفصل ہی یعنی جدا اپنے وتد سے لکھا جاتا ہے جیسے فاع لاتن اور مستفع لن مین اسکا ذکر آیندہ مذکور ہوگا

فائدہ واضح ہو کہ ترکیب ارکان کی تین جزو پر منحصر ہے یعنی سبب اور وتد اور فاصلہ سبب دو حرفی کلمہ کو کہتے ہین اور اگر پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو اوسکو

سبب خفیف کہتے ہین مثلاً گر اور بر اور اگر دونون حرف متحرک ہون تو اوسکو سبب ثقیل کہینگے جیسے حلبی کے دو حرف اول یعنی حا حطی اور لام اول کو خفیف اسوجہ سے کہتی ہین کہ وہ تلفظ مین ساتھہ سبکی اور آسانی کے آتا ہے برعکس دوسری یعنی ثقیل کی جو ذرا گران تلفظ مین معلوم ہوتا ہے اور لغت مین بھی خفیف کے معنی سبک اور ثقیل کے معنی گران کے ہین اور وتد ۳ حرفی کلمہ کو کہتے ہین اگر دو حرف اول اوسکے متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہو جیسے اگر اور سفر مین تو اوسکو وتد مقرون کہتے ہین اور وتد مجموع بھی اسیکا نام ہے اور اگر حرف اول اور حرف اخر متحرک ہو اور حرف میانہ ساکن تو اوسکو وتد مفروق کہینگے جیسے برہمن کی تین حروف اول مین بای موحدہ متحرک ہے اور رای مہملہ ساکن اور پھر ہای ہوز متحرک ہے اور اول کو وتد مجموع یا مقرون اسواسطے کہتے ہین کہ اوسکی دو حرف متحرک باہمدگر پیوستہ اور مجتمع ہین اور لغت مین مجموع کے معنی جمع کردہ شدہ کے اور مقرون کی معنی پیوستہ کی ہین اور دوسرے کو مفروق اسواسطے کہا کہ اوسکی حروف متحرک متفرق ہین اور لغت مین مفروق فرق شدہ کو کہتے ہین اور فاصلہ چار حرفی یا پنج حرفی کلمہ کو کہتے ہین اسمین اگر تین حروف اول متحرک ہون اور چوتھا حرف ساکن تو اوسکو فاصلہ صغرا کہینگے جیسے حلبی مین اور اگر چار حروف اول متحرک ہون اور پنجم ساکن تو اوسکو فاصلہ کبری کہتے ہین جیسے لفظ متحرک مین چہار حروف اولین متحرک ہین اور پنجمی ساکن اور چونکہ لغت مین صغری کے معنی خرد کے ہین اور کبری کے معنی بزرگ لہذا کلمہ چار حرفی کو صغری اور پنج حرفی کو کبری کہا مگر ابراہیم بن عبد الرحیم عروضی نے کلمہ چہار حرفی کو فاصلہ بصاد مہملہ اور کلمہ پنج حرفی کو فاضلہ بضاد معجمہ لکہا ہے اسوجہ سے کہ کلمہ پنج حرفی کلمہ چہار حرفی سے ایک حرف زائد ہوتا ہے اور فضل کے معنی لغت مین افزون کرنیکے ہین اور ابن خباز کہتا ہے کہ دونون کو فاصلہ بضاد معجمہ کہنا لازم ہے اور واسطے تفریق کے فرق صغری اور کبری کا کافی ہے اور بعض عروضی کا یہ قول ہے کہ فاصلہ کوئی علحدہ جزو نہین ہے اگر چار حرفی ہے

تو دو سبب سے مرکب ہے اور اگر پنج حرفی ہو تو ایک سبب اور ایک وتد سے ترکیب دیا گیا ہے

فائدہ اب ارکان کے اجزا مذکورہ بالا سے مرکب ہونے کا بیان کیا جاتا ہے
پوشیدہ نرہے کہ فعولن مین اول وتد مجموع اور پس بعد سبب خفیف واقع ہے
اور فاعلن مین اسکا عکس یعنی کہ سبب خفیف اول اور وتد مجموع بعد ازان
اور مفاعیلن مین اول وتد مجموع اور بعد ازان دو سبب خفیف اور مستفعلن
متصل مین دو سبب خفیف اول اور وتد مجموع بعد ازان یعنی عکس مفاعیلن کا
اور فاعلاتن مین اول سبب خفیف پس بعد وتد مجموع بعدہ سبب خفیف ثانی
یعنی دو سبب خفیف کے بیچ مین ایک وتد مجموع واقع ہے اور مفاعلتن مین
اول وتد مجموع اور بعد ازان فاصلہ صغرے یا دو سبب ثقیل اور خفیف
ایکو بعد دوسرے کے اور متفاعلن مین فاصلہ صغری یا دو سبب ثقیل اور
خفیف اول مین اور بعد اوسکے وتد مجموع یہ عکس اپنے ماقبل مفاعلتن کا ہے
اور مفعولات بضم تاے مثنات فوقانی مین دو سبب خفیف اول اور وتد مفروق
بعد ازان اور فاع لاتن منفصل مین عکس اسکا یعنی وتد مفروق اول
اور دو سبب خفیف بعد ازان اور مستفع لن منفصل مین ایک سبب خفیف
اول اور ایک آخر مین اور بیچ مین وتد مفروق واقع ہے

واضح ہو کہ خلیل ابن احمد کو جو اس فن کا اوستاد تھا دریافت ہوا کہ اشعار
عرب پانزدہ ۱۵ بحر مین موزون ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے طویل
مدید بسیط کامل وافر ہزج رجز رمل منسرح مضارع
سریع خفیف مجتث مقتضب متقارب بعد ازان ابوالحسن اخفش
نے سولھوین بحر ایجاد کی اور اوسکا نام متدارک رکھا منجملہ انکے بحر طویل مدید
بسیط وافر اور کامل مخصوص عرب کی ہین اور امین شعراے عجم بوجہ
نامطبوع اور نامرغوب ہونیکے شعر کمتر کہتے ہین

بعد از خلیل ابن احمد کے تین بحور اور ایجاد ہوئین وہ یہ ہین جدید قریب

اور مشاکل اور یہ تینون شعرای عجم سے خصوصیت رکھتے ہین بہرکیف یہ تینون بحور
شامل ہوکر اونیس بحور ہوئین منجملہ انکے بعض بحور ایک رکن کی تکرار سے حاصل ہوتی ہین
اور جنکو مفرد کہتے ہین وہ یہ ہین ہزج رجز رمل کامل وافر متقارب
متدارک۔ اور بعض دو رکن کی تکرار سے ترکیب پاتی ہین اور جنکو مرکب کہتے ہین وہ
یہ ہین طویل مدید بسیط سریع خفیف مجتث منسرح مضارع
مقتضب جدید قریب مشاکل۔ منجملہ انکی پانچ بحور موضوع عرب ہین یعنی
کامل وافر طویل مدید اور بسیط اور فارسیون نے بحر کامل اور وافر کو مثمن کیا ہے
اور تین بحور یعنی جدید قریب اور مشاکل موضوع عجم مسدس الاصل ہین اور باقی
گیارہ بحور مشترکہ عرب اور عجم ہین اور منجملہ انکے دو بحور سریع اور خفیف مسدس ہین اور
باقی مثمن کہتے ہین کہ بحر جدید کا مخترع بزرجمہر وزیر نوشیروان ہی اور اس بحر کو غریب بھی
کہتے ہین اور بحر قریب کو مولانا یوسف عروضی نیشاپوری نے اختراع کیا ہی یہ شخص وہ ہے
جس نے اول علم عروض فارسی مین تصنیف کیا تھا

فائدہ جاننا چاہیے کہ منجملہ بحور مفردہ کی بحر ہزج مین چار بار مفاعیلن اور بحر رجز مین چار بار مستفعلن
اور بحر رمل مین چار بار فاعلاتن اور بحر کامل مین چار بار متفاعلن اور بحر وافر مین چار بار مفاعلتن
اور بحر متقارب مین چار بار فعولن اور بحر متدارک مین چار بار فاعلن ہے بابت تسہیل تفہیم
کی عروضیون نے بحور نوزدہ گانہ کو دوایر مین منقسم کیا ہے اور ہر دائرہ کا ایک نام قرار دیا ہے

چنانچہ متقارب اور متدارک اس ایک دایرہ سی ہین

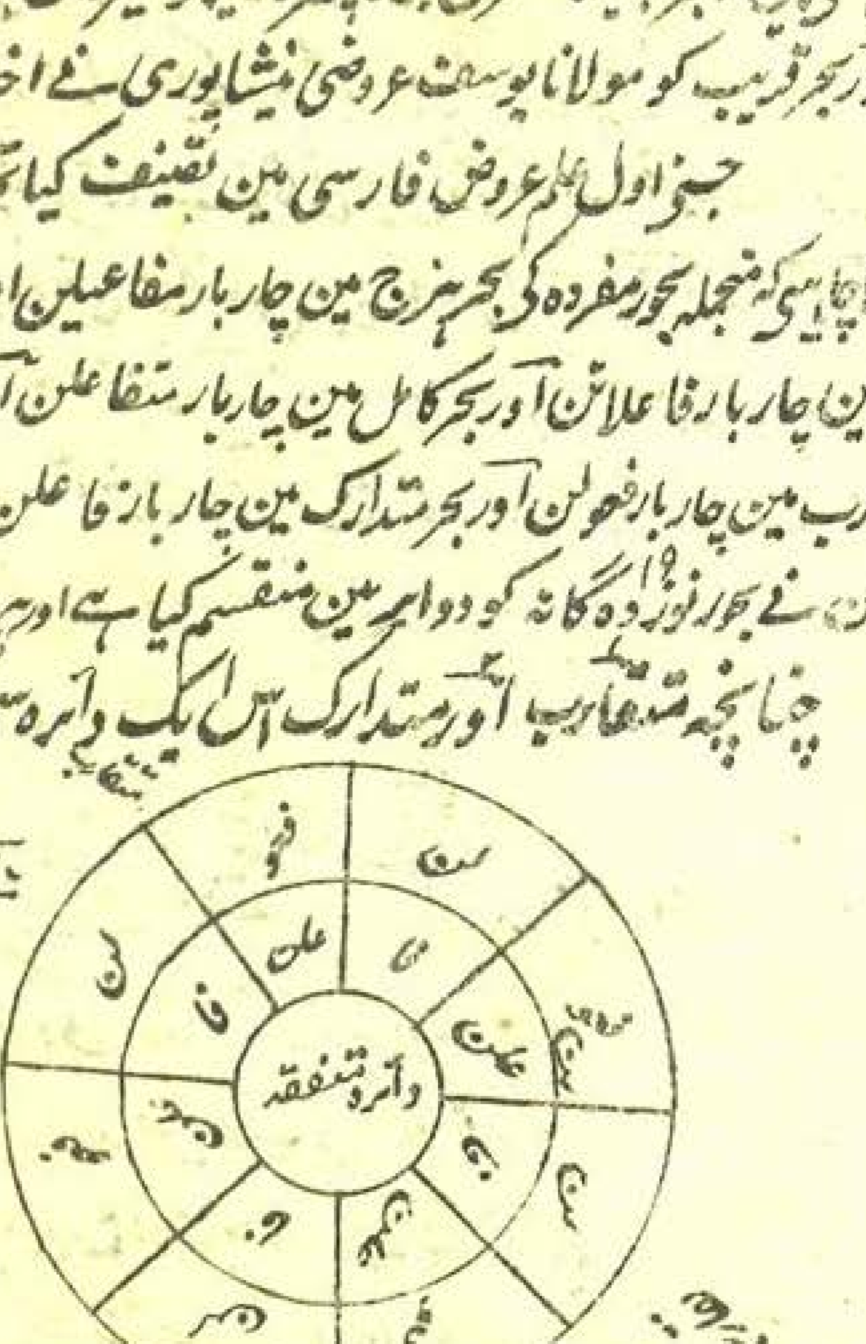

متفقہ

ف
بیان اقوال
حدایق البلاغت
ومعیار الاشعار
وسیفی اردو مین

مثلاً فعولن کو چار بار اوپر خط دائرہ کے تحریر کرو پس اگر فعولن سے شروع کرو اور کہو فعولن فعولن فعولن فعولن تو بحر متقارب ہوگی اور اگر لن سے شروع کرو اور کہو لن فعولن فعولن فعولن فعو اور چونکہ لن فعو ارکان معینہ مین سے کوئی رکن نہین ہے لہذا اوسکے عوض الفاظ معینہ اور مانوسہ مین سے لانا ضرور ہوا جو ہموزن اوسکی ہو اور وہ فاعلن ہے پس فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن چار بار ہوا یہ بحر متدارک ہے اور بحیثیت ارکان اس دائرہ کا نام دائرہ متفقہ بکسر فا ہے اسوجہ سے کہ ارکان دونون بحور کے متفق ساتھ ایک دوسری کے ہین یعنی خماسی ہین اور مرکب وتد مجموع اور سبب خفیف سے بعض عروضی اس دائرہ کو ساتھ نام مشتبہ کے بھی تعبیر کرتے ہین یعنی مشتبہ مگر چونکہ مصنف حدایق البلاغت اور معیار الاشعار اور عروض سیفی تینون نام متفقہ کی متفق الرای ہین لہذا یہ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے اور مصنف شجرۃ العروض نے اس دائرہ کو ساتھ نام منتزعہ کے لکھا ہے اور وجہ یہ تحریر کی ہے کہ باہم ارکان مین نزع ہے یعنی ایک مین وتد مجموع اول ہے اور سبب بعد اوسکے اور دوسری مین سبب خفیف اول ہے اور وتد بعد ازان فافہم

بحر ہزج اور رجز اور رمل اس ایک دائرہ سے ہین

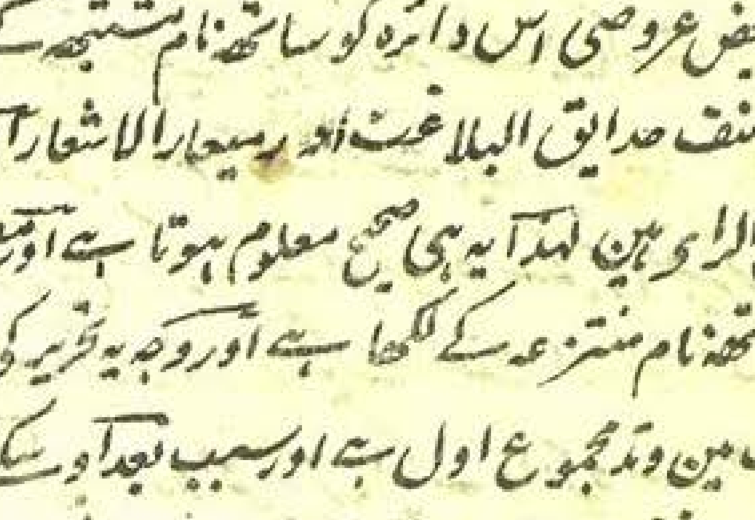

مثلاً چار بار مفاعیلن کو اوپر خط دائرہ کے لکھو اگر مفا سے شروع کرو تو مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن چار بار ہوگا اور یہ بحر ہزج ہے اور اگر عیلن سے شروع کرو اور کہو عیلن مفاعیلن مفاعیلن مفا یہ بروزن مستفعلن مستفعلن

مستفعلن مستفعلن چار بار ہوگا اور یہ بحر رجز ہے اور اگر لن سے شروع کرو اور کہو
لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی لن مفاعی بر وزن فا علاتن فا علاتن فا علاتن
فا علاتن چار بار ہوگا اور یہ بحر رمل ہے اس دایرہ کو مجتلبہ بفتح لام اس جہت
سے کہتے ہین کہ لغت مین اجتلاب کی معنی ایک چیز کو دوسری جگہہ سی لانیکے ہین
اور ان تینون بحور مین ارکان بحور دائرہ مختلفہ سے لائے ہین یعنی مفاعیلن بحر
طویل سے اور مستفعلن بحر بسیط سے اور فا علاتن بحر مدید سے اور بعضے مجتلبہ
بفتح لام کو صفت ارکان کی بیان کرتے ہین یعنی یہ ارکان کشیدہ شدہ ہین اور بحور سے
اور بعض کا یہ قول ہے کہ جلب بسکون لام لغت مین کثرت اور بہت کو کہتے ہین اور
چونکہ ان تینون بحور کی اقسام تغیرات بہت ہین اس مناسبت سے اس دائرہ کا نام
مجتلبہ رکھا ہے اور کبھی اسکو ساتھہ نام مؤتلفہ کے بھی تعبیر کرتے ہین اور وجہ یہ بیان
کرتی ہین کہ ان تینون ارکان مین ایک الفت اور موافقت باہم پائی جاتی ہے

بحر کامل اور وافر اس ایک دائرہ سے ہین

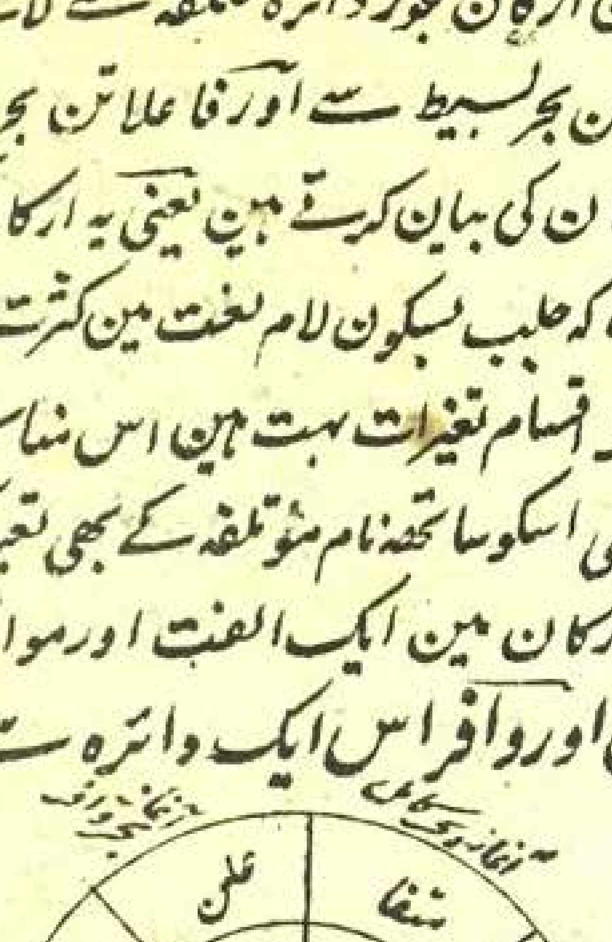

مثلاً چار بار متفاعلن کو اوپر خط دائرہ کے لکھو اور متفاعلن سے شروع کرو
اور کہو متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن چار بار تو بحر کامل ہوگی اور اگر
علن سے شروع کرو اور کہو علن متفا علن متفا علن متفاعلن متفا بر وزن مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن چار بار تو بحر وافر ہوگی
اس دائرہ کا نام مؤتلفہ بکسر لام اسواسطے رکھا گیا کہ اتفاق اور ایتلاف باہم

ارکان دونون بحورمین سے اس معنی سے کہ دونون سباعی ہین یعنی ہفت حرفی
اور مرکب وتد مجموع اور فاصلہ صغری سے اور بعض اس دائرہ کو متفقہ بھی
کہتے ہین کیونکہ معنی اتفاق اور ایتلاف کے قریب قریب ہین
یہان تک بیان بحور مفردہ کا ہوچکا اب بیان بحور مرکب کا کیا جاتا ہی ؛

بحر طویل اور مدید اور بسیط اس ایک دائرہ سی ہین

مثلاً فعولن مفاعیلن کو دوبارا وپر خط دائرہ کے لکھو اور فعولن سے شروع کرو اور یون
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن کہو تو بحر طویل ہوگی اور اگر فعولن کی لن سی شروع کرو
اور کہو لن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعو کہ بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن
ہے تو بحر مدید ہوگی اور اگر عی سے شروع کرو اور کہو عی لن فعولن مفاعی
لن فعولن مفا تو بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ہوا اور یہ بحر بسیط ہے
اور اس دائرہ کا نام مختلفہ بکسر لام اسوجہ رکھا ہے کہ ان بحور کے ارکان مین
اختلاف ہے بعضے خماسی ہین اور بعضی سباعی اور بعض عروضی کا یہ قول ہے
کہ چونکہ ارکان سباعی ان بحور کے مختلف ہین اسوجہ سے اس دائرہ کو مختلفہ
کہتے ہین اور بعض اس دائرہ کو مختلفہ بفتح لام کہتے ہین شاید باعتبار صفت
ارکان یعنی اختلاف کردہ شدہ

بحر مضارع اور مقتضب اور مجتث اور منسرح اس ایکدائرہ سے ہین

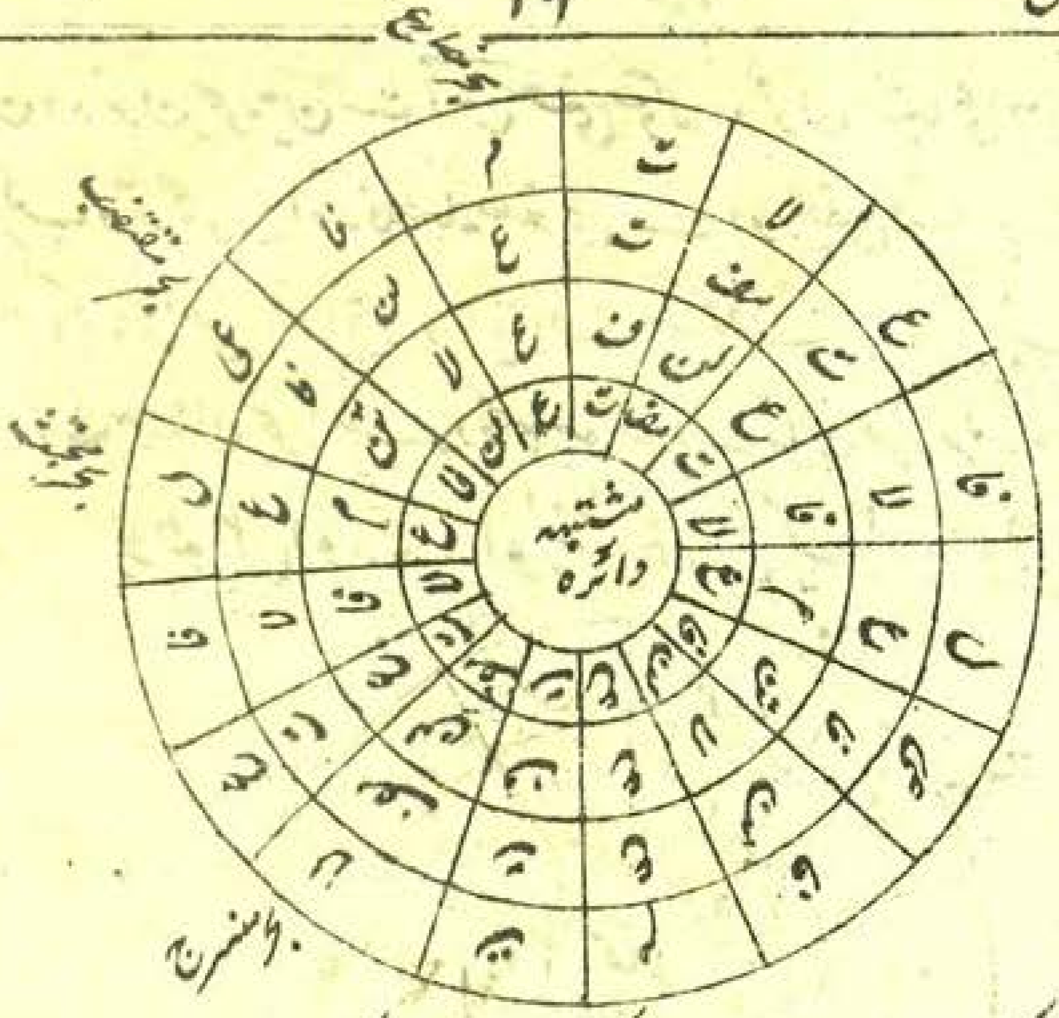

شلاً مفاعیل بسکون لام و فا علات بسکون تاء فوقانی کہ ارکان مزاحف ہین دوبار علیحدہ علیحدہ اوپر خط دائرہ کے تحریر کرو اگر میم سے شروع کرو اور کہو مفاعیل فاعلات مفاعیل فاعلات تو بحر مضارع مقصور ہوگی اور وزن سالم اسکا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن منفصل ہے بوجہ قصر کے سبب خفیف ارکان آخر کا حرف آخر ساقط ہوا اور حرکت ماقبل اوسکی ساکن ہوئی اور اگر عی سے شروع کرو اور کہو عیل فاعلات مفاعیل فاعلات مفا بر وزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن تو بحر مقتضب مطوی ہوا اور رکن سالم اسکی مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے بوجہ طے کے مستفعلن کا ف ساقط ہوا تو مستعلن رہا اوسکی عوض مفتعلن کلمہ مستعملہ رکھا گیا اور اگر لام سے شروع کرو اور کہو ل فاعلات مفاعی ل فاعلات مفاعی بر وزن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن تو بحر مجتث مخبون ہوا اور رکن سالم اسکے مستفع لن فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہین اسمین مس تفع لن منفصلہ ہے اور اگر فاع لات کے لام سے شروع کرو اور کہو لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فاع بر وزن مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات تو بحر منسرح مطوی ہوگی

اور ارکان سالم اسکی مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولات ہین بوجہ طی کے جیسا
اوپر مذکور ہوا ہے مستفعلن کا مفتعلن ہوا اور اس دائرہ کو مشتبہ بکسر بای مشددہ
کہتے ہین اسوجہ سے کہ فاع لاتن اور مس تفع لن منفصل اور فاعلاتن مستفعلن
متصل مین اشتباہ ہوتا ہے بعضے اس دائرہ کو وتد کہتے ہین کیونکہ سوای بحور
دائرہ ہذا اور کسی مین وتد مفروق واقع نہین ہوتا

بحر سریع اور خفیف اور رجز جدید اور قریب اور مشاکل اس ایک دائرہ سے ہین

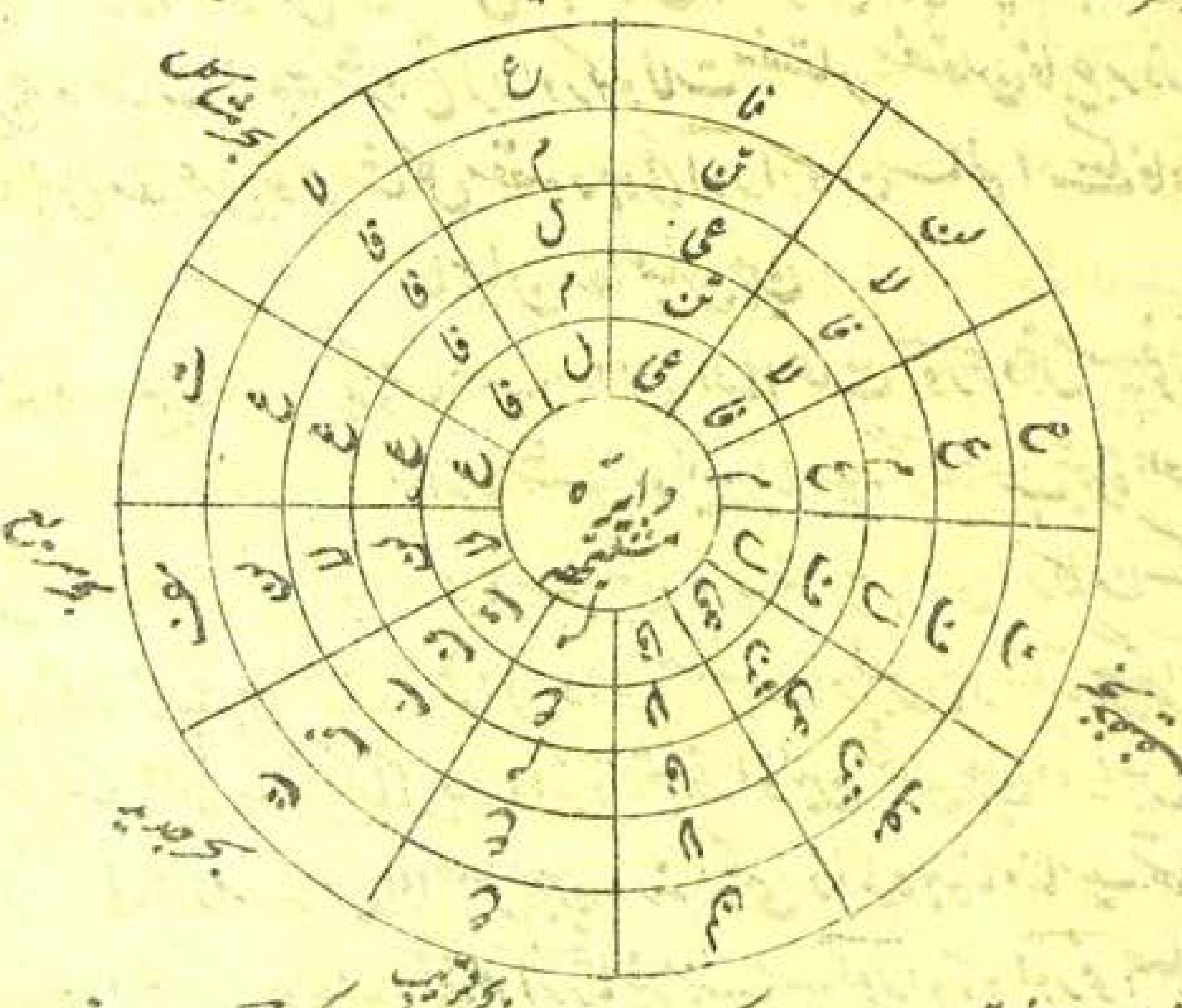

شلاً مفتعلن مفتعلن فاعلات کو اوپر خط دائرہ کے لکھو اور معف سے شروع
کرو اور کہو مفتعلن مفتعلن فاعلات تو بحر سریع مطوی ہوگی اور ارکان سالم
اوسکی مستفعلن مستفعلن مفعولات ہین اور اگر ت سے شروع کرو اور
تعلن مفتعلن فاعلات معف بروزن فعلاتن فعلاتن مفاعلن کہو تو بحر جدید
مخبون ہوگی اور ارکان سالم اسکے فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہین بوجہ
خبن سبب اول کے ہر رکن کے حرف ساکن کو ساقط کیا تو فاعلاتن کا فعلاتن
اور مستفعلن کا متفعلن رہا بجاے اوسکے مفاعلن رکن مستعمل رکھا گیا

اور اگر علن کی عین سے شروع کرو اور علن مفتعلن فاعلات مفت بروزن مفاعیل
مفاعیل فاعلات کہو تو بحر قریب مقصور ہوئی اور ارکان سالم اسکی مفاعیلن
مفاعیلن فاعلاتن ہین قصر کا ذکر اوپر آچکا ہے اور اگر تاء مفتعلن ثانی سے
شروع کرو اور کہو تعلن فاعلات مفتعلن مف بروزن فعلاتن مفاعلن فعلاتن
تو بحر خفیف مخبون ہوئی اور ارکان سالم اسکے فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن
ہین اسمین مس تفع لن منفصل ہے خبن کا ذکر بھی اوپر آچکا ہے اور اگر لات
کہ بیچ فاعلات کو ہے شروع کرو اور کہو لات مفتعلن مفتعلن فاع بروزن فاعلات
مفاعیل مفاعیل تو بحر مشاکل مقصور ہوئی اور ارکان سالم اسکے فاعلاتن
مفاعیلن مفاعیلن ہین

فائدہ واضح ہو کہ اس دائرہ کو صاحب حدائق البلاغت اور عروض سیفی اور
میعار الاشعار نے شامل دائرہ مشتبہ اولین کیا ہے مگر صاحب شجرۃ العروض
اس دائرہ کا نام منتزعہ تحریر فرماتے ہین بوجہ نزع باہمی ارکان کے
پوشیدہ نرہے کہ یہ دائرہ شامل دائرہ مشتبہ اولین ہو سکتا ہی مگر اسوجہ
سے اسکو علیحدہ تحریر کیا کہ بحور دائرہ مشتبہ اولین مثمن ہین اور اس دائرہ
کی بحور مسدس الاصل ہین ورنہ ایکہی دائرہ ہونا مناسب تھا

فائدہ واضح ہو کہ جو بحور بسبب تقدیم اور تاخیر اسباب اور اوتاد اور فواصل کے
ایک صورت سے دوسری صورت مین ہو جاتی ہین جیسا ہر ایک دائرہ مین
مذکور ہوا ہے اسکو اصطلاح عروضیان مین فک بحور کہتے ہین اور لغت
مین فک بالفتح والتشدید معنی جدا کردن دو چیز بہم در شدہ ازیکدگر کی ہین
اور اوسکو تفکیک یا انفکاک بحر بھی کہتے ہین

اب بیان زحافات کا کیا جاتا ہی

واضح ہو کہ زحاف بکسر زای معجمہ جمع زحف بالفتح زای بالفظ وسکون حاء حطی
کی ہی اور لغت مین زحف کی معنی ایک چیز کی اپنی اصل سی دور گرنیکے ہین چنانچہ

جو تیر کہ نشانہ پر نہ لگے اوسکو عجمی تیر زاحف اور عربی السہم الزاحف کہتے ہین اور علم عروض مین اوس اصطلاح سے مراد ہے جو تغیرات ارکان بحور مین واقع ہون کیونکہ جو تغیرات واقع ہوئی تو گویا وہ بحر بھی جسمین تغیرات واقع ہوئی اپنی اصل سے دور گر گئی اور جس رکن مین زحاف واقع ہو لو اوسکو مزاحف بضم میم اور فتح حاء حطی کہتے ہین الغرض یہ تغیرات ۳۵ طرح پر ہوتے ہین ساتھ کم کرنے یا زیادہ کرنے

حرف کی اور یا ساتھ تسکین حرف متحرک کی

فائدہ واضح ہو کہ عروضی لفظ زحف مفرد مستعمل نہین کرتے بلکہ بجاے مفرد بھی لفظ جمع کام مین لاتے ہین جمع زحف کی ازاحیف اور زحافات ہین مگر کثرت استعمال لفظ زحافات کا ہے اور زحافات بحور اصلی پینتیس یعنی سی و پنج ہین مگر چند اور بترکیب پیدا ہوتی ہین منجملہ انکے بعضے ایسے ہین جو خاص ایک رکن مین واقع ہوتی ہین اور بعض کئی ارکان مین وہ زحافات یہ ہین اضمار متفاعلن کی تاء مثناۃ فوقانی کی ساکن کرنیکو کہتے ہین اور چونکہ متفاعلن بسکون تا مستعمل نہین ہے اسواسطے اوسکی جگہ مستفعلن کہ ہم وزن اوسکی ہے قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر کامل سے مخصوص ہے کیونکہ متفاعلن سوای بحر کامل کے اور کسی بحر مین نہین آتا اور جس رکن مین اضمار واقع ہوتا ہے اوسکو مضمر بضم میم اول و کسر میم ثانی کہتے ہین یہ بحر مسدس بھی ہوتی ہے عصب مفاعلتن کی تسکین لام کو کہتے ہین اور چونکہ مفاعلتن بسکون لام مستعمل نہین ہے لہذا بجاے اوسکی مفاعیلن کہ ہموزن اوسکی ہے قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر وافر سے مخصوص ہے کیونکہ مفاعلتن سوای بحر وافر کے اور کسی بحر مین واقع نہین ہوتا اور جس رکن مین عصب واقع ہوتا ہے اوسکو معصوب کہتے ہین یہ بحر مسدس اور مربع بھی ہوتی ہے یعنی چھہ ارکان اور چار ارکان کی وقف مفعولات بضم تای مثناۃ فوقانی کی تای آخر کی ساکن کرنیکو کہتے ہین اور بجاے اوسکی مفعولان قائم کرتی ہین یہ زحاف تین بحور مین واقع ہوتا ہے یعنی بحر سریع اور بحر منسرح اور بحر مقتضب

میں اور جس رکن میں یہ زحاف واقع ہوتا ہے اوسکو موقوف کہتے ہیں خبن
رکن اول کی سبب خفیف کی حرف ساکن کو ساقط کرنیکو کہتے ہیں پس جب
فاعلن سے الف ساکن سبب خفیف اول کا اسقاط ہوا تو فعلن بکسر عین
باقی رہیگا اور فاعلاتن متصل ہے اس عمل کے کرنے سے فعلاتن بکسر عین
اور مستفعلن سے خواہ متصل ہو خواہ منفصل حرف سین مہملہ کہ حرف ساکن
سبب اول کا ہے ساقط ہوا تو متفعلن باقی رہیگا اوسکی عوض مفاعلن رکن
مستعملہ قائم کرینگے اور مفعولات سے جب حرف فا کہ حرف ساکن سبب اول کا
ہی ساقط کرینگے تو معولات باقی رہیگا اوسکی عوض فعولات قائم کرینگے
اور مفاعیل بھی اوسکی جگہ قائم ہو سکتا ہے لیکن فاع لاتن منفصل میں
خبن نہیں آ سکتا کیونکہ رکن اول اسکا وتد مفروق ہے اور یہ زحاف خصوصیت
سبب خفیف سے رکھتا ہے جو رکن اول میں ہو اور یہ زحاف بحر رمل اور
رجز اور مدید اور بسیط اور متدارک اور سریع اور خفیف اور منسرح اور
مجتث اور مقتضب میں واقع ہوتا ہے اور جس رکن میں یہ زحاف واقع
ہوتا ہے اوسکو مخبون کہتے ہیں طے رکن کے پہلے دو سبب خفیف کے چوتھی حرف
ساکن کی اسقاط کرنیکو کہتے ہیں چنانچہ مستفعلن کے فا کی ساقط کرنے سے
مستعلن باقی رہتا ہے اوسکی جگہ مفتعلن رکھا گیا اور مفعولات بضم تای فوقانی
کی حرف واو کے ساقط کرنے سے مفعلات بضم عین باقی رہیگا اوسکی عوض فاعلات
بضم تاء مثنات فوقانیہ قائم کرتے ہیں یہ زحاف بحر بسیط اور رجز اور سریع اور
منسرح اور مقتضب میں واقع ہوتا ہے اور بحر خفیف اور مجتث میں واقع
نہیں ہوتا کیونکہ ان دونوں بحور میں مس تفع لن منفصل ہے اور حرف چہارم
ساکن وتد مفروق میں آگیا ہے نہ سبب خفیف میں اور اس زحاف کیواسطے
حرف چہارم ساکن دو سبب خفیف کا ہونا چاہیے اور یہ زحاف بحر کامل مضمر
میں بھی واقع ہو سکتا ہے کیونکہ بحر کامل کی مضمر ہونے سے رکن اول میں

دو سبب خفیف قائم ہو سکتے ہین اور جس رکن مین طے واقع ہو اوسکو مطوی کہتے ہین
مگر بعضون کا یہ قول ہے کہ یہ زحاف خصوصیت کسی رکن سے نہین رکھتا جہان
رکن مین دو سبب خفیف ہونگے یعنی اول مین خواہ آخر مین خواہ وسط مین
وہان یہ زحاف مستعمل اور واقع ہو سکتا ہے کفؔ ساتوین حرف ساکن کے
اسقاط کرنیکو کہتے ہین بشرطیکہ وہ حرف ہفتم ساکن سبب خفیف مین واقع ہو
چنانچہ مفاعیلن کی نون کے ساقط کرنے سے مفاعیلُ بضم لام باقی رہجاتا ہے
اور فاعلاتن سے خواہ متصل ہو اور خواہ منفصل اگر نون حرف ہفتم ساقط
کرین تو فاعلاتُ بضم تای مثناۃ فوقانی رہجائیگا ان ارکان کی عوض دوسری
رکن قائم نہین کرتی کیونکہ یہ ارکان خود لائق استعمال باقی رہتے ہین یہ زحاف
بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور خفیف اور مجتث اور مضارع مین واقع
ہوتا ہے اور جس رکن مین کف واقع ہوتا ہے اوسکو مکفوف کہتے ہین بعضون
کا یہ قول ہے کہ یہ زحاف کسی رکن سے خصوصیت نہین رکھتا جس رکن مین
حرف ہفتم ساکن سبب خفیف مین ہوگا اوسمین یہ واقع ہو سکتا ہے قبضؔ حرف
پنجم ساکن کے اسقاط کرنیکو کہتے ہین چنانچہ مفاعیلن سے حرف پنجم ساکن
کہ یای تحتانی ہے اگر ساقط کیا جاسے تو مفاعلن باقی رہیگا اور اسیطرح فعولن
سے جو نون ساقط کرین تو فعولُ بضم لام باقی رہیگا سکی عوض کوئی دوسرا رکن
قائم نہین کرتے کیونکہ یہ دونون رکن ارکان مستعملہ سے ہین اور یہ زحاف
بحر طویل اور ہزج اور متقارب اور مضارع مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن
مین قبض واقع ہوتا ہے اوس رکن کو مقبوض کہتے ہین تشعیثؔ فاعلاتن
کی وتد مجموع کی حرف متحرک کے اسقاط کرنیکو کہتے ہین مگر اس حرف متحرک مین
اختلاف رای ہے بعضون کی نزدیک عین ساقط ہوتا ہے اور بعضونکا یہ قول ہے
کہ لام کا اسقاط ہوتا ہے اور بعض بالکل اس سے مختلف الرای ہوکر بیان کرتی ہین
کہ تشعیث وتد مجموع کی حرف ساکن یعنی الف کے اسقاط کرنیکو کہتے ہین اور اوسکی

ماقبل جو لام ہے اوسکی ساکن کرنیکو اور زجاجی کا یہ قول ہے کہ تشعیث مثل خبن
سبب خفیف رکن اول کی حرف ساکن یعنی فا کے الف کی ساقط کرنیکو اور اوسکی
مابعد جو عین متحرک ہے اوسکے ساکن کرنیکو کہتے ہین پس پہلی صورت مین فالاتن
اور دوسری صورت مین فاعاتن اور تیسری صورت مین فاعلتن بسکون لام
اور چوتھی صورت مین فعلاتن بسکون عین باقی رہتا ہے اور چارون سکے
عوض مفعولن آسکتا ہے یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور رمل اور مجتث
مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین تشعیث واقع ہو اوسکو مشعث کہتے ہین
قصر رکن کی اخیر سے سبب خفیف کی حرف ساکن کی اسقاط کو اور اوسکی ماقبل
کی حرکت کی اسکان کو کہتے ہین جیسے مفاعیلن سے نون کو ساقط کرکے اوسکے
ماقبل جو لام متحرک ہے اوسکی حرکت کو دور کرین یعنی لام کو سکون کرین تو
مفاعیل بسکون لام باقی رہیگا اور فاعلاتن سے خواہ متصل ہو اور خواہ
منفصل اس عمل کے استعمال کرنے سے فاعلات بسکون التاء فوقانی اور
فعولن سے اسی قاعدہ کے استعمال سے فعول بسکون لام اور مستفعلن مستفع لن سے
باسقاط نون اور اسکان حرکت ماقبل مستفعل باقی رہتا ہے اور چونکہ سوائے
مستفعل کے اور جملہ ارکان مزاحف منجملہ ارکان مستعملہ ہین لہذا اون جملہ
ارکان کو بدستور قائم رکھکر بجائے مستفعل کے مفعولن کہ ہموزن اوسکا ہے
قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر طویل اور مدید اور ہزج اور رمل اور متقارب
اور مضارع اور خفیف اور مجتث مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین قصر
واقع ہوتا ہے اوس رکن کو مقصور کہتے ہین اور کسی رکن سے یہ زحاف
خصوصیت نہین رکھتا قطع رکن کی اخیر سے وتد مجموع کے حرف ساکن کے
اسقاط کو اور اوسکے ماقبل کی حرکت کی اسکان کو کہتے ہین پس اگر مستفعلن سے
حرف ساکن آخر وتد مجموع کو جو نون ہے ساقط کرین اور اوسکے ماقبل جو لام
متحرک ہے اوسکی حرکت دور کرکے اوسکو سکون کرین تو مستفعل بسکون اللام

رہجایگا اور اسی قاعدہ سے فاعلن کا بوجہ اسقاط نون اور اسکان لام فاعل رہیگا
اور متفاعلن کا متفاعل بسکون لام باقی رہیگا چونکہ یہ ارکان ارکان مستعملہ بحر
نہین ہین لہذا بجاے مستفعل بسکون لام مفعولن اور بالعوض فاعل کی فعلن
بسکون عین اور بمقام متفاعل فعلاتن بکسر عین استعمال کرتے ہین اور یہ زحاف
بقول نصیر الدین طوسی رکن فاعلاتن متصل مین بھی بعمل مخلف واقع ہوسکتا ہے
یعنی اول فاعلاتن کے سبب خفیف آخر کو حذف کرین اور جب فاعلا باقی رہے تو اوسکے
وتد مجموع آخر یعنی علا کو قطع کرین یعنی اوسکے الف آخر کو ساقط کرکے اوسکے ماقبل
کی حرکت کو ساکن کرین تو فاعل رہجایگا اوسکی عوض فعلن بسکون العین استعمال کرین
یہ قول شمس الدین فقیر کا بیچ حدایق البلاغت کی مذکور ہے کہ فاعلاتن کو مقطوع اوسکی
سبب خفیف آخر کو گرا کر کرین ورنہ فاعلاتن کا فعلن بسکون عین بعمل حذف اور قطع
حاصل ہوسکتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور کامل اور رمل اور متدارک اور بسیط اور مدید
اور سریع اور خفیف اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے اور بحر مجتث مین سواے رکن
فاعلاتن کی اور کسی رکن مین نہین آسکتا کیونکہ مستفع لن اس بحر مین منفصل ہے
اور منفصل کے آخر مین سبب خفیف ہوتا ہے نہ وتد مجموع اور بحر مضارع مین بھی
بوجہ وتد مفروق کے یہ زحاف واقع نہین ہوسکتا کیونکہ یہ خصوصیت وتد مجموع سے
رکھتا ہے نہ سبب یا وتد مفروق سے اور جس رکن کو قطع کرتے ہین اوسکو مقطوع کہتے ہین
وقص متفاعلن مضمر کے مخبون کرنیکو کہتے ہین یعنی اوسکی تاے فوقانی کو جو بسبب اضمار
کے ساکن ہوچکی ہے خبن کرکے ساقط کردین اسصورت مین متفاعلن کا مفاعلن
رہجایگا اور یہ مفاعلن مشابہ مستفعلن مخبون سے ہوجاتا ہے جو خبن کرنے سے
متفعلن رہجاتا ہے اور اوسکی عوض مفاعلن قائم کرتے ہین مگر ان دونون مین
فرق اسقدر ہے کہ مفاعلن موقوص سواے بحر کامل کے اور کسی بحر مین نہین آتا
اور مستفعلن مخبون کا مفاعلن بجز بحر کامل کے اور اکثر بحور مین واقع ہوتا ہے
عقل مفاعلتن معصوب کے مقبوض کرنیکو کہتے ہین اسطرح کہ جب مفاعلتن

کا لام بسبب عصب ساکن ہوکر مفاعلتن بسکون لام رہا تھا اور اوسکی عوض مفاعیلن
قائم ہو چکا تو اسکے بوجہ قبض یای تحتانی کو ساقط کرین اس صورت مین مفاعلن رہجائیگا
اور یہ مفاعلن مشابہ مفاعلن مقبوض سے ہوگا مگر یہ زحاف یعنی عقل مخص مفاعلتن
سے ہے پس جب مفاعلن بحر وافر مین ہو تو اوسکو معقول تصور کرنا چاہیے نہ مقبوض
اور سوای اسکے اور جس بحر مین مفاعلن ہوگا وہان اوسکو مقبوض تصور کرنا چاہیے
نہ معقول نقص مطوی کرنا متفاعلن مضمر کا ہے یعنی اول متفاعلن کی تای مثنات
فوقانی کو بسبب اضمار کے مسکون کرین اور بعد ازان بوجہ طے کے اوسکی حرف چہارم
ساکن یعنی فا کے الف کو ساقط کرین تو متفعلن رہجائیگا اوسکی عوض مفتعلن قائم
کرتے ہین یہ زحاف بحر کامل سے مختص ہے اور جس رکن مین نقص واقع ہوتا ہے
اوسکو منقوص کہتے ہین یہ قول تو حدائق البلاغت مین ہے مگر صاحب تحفۃ العروض
اس زحاف کو مختص ساتھہ بحر وافر کے کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ نقص اجتماع
عصب اور کف کا رکن مفاعلتن مین ہے یعنی مفاعلتن کے لام کو بوجہ عصب
مسکون کرین اور نون کو کہ حرف ہفتمی ہے بسبب کف کے ساقط کرین تو مفاعلت
بضم تای فوقانی باقی رہیگا اوسکی عوض رکن مستعملہ مفاعیل مضموم اللام کا قائم کرین
غیاث الدین صاحب غیاث اللغات بحوالہ چند رسایل عروض مثل رسالہ ضیاء الدین
خوارزمی و حدائق السحر رشید وطواط و رسالہ سلمان ساوجی وغیرہ بھی نقص کو مختص ساتھہ
بحر وافر کے فرماتے ہین کسف مفعولات بضم تای فوقانی مین اجتماع وقف اور کف کو
کہتے ہین یعنی مفعولات مضموم کی تای فوقانی کو بسبب وقف کے ساکن کرین اور پھر بوجہ
کف کے اوسکو ساقط کرین تو مفعولا باقی رہیگا اوسکے عوض مفعولن رکن مستعملہ
قائم کرتے ہین یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب مین واقع ہوتا ہے
اور جس رکن مین یہ زحاف واقع ہوتا ہے اوسکو مکسوف کہتے ہین شکل
فاعلاتن متصل مین خبن اور کف کے جمع کرنیکو کہتے ہین یعنی فاعلاتن کے
فا کا الف بسبب خبن کے ساقط کرین تو فعلاتن بکسر عین باقی رہیگا بعد ازان

بسبب کف اوسکی حرف ہفتم کو کہ نون ہے ساقط کرین تو فعلات بکسر عین و ضم تای فوقانی باقی رہیگا یہ زحاف بحر رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین زحاف شکل واقع ہوا اوسکو مشکول کہتے ہین حذف رکن کی اخر سے سبب خفیف کی ساقط کرنیکو کہتے ہین پس فعولن اور مفاعیلن اور فاعلاتن سے جو سبب خفیف آخر ساقط کرین تو فعولن کا فعو اور مفاعیلن کا مفاعی اور فاعلاتن کا فاعلا باقی رہیگا اونکی عوض بترتیب فعل بکسر عین اور فعولن اور فاعلن جو ارکان مستعملہ ہین قائم کرینگے یہ زحاف بحر مدید اور خفیف اور ہزج اور رمل اور مضارع اور مجتث اور طویل اور متقارب مین واقع ہوتا ہے اور جس رکن مین حذف واقع ہوتا ہے اوسکو محذوف کہتے ہین حذ رکن کی آخر سے وتد مجموع کی اسقاط کو کہتے ہین جیسے مستفعلن سے علن وتد مجموع کو اخیر ساقط کرین تو مستف باقی رہیگا اور متفاعلن کا باسقاط وتد مجموع آخر کہ علن ہے متفا باقی رہیگا اور اسیطرح فاعلن کا فا باقی رہیگا پس چونکہ یہ ارکان غیر مستعملہ ہین لہذا بجاے اونکے ارکان مستعملہ کا قائم کرنا ضرور ہوا تو بعوض مستف کے فعلن بسکون العین اور بجای متفا کے فعلن بکسور العین اور بدل فا کے فع قائم کیا اور جس رکن مین زحاف حذ واقع ہوتا ہے اوسکو احذ بالف وحای مہملہ مفتوح کہتے ہین اور یہ زحاف بحر بسیط اور کامل اور رجز اور متقارب مین بکثرت واقع ہوتا ہے اور باقی بحور مین گو مستفعلن متصل بھی ہو کم مستعمل ہوتا ہے اور مستفع لن منفصل مین ہرگز نہین آتا کیونکہ اس صورت مین رکن اخیر اسکا سبب خفیف ہو جاتا ہے اور یہ زحاف مخصوص وتد مجموع سے ہے صلم مفعولات مضموم التای فوقانی کی وتد مفروق کی ساقط کرنیکو کہتے ہین پس مفعولات کے وتد مفروق یعنی لات کے اسقاط سے مفعو باقی رہتا ہے اوسکی عوض فعلن بسکون العین رکن مستعملہ قائم کرتے ہین اور جس رکن مین یہ زحاف صلم واقع ہوتا ہے اوسکو اصلم کہتے ہین اور یہ زحاف بحر سریع اور منسرح

حذف بفتح حای حطی بمعنی انداختن ۱۲

حذذ بفتحتین حای مہملہ و ذال معجمہ

صلم بفتح صاد مہملہ ۱۲

اور منقضب مین واقع ہوتا ہے قطف اجتماع عصب اور حذف کو بیچ رکن مفاعلتن
کے قطف کہلاتا ہے جب بسبب عصب کے لام مفاعلتن کا ساکن ہوا اور بوجہ حذف کے
سبب خفیف آخر رکن کا جو تن ہے ساقط ہوا تو مفاعل بسکون لام باقی رہا اوسکی
عوض فعولن مستعمل ہوگا اور جس رکن مین یہ زحاف قطف کا واقع ہوتا ہی اوسکو
مقطوف کہتے ہین اور یہ زحاف بحر وافر سے مخصوص ہے بتر فعولن مین
اجتماع حذف اور قطع کو کہتے ہین جب فعولن کا لن جو سبب خفیف آخر رکن
کا ہے بسبب حذف کے ساقط ہوا اور بوجہ قطع کے حرف آخر وتد مجموع کا
جو واو ہے اسقاط ہوا تو فع باقی رہجاتا ہے اور شجرۃ العروض مین بیچ فعولن
کے جو اجتماع ثلم اور حذف واقع ہو تو اوسکو بھی بتر لکھا ہے اور جس رکن
مین بتر واقع ہوتا ہے اوسکو ابتر کہتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ یہ زحاف بتر چند صورتونکا ہوتا ہے چنانچہ ایک صورت کا بیان
اوپر ہوا اور باقی صورتون کا بیان آیندہ اپنے اپنے موقع پر کیا جائیگا

زحاف تسبیغ بحر متقارب اور ہزج کے واقع ہوتا ہے اور مضارع اور طویل
مین بھی اوسکا واقع ہونا ممکن ہے مگر کہین نظر سے نہین گذرا تسبیغ افزون
کرنے الف کو سبب خفیف مین جو رکن کے آخر مین واقع ہو کہتے ہین جیسے
مفاعیلن مین جو سبب خفیف آخر لن ہے اوسمین الف زیادہ کرین تو مفاعیلان
ہوگا اور اسیطرح فعولن مین جو الف زیادہ کرینگے تو فعولان ہوگا اور فاعلاتن
مین متصل ہو خواہ منفصل اس عمل کے کرنے سے فاعلاتان ہوتا ہے مگر رکن
فاعلاتان مستعمل نہین ہے لہذا بجاے اوسکے فاعلیان بدو یاے تحتانی قائم
کرتے ہین یہ زحاف بحر ہزج اور رمل اور مضارع اور متقارب اور خفیف اور
مدید اور طویل اور مجتث مین آسکتا ہے اور بحر رجز مین ممکن نہین کہ یہ زحاف
واقع ہو کیونکہ اوسمین مستفعلن متصل ہے اور اوسکے آخر مین وتد مجموع ہے
اور یہ زحاف سبب خفیف مین واقع ہوتا ہے مگر بحر مضارع مین آسکتا ہے

کیونکہ اوسمین مستفع لن منفصل ہے اور اخیر رکن اوسکا سبب خفیف لن ہے
اور جس رکن مین یہ زحاف واقع ہوتا ہے اوسکو مسبغ کہتے ہین اذالہ الف
کے زیادہ کرنیکو کہتے ہین بیچ وتد مجموع کے جو اخیر رکن ہو اور یہ الف اوس وتد
مجموع کے حرف ساکن کے ماقبل افزون ہوتا ہے جیسے مستفعلن کہ وتد مجموع
رکن آخر مین جو الف قبل از حرف ساکن کہ نون ہے افزون ہوا تو مستفعلان
بن گیا اور اسیطرح فاعلن مین اس عمل کے ہونے سے فاعلان اور متفاعلن
مین متفاعلان ہوجاتا ہے یہ زحاف بحر رجز اور متدارک اور بسیط اور کامل
اور سریع اور منسرح اور مقتضب مین واقع ہوتا ہی اور عروض اور ضرب
مین اکثر آتا ہے اور حشو مین بھی مگر کم اور صدر اور ابتدا مین ہرگز واقع نہین ہوتا
اور جس رکن مین اذالہ واقع ہوتا ہے اوسکو مذال کہتے ہین ترفیل وتد
مجموع مین کہ رکن کے آخر مین واقع ہو سبب خفیف الف وتا کی زیادہ کرنیکو
کہتے ہین جیسے مستفعلن مین جو وتد مجموع علن رکن آخر کا ہے اوسمین سبب
خفیف مذکور کے افزون کرنے سے مستفعلاتن ہوجاتا ہے اور فاعلن مین
فاعلاتن اور متفاعلن مین متفاعلاتن ہوجاتا ہے مگر یہ زحاف فارسی مین
بہت کم مستعمل ہے اور جس رکن مین ترفیل واقع ہو اوسکو مرفل کہتے ہین
جدع رکن مفعولات کے دو سبب خفیف کے ساقط کرنیکو کہتے ہین جب
مفعولات کے دو سبب خفیف یعنی مفعو ساقط ہوئے تولات باقی رہیگا اوسکی جگہ
فاع رکن مستعملہ قائم کرتے ہین اور جب فاع کی الف کے ساقط کرنے سے
فع رہجاے اوسکو منحور کہتے ہین اور جس رکن مین زحاف جدع واقع ہو تو
اوسکو مجدوع کہتے ہین یہ زحاف بحر سریع اور منسرح اور مقتضب سے تعلق
اور خصوصیت رکھتا ہے مگر صاحب شجرۃ العروض حاف بحر کو ایک جداگانہ زحاف
قائم کرکے اس تفصیل سے تحریر کرتے ہین کہ نحر بالفتح نون بمعنی گلو بریدن و
اسقاط ہر دو سبب خفیف وتای فوقانی مفعولات است و چون لا ماند فع

بجالیش آرند و منحور گویند جب مفاعیلن سے دونون سبب خفیف کے ساقط کرنیکو
کہتے ہین پس جب بوجہ جب مفاعیلن کے دونون سبب خفیف یعنی عیلن ساقط
ہوئے تو مفا باقی رہا اوسکو ساتھ فعل مسکون اللام کے بدل کرتے ہین یہ زحاف
بحر ہزج کے سوا اور کسی بحر مین واقع نہین ہوتا اور جس رکن مین زحاف جب کا
واقع ہوتا ہے اوسکو مجبوب کہتے ہین خرم یہ ہے کہ وتد مجموع سے کہ رکن کے
اول مین واقع ہو حرف متحرک اول کو ساقط کرین یہ زحاف اکثر صدر اور ابتدا
مین واقع ہوتا ہے

فائدہ واضح ہو کہ اس زحاف خرم کی نام حسب موقع اور موضع کے علیحدہ علیحدہ
ہوتے ہین مثلاً اگر یہ زحاف فعولن مین واقع ہو تو بوجہ خرم اسقاط حرف فا کا
ہوگا اور عولن باقی رہیگا اوسکا بدل ساتھ فعلن مسکون العین کے کرینگے اس صورت
مین اس زحاف کا نام اثلم ہوتا ہے اور اثلم مفعول ثلم کا ہے اور ثلم بالفتح
بمعنی رخنہ کردن کے ہین اور اگر فعولن مین خرم کو قبض کے ساتھ جمع کرین
یعنی فا کو بسبب خرم کے اور نون کو بوجہ قبض کے ساقط کرین عول بضم لام باقی
رہیگا اوسکو ساتھ فاع کے بدل دینگے بعضے فعل سے بھی بدل کرتے ہین اس مقام
پر اس زحاف کو اثرم کہین گی اور اثرم مفعول ثرم کا ہی اور ثرم بفتح تا ثلثہ بمعنی دندان
پیشین شکستن کی ہین اور بفتحتین بمعنی افتادن دندان پیشین آیا ہی اور اگر مفاعلتن سی بسبب
خرم کے میم کو ساقط کرین تو فاعلتن باقی رہیگا اوسکی عوض مفتعلن قائم کرینگی اس
صورت مین اوسکو عضب کہینگے اور اعضب مفعول عضب کا ہے اور عضب بضاد
معجمہ بمعنی شکستن شاخ گوسفند کی ہین اور اگر اس رکن مین خرم اور عصب بصاد مہملہ
جمع کرین یعنی میم کو بسبب خرم کے ساقط کرین اور لام کو بوجہ عصب کے ساکن کرین
فاعلتن مسکون اللام باقی رہیگا اوسکو رکن مستعملہ مفعولن سے بدل دینگے
ایسے موقع پر اس زحاف کو اقصم کہتے ہین اور اقصم مفعول قصم کا ہے اور قصم
بفتحتین و صاد مہملہ بمعنی شکستن دندان کے ہین اور اگر خرم کو عقل کے ساتھ ایسی

رکن مین جمع کرین یعنی مفاعلتن کو بسبب عصب کے لام اوسکا ساکن ہوکر بسبب قبض
کے دور ہونے حرف پنجم کے ساقط ہوا تھا اور مفاعلتن رہ گیا تھا اور اوسکو لفظ مستعملہ
مفاعلن سے بدل گیا تھا اب اوسکے یعنی مفاعلن کے میم کو بسبب خرم کے ساقط
کرین اور فاعلن باقی رہجاے تو اسصورت مین اس زحاف کو اجم کہینگے اور
اجم مفعول جحم کا ہے اور جحم بفتحتین سنے نیزہ شدن مرد در جنگ کے ہین اور
اگر مفاعیلن مین خرم کرین یعنے اوسکے میم کو ساقط کرین تو فاعیلن باقی رہیگا
اوسکی عوض مفعولن استعمال کرینگے اور جب رکن مین خرم واقع ہوگا اوسکو اخرم
کہینگے اور اخرم مفعول خرم کا ہے اور خرم بالفتح وراے مہملہ بمعنی شگافتن پردۂ بینی
اور جب اس رکن مین خرم اور قبض جمع کرین یعنی میم بسبب خرم اور یاے تحتانی
حرف پنجم بوجہ قبض ساقط کرین فاعلن باقی رہیگا اسصورت مین اس رکن کو اشتر کہینگے اور اشتر
مفعول شتر کا ہے اور شتر بالفتح معنی برگردیدن پلک چشم کے ہین اور جب اس
رکن مین خرم کو کف کے ساتھ جمع کرین یعنی میم بوجہ خرم کے اور نون بوجہ کف
کے ساقط کرین تو فاعیل بضم لام باقی رہیگا اوسکو مفعول مضموم اللام سے بدل دینگے
اس صورت مین اس رکن کو اخرب کہینگے اور اخرب مفعول خرب کا ہے اور خرب
بالفتح بمعنی شگافتن ہر دو گوش کے ہین اس تغیر کو اخرب شاید اسوجہ سے کہتے ہین
کہ اس رکن کا حرف اول اور حرف آخر دونون ساقط ہوتے ہین اور بوجہ اسقاط
ان دونون حروف اول اور آخر کے خرابی واقع ہوتی ہے اور جسوقت اس
رکن مین خرم کو جب کے ساتھ جمع کرینگے یعنی میم بوجہ خرم اور دونون سبب خفیف
یعنی عیلن کو بوجہ جب کے ساقط کرین تو فا باقی رہیگا اوسکو لفظ مستعملہ فع سے
بدل کرینگے اسصورت مین اس رکن کو ابتر کہینگے اور ابتر مفعول بتر کا ہے اور
بتر بالفتح بمعنی بریدن دم کے ہین یہ زحافت بحر متقارب اور طویل اور ہزج
اور وافر اور مضارع مین اکثر واقع ہوتا ہے اور جس صورت مین بیچ اس رکن
کے حذف اور قصر کو جمع کرین یعنی لن بسبب حذف کے اور یاے تحتانی بوجہ قصر کے

ساقط کرین اور عین متحرک کو جو ما قبل اوسکے ہے ساکن کرین تو مفاع باقی رہیگا
اسکو لفظ مستعملہ فعول بسکون لام سے بدل دینگے اسی تغیر کو اہتم کہتے ہین اور
ہتم اہتم مفعول ہتم کا ہے اور ہتم بفتح دندان از بن شکستن کے ہین اور جب ہتم کو
خرم کے ساتھہ جمع کرین یعنی میم مفاع کا ساقط کرین تو فاع باسکان عین باقی رہیگا
اسکو ازل کہینگے اور ازل مفعول زلل کا ہے اور زلل بفتحتین بمعنی بے گوشت
بودن ران کے ہین

جحف فائدہ واضح ہو کہ اب بیان چند زحافات قلیل الاستعمال کا کیا جاتا ہی جحف
بفتح جیم و سکون حاء مہملہ بمعنی ناقص کردن کے ہین جیسے فاعلاتن کو خبن کر کے فعلاتن
کیا اور اوسکے فاصلہ کو یعنی فعلا کو دور کیا تو تن باقی رہا اوسکے عوض لفظ
خزل مستعملہ فع کا قائم کیا اور اسی رکن کو مجحوف کہتے ہین خزل بفتح خاء معجمہ و سکون
زاء معجمہ بمعنی بریدہ شدن اور یہان اجتماع اضمار و طی کو کہتے ہین چنانچہ متفاعلن
کو اوّلا مضمر کیا یعنی تاء فوقانی کو ساکن کیا بعدہ بوجہ طی کے الف کو کہ حرف چہارم
ہی ساقط کیا تو متفعلن باقی رہا اسکے جگہہ مفتعلن رکن مستعملہ قائم کیا یہ تغیر
خبل مخصوص اسی رکن سے ہی اور یہ رکن مختص ساتھہ بحر کامل کے ہے خبل بفتح خاء معجمہ
و سکون باء موحدہ بمعنی فاسد کردن عضو و دست و پا بریدن اور یہان اجتماع
خبن اور طی کا بیچ مستفعلن اور مفعولات کے ہے جیسے مستفعلن کے حرف ساکن
سبب اول کو خبن سے اور حرف چہارم یعنی فا کو طی سے ساقط کیا تو متعلن رہا
اوسکے جگہہ فعلتن بکسر عین قائم کیا اور مفعولات اسی عمل سے فعلات بضم عین
باقی رہتا ہے اوسکو لفظ مستعملہ مساوی الحرکات سے جو فعلات بکسر عین ہی
خزم بدل دیا خزم بفتح خاء معجمہ و سکون زاء معجمہ بمعنی حلقہ در بینی شتر وغیرہ کردن
کے ہین یعنی ایک حرف سے چار حروف تک مصرعہ اول مین زائد کرین کہ
تقطیع مین ہیچ شمار کے نہین آتے مگر یہ مخصوص اشعار عرب سے ہے اور
متقدمین فارسی ایک حرف کے ایزادی کو روا رکھتے تھی مگر متاخرین

خلع اسکو استعمال مین نہین لاتے خَلع بالفتح بمعنی بیرون کردن جامہ کہتے ہین اور یہان
اجتماع خبن اور قطع کا ہے جیسے مستفعلن کو خبن کیا تو متفعلن باقی رہا اسمین
قطع کے ہونے سے نون ساقط ہوا اور حرکت ماقبل اوسکی ساکن ہین متفعل رہا
درس اسکو فعولن سے بدل دیا اور فاعلن کا اس عمل سے فعل مفتوح العین ہوجاتا ہے
دَرس بالفتح کہنہ شدن کو کہتے ہین اور یہان ساقط کرنا دو حرکت اور ایک حرف
ساکن کا وتد ہین بیچ فعلا کے ہے جو صورت فاعلاتن مخبون محذوف کی ہے پس
جو دو حرکت وتد علا کے یعنی عین اور لام کے اور حرف عین ساکن ساقط ہوا
ربع تو فلا بسکون لام باقی رہا اوسکا بدل فاع سے کیا گیا رَبع بالفتح بمعنی چار شدن
کے ہے اور یہان اجتماع خبن اور حذف اور قطع بیچ فاعلاتن کے ہے جیسے
فاعلاتن مین بسبب خبن کے جو اسقاط الف کا ہوا تو فعلاتن رہا اسمین
حذف کے واقع ہونے سے تن ساقط ہوا فعلا باقی رہا پھر جو قطع کیا تو الف
علا کا ساقط ہوا اور حرکت ماقبل اوسکی دور ہوئی تو فعل متحرک العین باقی رہا
رفع رَفع بالفتح بمعنی بر داشتن اور یہان اسقاط ایک سبب خفیف کا کسی جزو سے
کہ بیچ ابتدا اوسکے دو سبب خفیف واقع ہون مستفعلن سے فاعلن ہوجاتا ہے
یعنی مستفعلن کا پہلا سبب خفیف جو مس ہے ساقط ہوا تفعلن باقی رہا اسکو
فاعلن سے جو لفظ مستعمل مساوی الحرکت ہے بدل دیا اور اسیطرح مفعولات
کے سبب خفیف اول یعنی مف کو ساقط کیا تو عولات باقی رہا اوسکے عوض
سلخ مفعول قائم کیا سَلخ بالفتح بمعنی پوست کشیدن کے ہین اور یہان اسقاط
دونون سبب خفیف کا بیچ فاع لاتن منفصل کے اور ساکن کرنا عین کا ہے
پس فاع مسکون العین باقی رہجاویگا اسی رکن کو مسلوخ کہتے ہین ✤
طمس طَمس بالفتح بمعنی محو کردن کے ہین اور یہان اسقاط عین کا ساتھ ہردو سبب
خفیف فاع لاتن منفصل کے چنانچہ علاتن فاع لاتن سے ساقط ہوا تو فا باقی رہا
طرفین اسکو فع کے ساتھ بدل دیا طرفین بمعنی ہردو طرف اور یہان جو رکن کہ معاقبہ

سے مشکول ہو اوسکو طرفین کہتے ہین کیونکہ اوسکے ہر دو طرف یعنی اول و آخر
کے رکن مین اسقاط حروف ہوتا ہے مثلاً فاعلاتن کا فعلات بضم تاء فوقانی
باقی رہا **عرج** بفتحتین بمعنی لنگ شدن کے ہین اور یہان حذف حرکت دوم کا عرج
وتد مجموع مین بیچ مستفعلن کی جس صورت مین مستفعلن بسکون لام باقی رہتا ہے
اوسکی عوض مفعولان قائم کرتے ہین اسمین حاجت مقطوع و مذال یا مسبغ کی نہین رہتی
عقص بالفتح بمعنی پیچیدن موی کلالہ کے ہین اور یہان اجتماع خرم اور نقص عقص
کو بیچ مفاعلتن کے کہتے ہین مثلاً مفاعلتن کا حرف اول یعنی میم خرم سے ساقط
ہوا اور بوجہ نقص کے حرف پنجم ساکن اور حرف ہفتم ساقط ہوا تو فاعلت
بضم تاء فوقانی باقی رہگیا اسکو مفعول بضم لام بدل دیا اور جس رکن مین یہ
تغیر واقع ہوتا ہے اوسکو عقص کہتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ اب چند اصطلاحات عروض جو ضروری ہین معرض تحریر مین آتی ہین
معاقبہ بمعنی از پی یکدگر آمدن کے ہین یعنی دو سبب خفیف کو جو کسی شعر مین معاقبہ
جمع ہون زحاف سے سلامت رکھنا جوازاً یا ایک کو وجوباً سلامت رکھنا او
اور دوسری کے حرف ساکن کو بسبب خبن یا طی وغیرہ کے ساقط کرنا بیچ
مستفعلن اور مفاعیلن از روی وضع اور بیچ متفاعلن اور مفاعلتن بیان
کے از روی زحاف اضمار و عصب اور بیچ فاعلاتن فاعلاتن کی از روی اتصال
دو رکن مثلاً دونون سبب کو سلامت رکھکر (یعنی سبب آخر مصرعہ اول اور
سبب اول مصرعہ ثانی کو تن فا جو باتصال ہر دو رکن پیدا ہوتا ہے کہو یا نون
سبب اول کا حذف کرکے ت فا کہو یا الف سبب ثانی کا دور کرکے تن ف کہو
یہ تینون صورت معاقبہ سے متغیر ہوتی ہین اور یہ جائز نہین کہ ت ف کہو مثلاً
تفعلاً بحذف حرف دوم ہر دو سبب کیونکہ اس سے یہ رکن فاصلہ کبری
ہو جاتا ہے اور عروضی فاصلہ کبری کو ثقیل شمار کرتے ہین مراقبہ بمعنی باہدگر مراقبہ
نگہبانی کردن کے ہین یعنی معاً دو سبب خفیف کا حذف نکرنا اور ساقط نکرنا

ایک کا مفاعیلن اور مفعولات اور مستفعلن سے اور مراقبہ بحر مشاکل اور قریب
اور جدید مین لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح مین غالب اور بحر خفیف مین جائز ہے
مکانفہ مکانفہ بمعنی فراگرفتن یکدیگر را یعنی بیچ بحر سریع اور منسرح اور بسیط اور رجز
کی تین صورت جائز رکھنا یا ہر دو سبب خفیف کو معاً سلامت رکھنا یا معاً حذف
بری کرنا یا ایک کو سلامت رکھنا اور دوسری کو ساقط کرنا بری بمعنی بیزار و علحدہ شدن
کے ہین اور بری اوس رکن کو کہتے ہین جو اون دو حروف ساکن کی شامل ہو جو
معاقبہ مین باوجود جواز معاقبہ اور حذف ایک ساکن کے سالم اور سلامت رہے ہون
تخنیق تخنیق بخاء معجمہ و نون بمعنی خفہ کردن گلو کے ہین اور تخنیق قائم مقام خرم کا ہے
اور عرب انتہای شعر مین خرم کو روا نہین رکھتے مگر فارسیان جمیع اجزای بیت مین
روا رکھتے ہین پس جو مفاعیلن بسبب خرم کے مفعولن ہوا اگر اول مصرعہ مین ہے
تو اوسکو اخرم کہینگے اور باقی جملہ اجزا مین مخنق کے ساتھ تعبیر کرینگے یہ تفسیر تخنیق
کی محمد بن مروی کی ہے اور ملا نقشبند کے قول سے تخنیق غیر خرم ہی اور ملا نقشبندی
که سر آمد فضلاء عصر تھا تخنیق بجاء مہملہ و یاء تحتانی کشیدہ ضبط تحریر فرمایا ہے

ف بہ نقطۂ خا [illegible]

تسکین تسکین بمعنی ساکن کردن کے ہین یعنی ساکن کرنا حرف اوسط کا سہ حرف
متحرک متوالی سے کیونکہ فارسی گو جہان تین حروف متحرک متوالی واقع ہوتے ہین
اونکی حرف اوسط کا ساکن کرنا روا رکھتے ہین مثلاً فعلن بکسور العین کو ساتھ
فعلن بسکون العین کے امیز کر دیتے ہین الاجہان موانع اختلاف وزن یا ناموزونی
صدر شعر ہو کیونکہ رمضان اور خفقان مین جائز نہین متصور ہوتا صدر بمعنی
بالا نشستن یعنی جو رکن کہ معاقبہ سے مخبون ہو یعنی فاعلاتن فاعلاتن مین فاعلاتن
فعلاتن ہوا چونکہ یہ سقوط بیچ سبب صدر رکن کے واقع ہوتا ہے اسلیے اوسکو
عجز بنام صدر بولتے ہین عجز بالفتح و بہر سہ حرکت ہم آمدہ بمعنی ناتوانی یعنی
وہ رکن کہ معاقبہ سے مکفوف ہو بیچ فاعلاتن فاعلاتن کے فاعلات بالضم تا
فاعلاتن باقی رہا اس سبب سے کہ یہ حذف بیچ سبب آخر کلمہ کے واقع ہوا ہی

اسکو ساتھ نام عجز کے تعبیر کرتے ہین و قبض بالفتح گردن شکستن کے ہین یعنی اسقاط حرف دوم متحرک متفاعلن سے کہ مفاعلن باقی رہا اور یہ تغییر مختص بحر کامل سے ہے اور یہ صورت اجتماع اضمار و خبن کی ہے ÷ +

واضح ہو کہ بنظر تسہیل تفہیم و تعلیم ایک نقشہ جملہ زحافات ہر ایک بحر کا ذیل مین درج ہوتا ہے

	بحر متقارب سالم فعولن فعولن فعولن فعولن		
مقبوض فعولُ بضم لام	مقصور فعولْ بسکون لام	محذوف فعلْ بسکون لام	اثلم فعلن بسکون عین
محذوف مقطوع ابتر فع	یا اثرم فعل بتحریک العین اللام	مسبغ فعولان	اثلم مسبغ فعلان
	بحر متدارک سالم فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن		
مخبون فعلن بکسر عین	مقطوع فعلن بسکون عین	مخبون مقطوع فعل بفتح عین	احذ فع
مذال فاعلان	مخبون مذال فعلان بکسر عین	مقطوع مذال فعلان بسکون عین	مرفل فاعلاتن
	بحر رجز سالم مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن		
مخبون مفاعلن	مطوی مفتعلن	مقطوع مفعولن	احذ فعلن بسکون عین
مخلع فعولن	مخبول فعلتن بفتح عین و لام	مرفوع فاعلن	احذ مقصور فاع
احذ محذوف فع	مذال مستفعلان	مخبون مذال مفاعلان	مطوی مذال مفتعلان
مرفوع مذال فاعلان	مخبول مذال فعلتان	مرفل مستفعلاتن	اعرج مفعولان
مطوی مسکن مذال مفعولان	+	+	+

	بحر ہزج سالم مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن		
مقبوض مفاعلن	مکفوف مفاعیل بضم لام	اخرم یا مخنق مفعولن	اخرب مفعول بضم لام
مخنق مقصور مفعول بسکون لام	اشتر فاعلن	محذوف فعولن	مقصور مفاعیل بسکون لام
اہتم فعول بضم لام	مجبوب فعل بفتح عین	ازل فاع	ابتر فع
مسبغ مفاعیلان	مقبوض مذال مفاعلان	اخرم خواہ مخنق مسبغ مفعولان	اشتر مذال فاعلان

	بحر رمل سالم فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن		
مخبون فعلاتن بکسر عین	مکفوف فاعلات بضم تا	مشعث مفعولن	مقصور فاعلات بسکون تا
مخبول محذوف فعلن بکسر عین	مشکول فعلات بکسر عین و ضم تا	محذوف فاعلن	مرفوع فعل بفتحتین
مجحوف فع	مجحوف مسبغ فاع	مخبول مقصور فعلان بکسر عین	ابتر یا مشعث محذوف فعلن بسکون عین
مسبغ فاعلیان دو یائے تحتانی	مشعث مسبغ مفعولان	ابتر مسبغ فعلان بسکون عین	مخبول مسبغ فعلیان

	بحر کامل سالم متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن		
مضمر مستفعلن	مخزول مفتعلن	موقوص مفاعلن	مقطوع فعلاتن بکسر عین
مضمر مقطوع مفعولن	احذ فعلن بکسر عین	مضمر احذ فعلن بسکون عین	مذال متفاعلان
مضمر مذال مستفعلان	مخزول مذال مفتعلان	مرفل متفاعلاتن	مخزول مرفل مفتعلاتن
موقوص مذال مفاعلان	مضمر مرفل مستفعلاتن	موقوص مرفل مفاعلاتن	معقوص مفتعلن

	بحر وافر سالم مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن		
معصوب مفاعیلن	معصوب مقبوض مفاعلن	منقوص مفاعیل بضم لام	مقطوف فعولن
اعضب مفتعلن	اقصم مفعولن	اجم فاعلن	اعقص مفعول بضم لام

چونکہ باقی ماندہ بحور مرکب ہین یعنی دو رکن کی تکرار سے ترکیب پاتے ہین لہذا نقشۂ ذیل مین ارکان کے تغیرات تحریر ہوتی ہین بلاقید بحور

	مفعولاتُ بضم تا۔		
مخبون مفاعیل بضم لام	مخبول موقوف مفاعیل بسکون لام	مطوی فاعلات بضم تا	مطوی موقوف فاعلات بسکون تا
مخبون فعلات بفتح عین ضم تا	مخبول موقوف فعلات بسکون تا	موقوف مفعولان	مکسوف مفعولن
مطوی مکسوف فاعلن	مخبون مکسوف فعولن	اصلم فعلن بسکون عین	مرفوع مفعول بضم لام
مجدوع فاع	منحور فع	+	+
	فاع لاتن منفصل کہ مختص بحر مضارع کا ہے		
مکفوف فاعلات بضم تا	مقصور فاعلات بسکون تا	محذوف فاع لن	محذوف مقصور فعل بسکون عین
مسبغ فاع لیان	مسلوخ فاع بسکون عین	مطموس فع	+
	مس تفع لن منفصل مختص بحر خفیف و مجتث و مقتضب		
مخبون مفاع لن	مخبون مقصور فعولن	مکفوف مستفعل بضم لام	مشکول مفاعل بضم لام

فائدہ اب بیان بحور مع اونکی زحافات اور تقطیع کے کیا جاتا ہی

اس مقام پر یہ بھی مذکور ہونا مناسب معلوم ہوتا ہی کہ اول شعر فارسی بھرام گور نے کہا تھا اور بعض روایت کرتے ہین کہ حکیم ابو حفص سغدی نے موزون کیا تھا اور قصیدہ کی ابتدا رودکی شاعر سے ہی اور عربی شعر کو منسوب بہ یعرب بن قحطان کہ فرزندان حضرت نوح سے تھے کرتے ہین اور بعضون کا یہ قول ہی کہ حضرت آدم نے اول بزبان سریانی بطور مرثیہ شعر موزون کیا تھا اوسکی تتبع عربی مین ہوئی اور بعضی قحطان کو موجد شعر عربی بیان کرتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ بحر کی معنی لغت مین دریا کے ہین اور اصطلاع عروضیان مین اوس کلام موزون کو شعر کہتی ہین جو مشتمل ہو اوپر چند انواع شعر کے جیسے دریا کہ اوسمین بھی انواع اور اقسام کی چیزین مثل دُر اور مرجان وغیرہ ہوتے ہین اس مشابہت سے اسکا نام بحر رکھا گیا اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جیسے کوئی دریا مین گرے تو حیران اور سرگردان ہوتا ہے اوسیطرح جو کوئی بحر شعر مین غوطہ زن ہوتا ہے اسکو بھی حیرانی اور پریشانی ہوتی ہے اس امر کے دریافت کرنیکے کہ یہ شعر کس بحر مین ہے اور کس رکن سے مترتب ہوتا ہے ؛

زحافات کا ذکر سابق ہو چکا ہے مگر اسقدر یہان بھی درج ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض اوزان مزاحف بحور ایک دوسری سے متشابہ ہو جاتے ہین پس اوسمین یہ خیال کرنا واجب ہے کہ وہ کس بحر مین بآسانی اور بغیر نقل الفاظ حاصل ہو سکتا ہے پس جس بحر مین بآسانی بن سکے اوسی بحر مین اوسکو تصور کرنا چاہیے مثلاً مفاعلن تین بار یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن بحر ہزج مسدس مقبوض ہے اور بحر رجز مخبون مسدس سے بھی حاصل ہو سکتا ہے مگر بحر رجز کی مستفعلن سے جو مفاعلن بنتا ہے وہ بدقت یعنی نقل الفاظ سے کیونکہ مستفعلن کو جب مخبون کرینگے تو متفعلن باقی رہیگا اوسکو بوجہ غیر مستعمل ہونیکے مفاعلن سے کہ ارکان مستعملہ سے ہے بدل دینگے پس مفاعلن کو بحر ہزج کی

شمار کرنا چاہیے مگر اوسی حالت مین کہ جب یہ رکن یعنی مفاعلن مفرد مستعمل ہو یعنی اگر بحر مثمن ہی تو تکرار چار بار مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن ہو اگر بحر مدس ہی تو تین بار یہ تکرار یہ ہی رکن استعمال مین آیا ہو کوئی دوسرا رکن اوسکے ساتھہ نہو اور اگر یہ رکن کسی دوسری رکن کے ساتھہ واقع ہوگا توجس بحر کا وہ رکن ہوگا اوس بحر مین یہ رکن مفاعلن بھی شمار کیا جائیگا مثلاً مستفعلن مفاعلن اگر ہے تو یہ مفاعلن بحر رجز مین تصور کیا جائیگا نہ بحر ہزج مین جسمین بآسانی حاصل ہوسکتا تھا

بحر ہزج

اس بحر کو ہزج اسواسطے کہتے ہین کہ لغت مین ہزج کے معنی آواز با ترنم اور خوش آیندہ کے ہین اور عرب بیشتر اون اشعار کو اس بحر مین کہتے تھے جنکو وہ گایا کرتے تھے اور بعض کا یہ قول ہے کہ ہزج آواز کے زیر و بم مین تبدیل کرنیکی ہین اور چونکہ اس بحر مین اول ایک وتد ہے بعد ازان دو سبب خفیف اسوجہ سے آواز مین گردش پیدا ہوتی ہے اس سبب سے بھی اس بحر کا نام ہزج رکھا ہے اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین قبض کف خرم خرب شتر حذف قصر ہتم جب زلل بتر اور

تسبیغ اور معاقبہ بھی اس بحر مین آتا ہی

بحر ہزج مثمن سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال لمؤلفہ

کبھو خوش بھی کیا ہی جی کسی رند شرابی کا	ملا دے منھہ سے منھہ ساقی ہمارا او گلابی کا

تقطیع

کبھی خش بھی مفاعیلن کیا ہی جی مفاعیلن کسی رندی مفاعیلن شرابی کا مفاعیلن

ملا دے منھہ مفاعیلن ہمہ ساقی مفاعیلن ہمارا اُر مفاعیلن گلابی کا مفاعیلن

بحر ہزج مثمن مقبوض

مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن

مثال لمؤلفہ

دلا کہو کبھی تمہیں ملا وصال یار بھی ہے | شب فراق میں سدا اذیتیں سہا کیے

تقطیع

دلا کہو مفاعلن کبھی تمہے مفاعلن ملا وصا مفاعلن لیار ہی مفاعلن
شبی فرا مفاعلن قمی سدا مفاعلن اذیتی مفاعلن سہا کیے مفاعلن

بحر ہزج مثمن اخرب

مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن

مثال لمؤلفہ

ناحق دل نالاں اب مجکو تو نکر رسوا | سُن مان مرا کہنا خاموش ذرا رہجا

تقطیع

ناحق د مفعول لنالا اب مفاعیلن مجکوت مفعول نکر رسوا مفاعیلن
سُن مان مفعول مرا کہنا مفاعیلن خاموش مفعول ذرا رہجا مفاعیلن

بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف

مفعولُ مفاعیلُ مفاعیلُ فعولن

مثال میر

مقدور نہیں اوسکی تجلی کی بیان کا | جون شمع سراپا ہو اگر صرف زبان کا

تقطیع

مقدور مفعولُ نہی اوسک مفاعیلُ تو تجلی ک مفاعیلُ بیاکا فعولن
جو شمع مفعولُ سراپاہ مفاعیلُ اگر صرف مفاعیلُ زباکا فعولن

بحر ہزج مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل مثمن مکفوف مقصور

مفاعیل مفاعیل مفاعیل مفاعیل

مثال لمولفہ

تر العل شکر بار مری چشم گہر بار | تری خندہ ہوئی خوی مرا گریہ ہوا کام

تقطیع

ترا لعل مفاعیلُ شکر بار مفاعیل مری چشم مفاعیل گہر بار مفاعیل ^
تری خندہ مفاعیلُ ہوئی خوی مفاعیل مرا گریہ مفاعیل ہوا کام مفاعیل ^

بحر ہزج مثمن اشتر

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

مثال

ہجر کی اندھیری شب کیا غضب ڈراتی ہی | آج اوسکا یہان آنا عین مہربانی ہی

تقطیع

ہجر کی فاعلن اندھیری شب مفاعیلن کیا غضب فاعلن ڈراتی ہی مفاعیلن
آج اس فاعلن کیہا آنا مفاعیلن عین مہ فاعلن ربانی ہی مفاعیلن

بحر ہزج مثمن مقصور محذوف

مفاعیل مفاعیل مفاعیل فعولن

مثال لمولفہ

مجھے خواہ تو کر خوار کہ یار یہ ڈر ہی | ترا نام جفاکار نہ مشہور کہیں ہی

تقطیع

مجھی خاہ مفاعیل تکر خار مفاعیل کہ یار مفاعیل ڈرہی ہی فعولن
ترا نام مفاعیل جفا کار مفاعیل نہ مشہور مفاعیل کہیں ہو فعولن

واضح ہو کہ اس بحر کے ساتھ بحر مکفوف مقصور بھی موزون ہو سکتی ہی یعنی اگر ایک مصرع بحر مقصور محذوف کا ہو اور دوسرا مصرعہ بحر مکفوف مقصور کا تو بیت ناموزون نہوگی

بحر ہزج مسدس سالم

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مثال لمؤلفہ

نہین مجکو بھروسا غیر کا مطلق | بھروسا ہے تو تیری فضل کا ہی ہے

تقطیع

نہی مجکو مفاعیلن بھروسا غی مفاعیلن رکا مطلق مفاعیلن
بھروسا ہی مفاعیلن تتیری فض مفاعیلن لکا ہی ہے مفاعیلن

بحر ہزج مسدس محذوف

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال

سرہانے میر کے آہستہ بولو | ابھی ٹک روتے روتے سو گیا ہی

تقطیع

سرہانے می مفاعیلن رکے آہس مفاعیلن تہبولو فعولن
ابھی ٹک رو مفاعیلن ترو تے سو مفاعیلن گیا ہی فعولن

بحر ہزج مسدس مقصور

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

مثال

نہ کھینچ ای شانہ زلف یار کو آہ | کہ دل بھی ہی اسی زنجیر مین قید

نکھینچ ای شا مفاعیلن نہ زلفی یا مفاعیلن رکو آہ مفاعیل
کدل بھی ہی مفاعیلن اسی زنجی مفاعیلن رمی قید مفاعیل

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مسبغ

مفعول مفاعلن مفاعیلان

مثال

پھر کیا یہ ہوا جو ہوگیا حیران	دیکھا نہ کبھی دلا رخ خوبان

تقطیع

دیکھا ان مفعول کبھی دلا مفاعلن رخ خوبان مفاعیلان
پھر کیا ی مفعول ہوا جو مفاعیلن گیا حیران مفاعیلان

واضح ہو کہ کبھی اس وزن مین زحافات تبدیل بھی ہو جاتے ہین جیسے مصرعہ اول کی صدر مین جو مفعول اخرب ہی اوسکی جگہہ مصرعہ ثانی کی مطلع یا ابتدا مین مفعولن اخرم بھی لاتے ہین

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض

مفعول مفاعلن مفاعیلن

مثال

کیا فائدہ جی ہی تن سے جاتا ہے	کہتے ہو کہ وہ نگار آتا ہے

تقطیع

کہتے ہ مفعول کو وہ نگا مفاعلن ر آتا ہی مفاعیلن
کیا فا ی مفعول دہ جی ہتن مفاعلن سجاتا ہی مفاعیلن

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض محذوف

مفعول مفاعلن فعولن

مثال

اس کام مین ہوشیار ہون مین	دیوانہ روے یار ہون مین

تقطیع

دیوان مفعول کہ روے یا مفاعلن رہومی فعولن
اس کام مفعول ہوشیا مفاعلن رہومی فعولن

بحر ہزج مسدس اخرم اشتر محذوف

مفعولن فاعلن فعولن

مثال لمولفہ

گذری شب آفتاب نکلا | تو گھر سے گیا شتاب نکلا

تقطیع

گذری شب مفعولن آفتا فاعلن بنکلا فعولن
تو گھر سے مفعولن گیا شتا فاعلن بنکلا فعولن

بحر ہزج مسدس اخرب مقبوض مقصور

مفعول مفاعلن مفاعیل

مثال

رہتا ہے سدا خیال دلدار | سنے طالب باغ ہون نہ گلزار

تقطیع

رہتاہ مفعول سدا خیا مفاعلن لدلدار مفاعیل
نی طال مفعول بباغ ہو مفاعلن نگلزار مفاعیل

واضح ہو کہ اگر یہ چار وزن یعنی مفعول مفاعلن مفاعیل اور مفعول مفاعلن فعولن اور مفعول فاعلن مفاعیل اور مفعولن فاعلن فعولن جمع ہون تو بیت ناموزون نہین ہوتی چنانچہ تحفۃ العراقین خاقانی اور لیلی مجنون نظامی اس وزن پر ہین اور مثنوی گلزار نسیم اردو بھی اس وزن پہ ہی اور اسیطرح اگر یہ دو وزن جمع ہون یعنی مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل اور مفاعیلن مفاعیلن فعولن تاہم بیت موزونی سے ساقط نہین ہوتی چنانچہ شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخای جامی اور مثنوی زلالی ان اوزان مین ہی اور نیز اجتماع قصر اور حذف بیچ عروض اور ضرب کے جائز نہین ہی اور اگر بیچ اخرب مثمن مکفوف مقصور اور اخرب مثمن محذوف مکفوف کی بعد مفعول رکن سالم بحر یعنی مفاعیلن واقع ہو تو مضائقہ نہین ہی اور اگر حشو مقصور برابر مکفوف کے آوے یا حشو مکفوف برابر مقصور کے آوے تو بھی جائز ہی اور اگر بحر سالم مین بیچ عروض اور ضرب کے ایک رکن سالم اور دوسرا مسبغ لاوین تو بھی مخل وزن نہوگا

بحر رجز

اس بحر کو رجز اسواسطے کہتے ہین کہ رجز کے معنی لغت مین اضطراب اور سرعت کے ہین اور عرب اکثر وہ اشعار جو معرکہ جنگ وغیرہ مین بیچ تفاخر مردانگی اور شرافت اپنی قوم کے گاتے ہین اسی بحر مین گاتے ہین اور جو ایسے موقع پر آواز مضطرب اور حرکات سریع ہوتی ہین اسوجہ سے اس بحر کو رجز کے نام سے موسوم کیا اور نیز رجز ایک بیماری کا نام ہے جو شتر کو ہوتی ہے اور اوس بیماری سے شتر ایک قدم چلکر ٹھہر جاتا ہے اور چونکہ اس بحر مین بھی اول دو سبب خفیف ہین اور ہر ایک کے بعد سکون ہے لہذا اس بحر کو مسمی ساتھ اس اسم کے کیا ہے اور اس بحر مین مستفعلن آٹھ بار یعنی مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور کبھی یہ بحر مسدس بھی مستعمل ہوتی ہے اسمین زحاف ذیل واقع ہوتے ہین یعنی خبن طی قطع خلع رفع خبل جذ اذالت ترفیل اور عبدالواسع جبلی نے سولہ رکن بھی اس بحر مین استعمال کیے ہین یعنی دونون مصراع مین بتیس بار مستفعلن کہا ہے

رجز مثمن سالم

مستفعلن مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ساغر مے گلرنگ کا بھر کر مجھے دے ساقیا	زہد و ورع جھگڑا ہے کیا عہد جوانی مفت ہے

تقطیع

ساغر مے مستفعلن گلرنگ کا مستفعلن بھر کر مجھے مستفعلن دے ساقیا مستفعلن
زہد و ورع مستفعلن جھگڑا ہے کیا مستفعلن عہد جوا مستفعلن نی مفت ہے مستفعلن

بحر رجز مثمن مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

جور و جفا ظلم و ستم مجھپہ نکر مجھپہ نکر	مہر و وفا لطف و کرم مجھپر تو کر مجھپر تو کر

تقطیع

جور جفا مفتعلن ظلم و ستم مفتعلن مجھ پہ نگر مفتعلن مجھ پہ نگر مفتعلن
مہر و وفا مفتعلن لطف کرم مفتعلن مجھ پہ نگر مفتعلن مجھ پہ نگر مفتعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفاعلن

مثال

ایک تو ہو شکستہ دل تس پہ یہ جور یہ جفا	سختی عشق واہ وا جی نہوا ستم ہوا

تقطیع

ایک تہو مفتعلن شکستہ دل مفاعلن تس پہ یہ جو مفتعلن ر یہ جفا مفاعلن
سختی عشق مفتعلن تواہ وا مفاعلن جی نہوا مفتعلن ستم ہوا مفاعلن

بحر رجز مثمن مطوی مخبون مقطوع
مفتعلن مفاعلن مفتعلن مفعولن

مثال

تجکو نہ ہیں کہوں قمر اوسمیں نہیں رعنائی	تجھ میں تو ہے بھری ہوئی ناز و ادا زیبائی

تقطیع

تجک نہی مفتعلن کہو قمر مفاعلن اسم نہی مفتعلن رعنائی مفعولن
تجم تھی مفتعلن بھری ہوئی مفاعلن ناز وا مفتعلن زیبائی مفعولن

بحر رجز مسدس سالم
مستفعلن مستفعلن مستفعلن

مثال

ہمسکو ملا جو لطف کوئی یار کا	کب وہ صبا کو لطف ہی گلزار کا

تقطیع

ہمکو ملا مستفعلن جو لطف کو مستفعلن ئی یار کا مستفعلن

کب وہ صبا مستفعلن کو لطف ہی مستفعلن گلزار کا مستفعلن

بحر رجز مسدس مطوی

مفتعلن مفتعلن مفتعلن

مثال

ظلم کا اب اوس سے گلا لطف ہو گیا	جو نہ سنے شکوہ کا کیا فائدہ ہی

تقطیع

ظلم کا ب مفتعلن اس سے گلا مفتعلن لطف ہ گیا مفتعلن
جو نہ سنے مفتعلن شکوہ کا کیا مفتعلن فائدہ ہے مفتعلن

جو اوپر لکھا ہی کہ عبد الواسع جبلی نے اس بحر کو ہشت رکن کے ساتھ استعمال کیا ہی اوسکی مثال جو سید مظفر علی صاحب اسیر صاحب شجرۃ العروض نے تحریر فرمائی ہی ذیل مین درج ہوتی ہی

مثال فارسی مستفعلن سے دوبار

ای صاحب الشی الفخر زان سرو قد سیمبر کز عشق او گشتم سمر با کام خشک و چشم تر
لب تشنہ و خستہ جگر پر کندہ جان افگندہ سر کردہ زغم زیر و زبر دنیا و دین و جان و تن
اید بچشم ہر نفس عالم ز عشقش چون قفس بی او مرا فریاد رس شبہا خیال اوست بس
تا چند باشم چون جرس بی او خروشان از ہوس ہرگز مبادا حال کس در عشق چون احوال من

واضح ہو کہ یہ بحر رجز کی اگر مذال برابر سالم کے آئی یا برعکس اسکے یعنی رکن سالم برابر مذال کے لائین تو وزن شعر مین تخلل واقع نہین ہوتا اور اسیطرح بحر رجز مطوی مین بھی تصور کرنا چاہیے اور اگر بحر رجز مثمن مخبون مطوی مین مفاعلن برابر مفتعلن کے یا مفتعلن برابر مفاعلن کے واقع ہو تا ہم مضائقہ نہین ہی

فائدہ بیان بحر

بحر رمل

رمل بفتحتین لغت مین معنی بوریا بافی کے ہین جو اس بحر کی ارکان ہین

وتد درمیان دو سبب کے ہی اور دو سبب درمیان دو وتد کے تو گویا اوتاد کو ساتھ اسباب کے بن دیا ہے جیسے بوریا کو ساتھ رسّی کے بن دیتے ہیں اسی سبب سے نام اسکا رمل رکھا اور رمل ایک قسم کے راگ کا بھی نام ہے جو اسی وزن میں ہوتا ہی اور رمل اگر لفظ رملان سے اخذ کیا جاسے تو رملان ایک قسم کی تیزروی شتر کو جو بسرعت ہو کہتے ہیں اور چونکہ اس بحر میں کثرت اسباب خفیف کی ہی اور یہ اسباب بسرعت پڑھنے میں آتے ہیں یہ وجہ بھی اس نام کے رکھنے کی ہو سکتی ہی اس بحر میں زحافات رمل واقع ہوتے ہیں یعنی خبن کف شکل حذف قصر قطع تشعیث تسبیغ ربع جحف اور بتر اور اس بحر میں معاقبہ بھی اسکتا ہی

بحر رمل مثمن سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال اوّل

ہم نہ مانینگے ترا کہنا ابھی مت کر نصیحت	جا ذرا تو دیکھ آ پھر ہم بتا دینگے تجھے بھی

تقطیع

ہم نما نے فا علاتن گے ترا کہ فاعلاتن نا ابھی مت فاعلاتن کر نصیحت فاعلاتن
جا ذرا تو فاعلاتن دیکھ آ پھر فاعلاتن ہم بتادی فاعلاتن گے تجھے بھی فاعلاتن

بحر رمل مثمن مقصور

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مثال

غیر حب کہتے ہیں مجکو چھوڑ دے تو کوئی یار	دیکھکر اونکی طرف میں دیکھتا ہوں سو ہی یار

تقطیع

غیر حب کہ فاعلاتن تے ہیں مجکو فاعلاتن چھوڑ دے تو فاعلاتن کوئی یار فاعلات
دیکھکر اُن فاعلاتن کی طرف مے فاعلاتن دیکھتا ہو فاعلاتن سو ہی یار فاعلات

بحر رمل مثمن محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال امیر

مدرسہ یا دیر تھا یا کعبہ یا بتخانہ تھا	ہم سبھی مہمان تھے واں تو ہی صاحبخانہ تھا

تقطیع

مدرسہ یا فاعلاتن دیر تھا یا فاعلاتن کعب یا بت فاعلاتن خانہ تھا فاعلن
ہم سبھی مہ فاعلاتن مان تھے وا فاعلاتن تو ہی صاحب فاعلاتن خانہ تھا فاعلن

بحر رمل مثمن مشکول

فعلاتُ فاعلاتن فعلاتُ فاعلاتن

مثال

نہ خدا ہی ہم سے راضی نہ بت ہی ہم سے مائل	رہے یوں ہی بازمانہ نہ ادھر کے نہ ادھر کے

تقطیع

نخدا ہ فعلاتُ ہم سراضی فاعلاتن نبت فعلاتُ ہم سمائل فاعلاتن
رہیوہ فعلاتُ بازمانہ فاعلاتن نادھرک فعلاتُ نِ ادھرکے فاعلاتن

بحر رمل مثمن مخبون مشعث مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

شمع کو منھ سے ترے سامنے ہی کیا آب و تاب	کہ ہے خورشید ترا چہرہ وہ کرمک شب تاب

تقطیع

شمع کو مو فاعلاتن کترے سا فعلاتن منے کیا فعلاتن آب تاب فعلان
کی ہخرشے فاعلاتن د ترا چہ فعلاتن رہ وکرمک فعلاتن شب تاب فعلان

بحر رمل مثمن مخبون

فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن

مثال

یار کا چہرہ رخشان ہے دلا رشک مہ گل | اور وہ کاکل مشکین ہے عجب غیرت سنبل

تقطیع

یار کا چہ فاعلاتن رہ رخشا فعلاتن ہے دلا رش فعلاتن کہ مہ گل فعلاتن
اور وہ کا فاعلاتن کل مشکی فعلاتن ہے عجب غی فعلاتن رت سنبل فعلاتن

واضح ہو کہ بعضون نے رمل مثمن مخبون کو دو چند استعمال کیا ہے یعنی سولہ بار فعلاتن دونون مصرعون مین استعمال کرتے ہین اور چونکہ ہر مصرع بسبب آٹھ رکن کے بہت طویل ہو جاتا ہے لہذا عوام اوسکو بحر طویل کہتے ہین جیسے مصرع

آہ وہ یار ستمگار جفا جو ہے کہ جون باد بہار انکو ایک آن مین لیتا ہے چھپا رو وہ

تقطیع

آہ وہ یا فاعلاتن رستمگا فعلاتن ر جفا جو فعلاتن ہے کہ چو با فعلاتن د بہارا فعلاتن نکو ایک آ فعلاتن ن مین لیتا فعلاتن ہے چھپا رو فعلاتن

بحر رمل مثمن مشعث

مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن

مثال لمولفہ

کبتک تجکو ڈھونڈون یارب اس غفلت سے | چھپتا ناحق تو ہے مجھسے دل مین ہوکر

تقطیع

کبتک تج مفعولن کو ڈھونڈھو مفعولن یارب اس مفعولن غفلت سے مفعولن
چھپتا نا مفعولن حق تو ہے مفعولن مجھسے دل مفعولن مے ہوکر مفعولن

بحر رمل مثمن مخبون مشعث محذوف

فاعلاتن فعلاتن مفعولن فع

مثال لمولفہ

کیا خدا نے مرے دل کو مضبوطی دی | عشق کو مشغلہ سمجھا سنگین دل کے

تقطیع

کیا خدا نے فاعلاتن مرد دل کو فعلاتن مضبوطی مفعولن دی کہ فع
عشق کو مش فاعلاتن غل سمجھا فعلاتن سنگیندل مفعولن کو فع

بحر رمل مسدس سالم

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن

مثال لمؤلفہ

آ ذرا دل مین مرے تو بیٹھ جا آ ‏ مین کیا ہی تری خاطر صاف اسکو

تقطیع

آ ذرا دل فاعلاتن مِ مری تو فاعلاتن بیٹھ جا آ فاعلاتن
نی کیا ہی فاعلاتن تِر خاطر فاعلاتن صاف اسکو فاعلاتن

بحر رمل مسدس مخبون مشعث مقصور

فاعلاتن فعلاتن فعلان

مثال

داغ دل سینہ مین آتش ہی آہ ‏ آہ ایک شعلۂ سرکش ہی آہ

تقطیع

داغ دل سے فاعلاتن نہ آتش فعلاتن ہی آہ فعلان
آہ اک شع فاعلاتن لہ سرکش فعلاتن ہی آہ فعلان

بحر رمل مسدس محذوف

فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال لمؤلفہ

جب جدائی سے مری جان جای ہی ‏ پھر جدائی کی شکایت کیون نہو

تقطیع

جب جدائی فاعلاتن سے مری جا فاعلاتن جای ہی فاعلن

بھر جدائی فاعلاتن کی شکایت فاعلاتن کیو نہو فاعلن

بحر رمل مسدس مخبون ابتر
فاعلاتن فعلاتن فعلن

مثال لمولفہ

گر گذر اسے رخ خندان کرتا | یہ مکان سیر اگلستان کرتا

گر گذر ای فاعلاتن رخ خندا فعلاتن کرتا فعلن
یہ مکامی فاعلاتن ز گلستا فعلاتن کرتا فعلن

واضح ہو کہ اس بحر رمل مثمن مخبون مین اگر صدر اور ابتدا مخبون اور بعض حشو بھی مخبون وو بعض سالم ہون اور عروض وضرب بھی اگر بعض مخبون اور بعض سالم ہون تو جائز رکھے گیے ہین اور بیچ رمل مثمن مخبون محذوف کے بھی اجتماع حذف اور قصر اور بتر کا بیچ عروض وضرب کے اور اجتماع رکن مخبون اور سالم کا بیچ صدر اور ابتدا کی درست ہی اور بیچ رمل مسدس محذوف کے اجتماع حذف اور قصر اسیطرح جائز ہی اور بیچ رمل مثمن اور مسدس مخبون مقصور کے اجتماع فعلات اور فعلن بکسر عین اور فعلن اور فعلان بسکون عین جائز رکھا گیا ہی اور بیچ صدر اور ابتدا کے اجتماع فعلاتن اور فاعلاتن درست متصور ہوا ہے اور بیچ مثمن سالم اس بحر رمل کے اجتماع رکن سالم اور مسبغ مخل وزن نہین ہوتا

یہ بھی جاننا چاہیے کہ رمل مثمن مخبون یعنی فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن مشبہ ساتھہ بحر کامل مقطوع کے ہوتی ہے کیونکہ اگر متفاعلن کو مقطوع کرین تو متفاعل باقی رہتا ہی اوسکی عوض فعلاتن رکن مستعملہ استعمال مین لاتے ہین الا فعلاتن بیچ رمل کے بلا نقل حاصل ہوتا ہی اور بحر کامل مین ساتھہ نقل کے کیونکہ متفاعل ہو کر منتقل ساتھہ فعلاتن کے ہوتا ہی لہذا

بحر رمل سے اسکو اعتبار کرنا مناسب اور اولی ہی

بحر سریع

اس بحر کو سریع اسواسطے کہتے ہین کہ اسمین سبب نسبت وتد کے بہت ہین اور سبب جلدی پڑھا جاتا ہی لہذا سریع یعنی سرعت اسکا نام رکھا گیا اصل رکن اسکے مستفعلن مستفعلن مفعولات ہین اور زحافات اسمین حسب ذیل واقع ہوتے ہین خبن طی خبل قطع وقف کسف صلم جدع نحر اور معاقبہ بھی اس بحر مین واقع ہوتا ہی اور جو تغیرات مستفعلن کی ہین یعنی مفتعلن مطوی مفاعلن مخبون فعلتن بکسر عین مخبول مفعولن مقطوع اور جو مفعولات بضم تا فوقانی کے ہین یعنی فاعلات بسکون تا فوقانی مطوی موقوف فاعلن مطوی مکسوف فعلات بضم عین مخبون موقوف فعلن بسکون عین اصلم فاع مجدوع اور فع منحور اس بحر مین بھی واقع ہوتے ہین اور اس بحر کو اکثر مزاحف یعنی زحاف کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور سالم بوجہ ثقالت کے استعمال نہین کرتے

بحر سریع مطوی موقوف

مفتعلن مفتعلن فاعلان

مثال سودا

کیا کہون تشخیص کا اوسکے بیان	منہ مین ہوتی جاتی ہی ساکت زبان

تقطیع

کیا کرو تش مفتعلن خیص کا اوس مفتعلن کی بیان فاعلان
منہ مین مفتعلن جاتی ہا مفتعلن کت زبان فاعلان

بحر سریع مسدس مطوی مکسوف یہ بجای موقوف کی بھی آسکتی ہے

مفتعلن مفتعلن فاعلن

مثال

نزلہ سے ایک شخص کو تھا درد سر	لائی قضا اوسکے تئین اوسکے گھر

تقطیع

ترس اک مفتعلن خشک تھا مفتعلن ورد سبز فاعلن لا گفتا مفتعلن آستین مفتعلن اشک گلگون فاعلن

واضح ہو کہ عروض مین فاعلان اور ضرب مین فاعلن لانا بھی درست ہی جیسے اوپر بیان ہوا

بحر سریع مسدس مطوی مقطوع مجدوع

مفتعلن مفعولن فاع

مثال

نالہ ہمارا ہے موزون | سنگ کو بھی کرتا ہی خون

تقطیع

نالہما مفتعلن راہی مو مفعولن زون فاع | سنگ کبھی مفتعلن کرتا ہی مفعولن خون فاع

واضح ہو کہ اس وزن مجدوع مین منحور بھی آتا ہی جیسی

بحر سریع مسدس مطوی مقطوع منحور

مفتعلن مفعولن فع

مثال

عشق کا دیوانہ ہے دل | ابروے اوسکے جان بسمل

تقطیع

عشق کدی مفتعلن وانہ ہی مفعولن دل فع | ابروی اس مفتعلن کی جاں بس مفعولن مل فع

بحر سریع مسدس مکسوف

مستفعلن مستفعلن فعولن

مثال

اے دل نجا زلفون مین اوس صنم کے | ہر چین اوسکی قید ہو ستم کی

تقطیع

ای دل نجا مستفعلن زلفوں مِنس مستفعلن صنم کی فعولن

ہر چین اس مستفعلن کی قید ہو مستفعلن ستم کے فعولن

واضح ہو کہ اس بحر مین دو وزن بھی ہو سکتی ہین یعنی ایک مصرع تو مفتعلن مفتعلن فاعلن
مطوی مکسوف کا اور دوسرا مصرع مفتعلن مفعولن فاعلن یا فاعلان مقطوع مکسوف
یا مکسوف مسبغ کا جیسے

چہرہ روشن نہین کچھ خور سے کم		لب نہین کچھ اوسکے گوہر سے کم

تقطیع

چہرہ رو مفتعلن شن نہین کچھ مفتعلن خور سے کم فاعلن		لب نہ کچھ مفتعلن اسکو گو مفعولن ہر سے کم فاعلن

اور کبھی دو وزن ذیل بھی بر ابر آجاتی ہین یعنی ایک مصرعہ مفعولن مفعولن فاعلن کا
اور دوسرا مصرع مفتعلن مفتعلن فاعلن کا جیسے

اوسکے چہرہ پہ کب ہی عرق		ہی وہ مہ نوکے قریب اب شفق

تقطیع

اسکی چہ مفعولن رہ پہ کب مفعولن ہی عرق فاعلن		ہی وہ مہے مفتعلن نوکقری مفتعلن بشفق فاعلن

اس بحر مسرح کے اور زحافات بوجہ ثقیل ہونیکے تحریر مین نہین آئے

بحر منسرح

اس بحر کو منسرح اسواسطے کہا کہ منسرح کے معنی لغت مین آسان کے ہین اور
چونکہ اس بحر مین سبب مقدم او پر وتد کے ہی اسوجہ سے باسانی پڑھا جاتا ہے
اور بعض کا یہ قول ہے کہ منسرح کپڑی اوتارنے کو کہتے ہین اور چونکہ اس بحر مین
اختصار بہت ہو سکتا ہی اسواسطے یہ نام اسکا رکھا گیا اختصار اسمین یہان تک
ممکن ہی کہ عرب مین صرف مستفعلن مفعولات ایک بیت کا وزن قرار دیا گیا ہی
مگر شاعران فارسی و ہندی اس بحر کو مثمن اور مسدس استعمال مین لاتی ہین
اور وہ بھی ساتھ زحافات کے سالم کبھی مستعمل نہین کرتے اصلی رکن اسکے
مستفعلن فاعلات مستفعلن فاعلات بضم تای فوقانی ہین اور اس بحر مین
زحافات ذیل واقع ہوتے ہین یعنی طی رفع اذالت خلع قطع خبن کسف صلم جدع
نحر خبل وقف اور کشف اور اس بحر مین مراقبہ اور معاقبہ بھی واقع ہوتا ہی

بحر منسرح مثمن موقوف
مستفعلن مفعولات مستفعلن مفعولاتْ

مثال لمولفہ

اک دم تو آ اے دلدار دکھلا ذرا گل رخسار	دکھلائی دے جو گلزار میری نظر مین جو خار

تقطیع

اک دم تا مستفعلن ای دلدار مفعولات دکھلا ذرا مستفعلن گل رخسار مفعولات
دکھلا یدی مستفعلن جو گلزار مفعولات میری نظر مستفعلن می جو خار مفعولات

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

یار دکھاتا ہے رخ تاب کسی دید کی	حضرت موسی بھی یہان دعوی سے خاموش ہین

تقطیع

یار دکھا مفتعلن تا ہے رخ فاعلن تاب کسی مفتعلن دید کی فاعلن
حضرت مو مفتعلن سے بھیا فاعلن دعو سخا مفتعلن موش ہے فاعلن

دوسری طرح منسرح مطوی مکسوف کے جسمین رکن اول اور سوم مطوی ہین اور رکن ثانی مکسوف و رکن رابع موقوف۔
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلات

مثال

حضرت دل ہم تمہین کہتے نہ تھے بار بار	طرہ خوبان کی قید سخت ہے دشوار ہے

تقطیع

حضرت دل مفتعلن ہم سے تھے فاعلن کہتے نہ تھے مفتعلن بار بار فاعلات
طرہ خو مفتعلن با کقید فاعلات سخت ہدش مفتعلن وار ہے مفتعلن
واضح ہو کہ اس بحر مین اختلاف زحافات جو دونون مصرعہ مین واقع ہوا ہے

جائز ہی چنانچہ شعر ذیل مین

حال دل خستہ آہ مین نے جو اوس سے کہا | تو بولی یہ چپ ہی رہ سننے کی طاقت کہان

تقطیع

حالدلے مفتعلن خستہ آہ فاعلان میں نجان مفتعلن سے کہا فاعلن
تُوبولیچہ مفاعلن چپ ہرہ فاعلن سننے کطا مفتعلن قت کہان فاعلان
اس شعر مین مصرع اول اس وزن پر ہی مفتعلن فاعلان مفتعلن فاعلن
اور دوسرا مصرع مفاعلن فاعلن مفتعلن فاعلان

بحر منسرح مثمن مطوی مکسوف منحور مجدوع

مفتعلن فاعلن مفتعلن فع
مفتعلن فاعلن مفتعلن فاع

مثال

کان ہین اوسکے زبس نالہ سے مملو | حال دل زار کب کرتا ہی مسموع

تقطیع

کانہ اُس مفتعلن کے زبس فاعلن نالسم مفتعلن لو فع
حال دِ سے مفتعلن زار کب فاعلن کرتہمس مفتعلن موع فاع
واضح ہو کہ مصرعہ اول مین فع منحور ہی اور مصرعہ ثانی مین فاع مجدوع یہ اختلاف جائز ہی

بحر منسرح مثمن مطوی موقوف

مفتعلن فاعلات مفتعلن فاعلات

مثال المؤلفہ

مجکو نکر خوار یار مجکو نکر خوار یار | مین ہون ترا یار زار مین ہون ترا یار زار

تقطیع

مجکنکر مفتعلن خار یار فاعلات مجکنکر مفتعلن خار یار فاعلات

ی ہتر ا مفتعلن یار زار فاعلات ی ہتر ا مفتعلن یار زار فاعلات

بحر منسرح مسدس مطوی

مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

نالہ دل نارسا ہے یار تلک	اپنی پہونچ کب ہی بھلا یار تلک

تقطیع

نالہ دل مفتعلن نارسا ہ فاعلات یار تلک مفتعلن	اپ نی پہنچ مفتعلن کب ہی بھل فاعلات یار تلک مفتعلن

بحر منسرح مسدس مطوی مقطوع

مفتعلن فاعلات مفعولن

مثال

حالت دل کیا کہون مین مہرو کو	لوگون نے بہکا رکھا ہی بدخو کو

تقطیع

حالت دل مفتعلن کیا کہوم فاعلات مہرو کو مفعولن
لوگ نبہ مفتعلن کا رکھا فاعلات بدخو کو مفعولن

واضح ہو کہ اس بحر مین اگر بجاے مفتعلن مطوی کی مفعولن مقطوع لائین تو جائز ہی

بحر مضارع

مضارع کی معنی مشتبہ اور مانند کے ہین اور چونکہ بحر مضارع بحر منسرح سے مشابہ اس معنی کر ہی کہ بحر منسرح مین رکن ثانی مفعولات بضم تا مین وتد مفروق ہی اور اس بحر مین بھی فاع لاتن مین منفصل ہی اور فاع وتد مفروق اسواسطے اس بحر کا نام مضارع رکھا اور خلیل ابن احمد جو واضع فن عروض فارسی ہی کہتا ہی کہ نام اسکا مضارع اسوجہ سے رکھا ہے کہ وہ شباہت ساتھ بحر ہزج کی اس معنی کر رکھتی ہے کہ بحر ہزج مین بھی وتد مقدم سبب سے ہی اور اس بحر مضارع مین بھی سبب سے وتد مقدم ہی رکن اصلی اس بحر کے یہ ہین مفاعیلن

فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن مگر یہ بحر بوجہ ثقالت سالم مستعمل نہیں ہوتی الا ساتھ زحافات کے اور زحافات مندرجہ ذیل اسمین واقع ہوتی ہین کف قصر حذف خرم تخنیق تسبیغ قبض سلخ طمس اورخرب

بحر مضارع مثمن اخرب
مفعولُ فاع لاتن مفعولُ فاع لاتن

مثال

اکسیر پر ہوس ہے اتنا نہ ناز کرنا	بھتر ہی کیمیا سے دل کا گداز کرنا

تقطیع

اکسیر پر مفعولُ ہوس فاع لاتن اتنا ن مفعول ناز کرنا فاع لاتن
بھتر ہِ مفعول کیمیا سے فاع لاتن دلکاگ مفعول دازکرنا فاع لاتن

بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاع لان

مثال

تیری ہی دیکھنے کو نہ آوے جو کام چشم	تو زخم چھرہ پر ہی کہ اوسکا ہی نام چشم

تقطیع

تیری ہ مفعول دیکھنک فاع لات نآوی جُ مفاعیلُ کام چشم فاع لات
تو زخم مفعول چھر پہ فاع لات ک اسکا ہ مفاعیلُ نام چشم فاع لان

واضح ہو کہ بجای فاعلان کے فاعلن بھی آسکتا ہی اور بجای فاع لات بضم تا ءِ فوقانی کے فاع لاتن سالم رکن اور بجای مفاعیلن مفعولُ بضم لام کے استعمال کرنے سے بھی شعر ناموزون نہین ہوتا

مثال لموٗلفہ

ظاہر ہی اپنے دل کی سوزش کہ آفتاب	محشر کے روز اپنے جربہ ہی داغ کا

منظم

تقطیع

ظاہرہ مفعول اپنے دل کی فاع لاتن سوزش کی مفعول آفتاب فاع لان
محشر کی مفعول روز اپنی فاع لاتن جبہ ہ مفعول داغ کا فاع لن

بحر مضارع مثمن مکفوف مقصور
مفاعیل فاع لان مفاعیل فاع لان

مثال

نگار زلف یار ہین	جو آئینہ ہی کب ہے زہر دلاد کیھ یار ہین

تقطیع

جا ہین جیہ مفاعیل کبہ زہر فاع لان دلا دیکھ مفاعیل یار ہین فاع لان
نگار زلف مفاعیل یار ہین فاع لان نگار زلف مفاعیل یار ہین فاع لان

بحر مضارع مثمن اخرب مسبغ
مفعول فاع لاتن مفعول فاعلیان

مثال لمولفہ

مریخ قتل پیشہ جلاد بیگناہان	خوبان جو رپیشہ عاشق کیو اسطے ہین

تقطیع

خوبان مفعول جورپیشہ فاع لاتن عاشقکے مفعول واسطے ہین فاعلیان
مریخ مفعول قتل پیشہ فاع لاتن جلاد مفعول بیگناہان فاعلیان

بحر مضارع مثمن اخرب محذوف
مفعول فاع لاتن مفعول فاعلن

مثال لمولفہ

اتنی سی بات مین تو مایوس تو نکر	اے یار رخ ذرا تو اپنا مجھے دکھا

تقطیع

امی یار مفعول رخ ذرا تو فاع لاتن اپنام مفعول جھے دکھا فاعلن

اتنی بس مفعول بات می تو فاع لاتن یا یوں بس مفعول تو نکر فاعلن

بحر مضارع مسدس اخرب مکفوف
مفعول مفاعیل فاع لاتن

مثال

شکوہ ہی کسیکا نہ گاہ ہکو | دی بیٹھے اوسے جان اور بھی دل

تقطیع

شکوہ مفعول کسیکان مفاعیل گاہ ہکو فاع لاتن
دی بیٹھ مفعول آسے جان مفاعیل اور بھی دل فاع لاتن

بحر مضارع مسدس اخرب مقصور
مفعول فاع لات مفاعلین

مثال

دیتی ہی زلف یار تجھے دہوکا | کتے ہی مکورات نلینگی دل

تقطیع

دیتی ہ مفعول زلف یار فاع لات تجھے دہوکا مفاعلین
کہتی ہ مفعول مکرات فاع لات نلیگی دل مفاعلین

واضح ہو کہ جب بحر مضارع کو مجرد کرتے ہین یعنی کوئی رکن اوسکا ساقط کرتے ہین تو رکن فاع لاتن کا ساقط کرتے ہین نہ رکن مفاعیلن کا

جاننا چاہیے کہ خبن اور شکل تشعیث زحافات بحر مضارع مین واقع نہین ہوتی بوجہ فاع لاتن کے منفصل ہونیکی کیونکہ اسمین وتد مفروق اوپر دو سبب خفیف کے واقع ہوتا ہی بس یہی فرق درمیان فاعلاتن متصل اور فاع لاتن منفصل کی ہی اور بحر مضارع مثمن اخرب یعنی مفعول فاع لاتن مفعول فاع لاتن مین بیچ حشو کے اختلاف جائز ہی مثلا رکن فاع لاتن ایکجا سالم اور دوسری جا مکفوف یعنی فاع لات بضم تا مثنات فوقانی لاوین

اور رکن مفاعیلن ایک جا اخرب یعنی مفعول اور دوسری جگہہ مکفوف یعنی مفاعیل بضم لام اور فصحاء عجم اس بحر مضارع کا مسدس کمتر استعمال کرتے ہین

بحر مجتث

فائدہ واضح ہو کہ اجتثاث کے معنی جڑ سے اوکھاڑنیکے ہین غرض یہ کہ یہ بحر مجتث بحر خفیف سے اجتثاث کی گیی ہو کیونکہ بحر خفیف کے اصل ارکان فاع لاتن مستفع لن فاعلاتن ہین اور بحر مجتث کی اصل ارکان مستفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہین گویا بحر خفیف کی مستفع لن کو جڑ سے اوکھاڑ کر بحر مجتث مسدس

مین مقدم رکھا ہے

فائدہ یہ بھی واضح ہو کہ در اصل بحر مجتث مسدس ہی اور مثمن مجازاً کہتے ہین معلوم کرنا چاہیے کہ شعرای عجم اس بحر کو مسدس استعمال کرتے ہین اور مثمن شاہ و نادر مگر شعرای عرب اسکو مسدس اور کبھی مربع بھی مستعمل کرتے ہین اور زحافات ذیل اس بحر مین واقع ہوتے ہین خبن کف قصر حذف تشعیث شکل قطع ربع جحف تسبیغ اور معاقبہ بھی اس بحر مین واقع ہوتا ہی اور تغیرات جو مستفع لن کے ہین مثل مفاعلن فعولن مفاعیل اور جو تغیرات فاعلاتن کے ہین یعنی فعلاتن فعلات فعلان بکسر عین اور جو تغیرات فاعلاتن کے ہین یعنی فعلات فعلان بکسر عین اور فعلن مسکون العین اور مفعولن فاع اور فاع وہ اسمین بھی واقع ہوتی ہین

بحر مجتث مثمن مخبون

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

ہی زخم دل سے گل ترکو از دی طراوت	اور اپنی اشک سی ہی ابر ایک جوی طراوت

تقطیع

ہزخم دل مفاعلن سےگلے تر فعلاتن کارز و مفاعلن لطبرادت فعلاتن

اور یہ تا مش مفاعلن کبھی اب فعلاتن ر ایک جو مفاعلن بطراوت فعلاتن

بحر مجتث مثمن مخبون مقصور

مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلان

مثال

میری نظر مین نو کم جو خلد سے تو نہین	بچاؤن گا تیرے کوچہ کو چھوڑ سوی جنان

تقطیع

میری نظر مفاعلن ہتکم جو فعلاتن ر خلد سے مفاعلن تہنین فعلان

بچاؤ گا مفاعلن ترکوچ فعلاتن کچھوڑ سو مفاعلن یجنا ن فعلان

فائدہ واضح ہو کہ فعلان مکسور العین کے عوض فعلان مسکون العین لانا درست ہی اور فعلن مکسور العین کی جگہہ فعلن مسکون العین قائم کرنا بھی درست ہی

مثال

چمن مین صبح جب اوس جنگ جو کا نام لیا	صبا نے تیغ کا آب روان سے کام لیا
کبھو نہ انکو مین دیکھا تلاش دنیا مین	کبھو نہ فکر و تردد سے کوئی کام لیا

تقطیع

چمن مصب مفاعلن حجبس جن فعلاتن گجو کنا مفاعلن ملیا فعلن

صبا نتی مفاعلن غکابی فعلاتن رواسکا مفاعلن ملیا فعلن

کبھو نان مفاعلن کمدیکھا فعلاتن تلاشدن مفاعلن یامین فعلان

کبھو نفک مفاعلن رتردد فعلاتن سکوئیکا مفاعلن ملیا فعلن

فائدہ واضح ہو کہ پہلے شعر مین عروض و ضرب فعلن مکسور العین ہی اور دوسری شعر مین عروض فعلان بسکون عین مستعمل ہوا ہی

فائدہ جاننا چاہیے کہ حشو مین بجای فعلاتن کے مفعولن بھی درست ہی

مثال

حضور داغ سوزان ہی آفتاب خجل	اور اشک سے بھی ہی رنگ شراب خجل

تقطیع

حضور روا مفاعلن غمی سوزا مفعولن ہ افتا مفاعلن نجل فعلن
ار شک سے مفاعلن بھیر گی فعلاتن شرابہ نا مفاعلن نجل فعلن
فائدہ واضح ہو کہ اول مصرعہ مین غمی سوزا بروزن مفعولن ہے

بحر مجتث مسدس مخبون
مفاعلن فعلاتن مفاعلن

مثال لمؤلفہ

تو تجھسے ہے بت ظالم خفا عبث | بھلا بُرا تبلا دے کیا جو ہو

تقطیع

تجھسے مفاعلن بت ظالم فعلاتن خفا عبث مفاعلن
بھلا بُرا مفاعلن تبلا دے فعلاتن کیا جو ہو مفاعلن

فائدہ واضح ہو کہ محقق طوسی علیہ الرحمۃ بیچ معیار الاشعار کے تحریر فرماتے ہین کہ اس بحر مین خبن ہر ایک رکن مین لازم ہے اور یہ بھی فرماتے ہین کہ فارسی مین جملہ ارکان اسکے مخبون مستعمل ہوتے ہین اور بحر مجتث مثمن مخبون محذوف مجحوف مین جمع اور زحاف کا (لا) شعر کو نا موزون ہنین کرتا اور بیچ عروض اور ضرب بحر مجتث مثمن مخبون محذوف کے کبھی فعلات مشکول بکسر عین اور کبھی فعلان اشتر مسبغ اور کبھی فعلن بسکون عین اور کبھی فعلن محذوف مخبون مکسور العین لاتے ہین اور بحر مجتث مسدس مخبون مین بیچ عروض اور ضرب کے مفاعلن مخبون اور مفاعلان مخبون مسبغ جمع کرتے ہین اور کبھی مصرعہ مشعث مخبون ابتر بھی لاتے ہین اور صاحب موصوف یہ بھی فرماتے ہین کہ اس بحر مین عروض مخبون محذوف مسکن کو ساتھ ضرب مخبون محذوف مقطوع کے جمع کرتے ہین

بحر خفیف

اس بحر کو خفیف اسواسطے کہتے ہین کہ جملہ بحور مین یہ سبکتر ہے بوجہ اسکے کہ اسمین

پیچ ہر رکن کے اسباب نے وتد مجموع کو احاطہ کرلیا ہی لہذا جملہ ارکان سبک ہو گئے
باجود وسبب خفیف وتد مجموع کے محیط مین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ گویا جملہ ارکان مین
اسباب خفیفہ ہی جمع ہین

فائدہ یہ بحر مسدس الاصل ہی اور شاذ و نادر فارسیان اسکو مثمن بھی مستعمل کرتے ہین اصل ارکان اسکے فاعلاتن مستفع لن فاعلاتن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین خبن قطع قصر حذف تشعیث جحف شکل بتر اور اسکی فاعلاتن ہین آٹھہ تغیرات واقع ہوسکتے ہین فعلاتن فعلن بکسور العین فعلن سکون العین فعلان سکون العین فعلات مفعولن فع فاع اور مس تفع لن کا صرف مفاعلن بنتا ہی اور یہ بحر مطوی مخبونہ نہین ہوتی کیونکہ اسمین مس تفع لن منفصل ہے اور طی چوتھے حرف کے ساقط کرنیکو کہتے ہین جو وسبب خفیف رکن اول مین واقع ہوا اور خبل اجتماع خبن اور طی کو کہتے ہین اور اسمین اول ایک سبب خفیف اور بعد ازان وتد مفروق واقع ہے

بحر خفیف مسدس مخبون
فاعلاتن مفاعلن فعلاتن

مثال

یار مجھہ کو دیکھکر تڑ ہا دل ۔ ہاتھہ سے اوسکے آہ اب نہ بچا دل

تقطیع

یار مجھہ و فاعلاتن کد یکھکر مفاعلن تڑہا دل فعلاتن
ہاتھہ سے اس فاعلاتن کاہ اب مفاعلن نبچا دل فعلاتن

بحر خفیف مسدس مشعث مقصور
فاعلاتن مفاعلن فعلات

مثال

ہاے وہ شوخ بیوفا ہمجھہ ۔ نرگسے چشم وگل رخ و مہ جبہ

تقطیع

ہی وہ شوخ فاعلاتن جبی وفا مفاعلن بے مہر فعلات مسکون العین
نرگسے چش فاعلاتن مگل رخو مفاعلن مہ جبہ فعلات بسکون عین

بحر خفیف مخبون ابتر
فاعلاتن مفاعلن فعلن

مثال للمؤلفہ

گو کسیکے گمان مین کچھ ہی	جز خدا بھی جہان مین کچھ ہی

تقطیع

گو کسیکے فاعلاتن گمانمے مفاعلن کچھ ہی فعلن مسکون العین
جز خدا بھی فاعلاتن جہانمے مفاعلن کچھ ہی فعلن مسکون العین

فائدہ محقق طوسی معیارالاشعار مین فرماتے ہین کہ اس بحر کو فارسی گو مخبون مستعمل کرتے ہین اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ بحر خفیف مسدس مخبون یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مین اگرچہ صدر اور ابتدا کے رکن مخبون ہو اور عروض وضرب مین مسبغ تو مضائقہ نہین ہی اور بحر خفیف مسدس مخبون محذوف یعنی فعلاتن مفاعلن کی چار صورتین عروض اور ضرب مین ہوتی ہین ایک فعلن بکسر عین دوسری فعلن بسکون عین سومی فعلات مکسور العین چہارمی فعلان مسکون العین اور کبھی صدر اور ابتدا سالم اور کبھی مخبون ہوتی ہین

بحر مقتضب

بحر مقتضب

فائدہ اقتضاب کے معنی ایک چیز مین سے دوسری چیز کا نکالنا ہی اور چونکہ بحر مقتضب بحر منسرح سے نکالی گیی ہی اسطرح کہ ارکان بحر منسرح کی مستفعلن مفعولات ہی اور بحر مقتضب کے مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ہین یعنی دونون بحرون کے ارکان ایک ہی ہین مگر ترکیب مین فرق ہے اسواسطے اس بحر کا نام مقتضب رکھا

عربی مین ارکان اصلی اس بحر کے مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور اوسکی عروض اور ضرب مطوی مستعمل ہوتے ہین مگر فارسی مین ارکان اس بحر کے مفعولات مستفعلن مفعولات مستفعلن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین طی قطع خبن وقف اذالت جدع نحر کسف تشکیل خلع اور مراقبہ بھی واقع ہوتا ہی

بحر مقتضب مثمن مطوی
فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن

مثال

یار ہیو فا سے مجھے شوخ دلربا سی مجھے		کب امید وصل ہوئی کب امید وصل ہوئی

تقطیع

یار بیو فاعلات فا سمجھے مفتعلن شوخ دلر فاعلات با سمجھے مفتعلن
کب امید فاعلات وصل ہئی مفتعلن کب امید فاعلات وصل ہئی مفتعلن

بحر مقتضب مثمن مقطوع
فاعلات مفعولن فاعلات مفعولن

مثال

ہای بےنصیب اپنی جسکی وہ تمنا تھی		بعد مرگ بھی گا ہے خاک پرنہ آنکلا

تقطیع

ہای بےن فاعلات صیبپنی مفعولن جسکو وہ ت فاعلات منّا تھی مفعولن
بعد مرگ فاعلات بھی گاہے مفعولن خاکپرن فاعلات آ نکلا مفعولن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر کو سالم اور مربع فارسی مین شاذ و نادر مستعمل کرتے ہین اور اس بحر کے حشو مین کبھی ایک حرف زائد بھی آجاتا ہی اور اوسکو مزحوف مروج کہتے ہین

بحر متقارب

فائدہ متقارب کے معنی قریب یا نزدیک کے ہین اور چونکہ اس بحر مین وتد اور سبب قریب قریب ہین اسوجہ سے اسکا نام متقارب رکھا ارکان اسکے فعولن فعولن فعولن فعولن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتی ہین
قبض قصر حذف ثلم ثرم بترا اور تسبیغ

بحر متقارب مثمن سالم

فعولن فعولن فعولن فعولن

مثال

مجھے گل کے ہسنے پہ آتا ہے رونا | کہ اسطرح ہسنے کی خو تھی کسیکی

تقطیع

مجھے گل فعولن کہسنے فعولن پہ آتا فعولن ہے رونا فعولن
کہ اسطر فعولن حہسنے فعولن کیخو تھی فعولن کسیکی فعولن

بحر متقارب مثمن مقصور

فعولن فعولن فعولن فعول

مثال

الٰہی مین بندہ گنہگار ہون | گناہون سے اپنے گرانبار ہون

الٰہی فعولن مبندہ فعولن گنہگا فعولن رہون فعول
گناہو فعولن سا پنے فعولن گرانبا فعولن رہون فعول

بحر متقارب مثمن محذوف

فعولن فعولن فعولن فعل

مثال

لب بام کثرت جو یکسر ہوئی | تلے کی زمین ساری ادبر ہوئی

تقطیع

بے با فعولن مکثرت فعولن جبکے فعولن ہئی فعل
ستے کی فعولن زمی سا فعولن را ویر فعولن ہئی فعل

بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم

فعول فعلن فعول فعلن

مثال

یہ عشق اب کیا بسا ہے دل مین | کہ بحر خون بہہ رہا ہی دل مین

تقطیع

یعشق فعول اب کیا فعلن بساہ فعول دل مین فعلن
کبحر مفعول خو بہ فعلن رہاہ فعول دل مین فعلن

فائدہ واضح ہو کہ شعرا نے اس وزن کو سولہ رکن پر بھی استعمال کیا ہی

مثال

کرو توکل کہ عاشقی مین نہ یہ کروگے تو کیا کروگے
الم یہ ہی ہے تو درد مندو کہان تلک تم دوا کروگے

کروت فعول وکل فعلن کعاش فعول قی می فعلن نیہ ک فعول روگے فعلن
تکیاک فعول روگے فعلن
المی فعول ہی ہی فعلن تدرد فعول مندو فعلن کہانت فعول لک تم فعلن
دواک فعول روگے فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس وزن کی ایک طرح اور بھی ہی کہ ایک رکن اثلم مقبوض یعنی فعلن بسکون عین اور دوسرا سالم یعنی فعولن ہو اسکو بھی سولہ رکن پر استعمال کیا ہی

چنانچہ

سرو خرامان ہی تیرے قد پر اور گل تر بھی ہی تری رخ پر
عاشق شیدا و رسوا حیرت دل سے سوزش جان سے

تقطیع

تقطیع

سر وی فعلن خرا فعولن ہی تی فعلن ر قد پر فعولن ار گو لتر بھی فعولن ہی تی فعلن ر رخ پر فعولن ؛ عا شقی فعلن قشید فعولن وا لہ فعلن ور سوا فعولن حیرت فعلن تدل سے فعولن سو زش فعلن شجا سے فعولن ؛

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر کی اور بھی صورتین ہین مگر وہ کم مستعمل ہین اسواسطے اس رسالہ مین مذکور نہین ہوئین

فائدہ اس وزن شانزدہ رکنی کو استعمال کرتے ہین کہ ہموزن مفاعلاتن چا بار کی ہے

اس بحر متقارب مین مثنویات اکثر کہی گئی ہین

بحر متدارک

فائدہ اس بحر کا نام متدارک اسواسطے رکھا کہ تدارک کے معنی لغت مین دریافتن اور پیوستن کے ہین اور او تاد اور اسباب اس بحر کے باہم پیوستہ ہین اور یا یہ وجہ ہو کہ اس بحر کو ابو الحسن اخفش نے پیدا کرکے دیگر بحور کے ساتھ جو خلیل ابن احمد نے پیدا کی تھین ملا دیا ہے اس بحر کو احمد عروضی ساتھ نام غریب یعنی نادر کے بھی مذکور کرتا ہے اصل رکن اسکے فاعلن آٹھ بار ہین اور اسکو مسدس اور مربع بھی استعمال کرتے ہین مگر کم اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین خبن قطع حذ تسکین اور اذالت

بحر متدارک مثمن سالم

فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن

مثال

زلف و رخ خال و خط یار کا دیکھکر	صبح و شب او رختن خون بدل رشک سے

تقطیع

زلف رخ فاعلن خال خط فاعلن یار کا فاعلن دیکھکر فاعلن

صبح شب فاعلن ارختن فاعلن خو بدل فاعلن رشک سے فاعلن

کوئٹہ گنج

فائده واضح ہو کہ اس بحر کا مذال ہونا بھی اسطرح درست ہے چنانچہ
فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن

مثال

شب کو رشک زلف سے | مہ کو رشک روی سے

تقطیع

شب کرشک فاعلان زلف سے فاعلن | مہ کرشک فاعلان روی سے فاعلن

بحر متدارک مثمن مخبون
فعلن فعلن فعلن فعلن مکسور العین

مثال لمولفہ

ترا عاشق زار صحیح ہوا | ترے لعل کا بوسا وسے جو ملا

تقطیع

ترعا فعلن شقزا فعلن رصحی فعلن حہوا فعلن | ترلع فعلن لکبو فعلن سادے فعلن جملا فعلن

فائده واضح ہو کہ اس بحر متدارک مخبون کو شانزده رکن پر بھی استعمال کرتی ہین

مثال

ترے ہاتھون سے کچھ مری حق مین ذرا نہ بھلا ہی ہوا نہ برا ہی ہوا
کہا تجھسے رقیبون نے گرچہ برا نہ بھلا ابھی ہوا نہ برا ہی ہوا

تقطیع

ترہا فعلن تہسکچھ فعلن مرحق فعلن مزرا فعلن نبھلا فعلن ہیہو فعلن نبرا فعلن ہیہوا فعلن * کہتج فعلن سرقی فعلن
بنگر فعلن چبرا فعلن نبھلا فعلن بہوا فعلن نبرا فعلن ہیہوا فعلن *

بحر متدارک مثمن مقطوع
فعلن فعلن فعلن فعلن مسکون العین

مثال

مین جو دیکھا مضطر دل کو | ویسا پایا کب لبسمل کو

تقطیع

تقطیع

می جو فعلن دیکھا فعلن مصطر فعلن و لکو فعلن	ویسا فعلن پایا فعلن کب لبس فعلن طلکو فعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر متدارک مثمن مقطوع کو صوت الناقوس بھی کہتے ہین اس روایت سے کہ قول عبد اللہ انصاری کا ہی کہ ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ مین ہمسفر تھا اور اثناء راہ شام مین حضرت نے ایک دیر مین سے آواز ناقوس کی سنکر فرمایا کہ ناقوس یہ کہتا ہے اور چند شعر فرمائی منجملہ اونکے ایک یہ ہے ؎ حقاً حقاً حقاً حقاً ؛ صدقاً صدقاً صدقاً صدقاً ؛
چونکہ وزن حقاً اور فعلن بسکون العین کا ایک ہی لہذا اس بحر کو صوت الناقوس بھی کہتے ہین

بحر قریب

فائدہ۔ اس بحر کا قریب اسواسطے نام رکھا کہ مولانا یوسف عروضی نے اس بحر کو خلیل ابن احمد کے دو برس کے بعد استخراج کیا تھا اور ارکان اوسکے ساتھ ارکان بحور ہزج اور مضارع کے قریب قریب مین اور بعض کہتے ہین کہ چونکہ یہ بحر بنسبت بحور سابقہ کے قریب عرصہ سے مستخرج ہوتی ہی اسواسطے اسکو قریب کہتے ہین یعنی عرصہ قریب کی مستخرجہ ہی اصل رکن اسکے مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہین لیکن اس وزن مین اسکا استعمال نہین ہوتا یعنی اسکو سالم مستعمل نہین کرتے مگر مزاحف اور زحافات ذیل اس بحر مین واقع ہوتے ہین کف خرم خرب قصر حذف اور مراقبہ بھی اسمین واقع ہوتا ہی

بحر قریب مکفوف

مفاعیل مفاعیل فاع لاتن

مثال

غبار آگی تری دل مین پھر نہ نکلا	غبار ہمکو تری طرف سے پھر نہ آیا

تقطیع

غبار آگ مفاعیل تری دلم مفاعیل پھر نہ نکلا فاع لاتن

غبہا ہمکت مفاعیل تری طرس مفاعیل پھر نہ اا یا فاع لاتن

فائدہ واضح ہو کہ اس تقطیع مین حرف رار مہملہ رکن اول اور حرف فا رکن دوم مصرعہ ثانی مین گرجا ئینگے

فائدہ اور یہ بھی واضح ہو کہ اگر عروض اور ضرب فاعلات بسکون تار مثنات فوقانی ہو تو یہ وزن مکفوف مقصور ہو جائیگا اور بجاے اس فاعلات کے فاعلن بھی درست ہی اور یہ وزن مکفوف محذوف ہو جائیگا

فائدہ پوشیدہ نرہی کہ محقق علیہ رحمتہ بیچ معیار الاشعار کی تحریر کرتے ہین کہ اس بحر کو ہمیشہ مکفوف مستعمل کرتی ہین سالم استعمال مین نہین لاتے اور چونکہ اوزان اس بحر کی خالی از التباس اور اشتباہ نہین ہین لہذا دیگر تغیرات اسکے تمثیلاً درج نہین کیے گئے

بحر جدید

فائدہ کہتی ہین کہ اس بحر کو بزرجمہر وزیر نوشیروان نے مستخرج کیا تھا اور چونکہ یہ بحر جدید استخراج ہوتی ہے لہذا اسکا نام جدید رکھا اور بعضے اسکو بھی نادر کہتے ہین اصل ارکان اسکے فاعلاتن فاعلاتن مستفعلن ہین مگر یہ بحر سالم شاذ و نادر مستعمل ہوتی ہی زحافات اسمین خبن اور قصر واقع ہوتی ہین

بحر جدید مخبون

فعلاتن فعلاتن مفاعلن

مثال

ترے قد سے ہی صنوبر بسبب خجل	تری زلفو نسے ہمیشہ ہی شب خجل

تقطیع

ترِ قد سے فعلاتن ہِ صنوبر فعلاتن بسبب خجل مفاعلن

ترِ زلفو فعلاتن سِ ہمیشہ فعلاتن ہِ شب خجل مفاعلن

فائدہ چونکہ اوزان اس بحر کے بھی خالی از اشتباہ نہین لہذا درج نہین ہوگی

بحر مشاکل

بحر مشاکل

فائده اسکا نام مشاکل اسواسطے رکھا کہ مشاکل کے معنی مانند کے ہین اور یہ بحر مانند بحر قریب کے ہی صرف فرق یہ ہی کہ بحر قریب مین فاعلاتن اخر مین آتا ہی اور اس بحر مشاکل مین مقدم دو مفاعیلن پر ہی معہذا ارکان قریب کے مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہی اور اس بحر مشاکل کی فاعلاتن مفاعیلن مفاعیلن ہین اور اردو مین یہ بحر سالم مستعمل نہین ہوتی مگر مزحوف اور زحافات ذیل اس بحر مین واقع ہوتے ہین کف قصر حذف اوریہ بحر اکثر مسدس استعمال مین آتی ہی اور یہ بھی شاذونادر

بحر مشاکل مکفوف مقصور

فاعلات مفاعیل مفاعیل

مثال

بار کا غم اوٹھانا ہی بڑا آہ	داغ ہجر کو کھانا ہی بڑا آہ

تقطیع

بار غم ک فاعلات اٹھاناہ مفاعیل بڑا آہ مفاعیل بسکون لام

داغ ہجر فاعلات کھاناہ مفاعیل بڑاآہ مفاعیل بسکون لام

فائده واضح ہو کہ صدر اور ابتدا اور حشو اسمین مکفوف ہین اور عروض اور ضرب مقصور او تقطیع مین رہ جملہ ہجر کی متحرک ہوگئی

بحر بسیط

بحر بسیط

فائده بسیط کے معنی لغت مین گسترانیدہ کے ہین اور چونکہ بیچ ابتدا رکن سباعی اوسکے دو سبب پھیلائی ہوئے ہین اور خماسی مین ایک سبب اسوجہ سے اسکو بسیط کہتے ہین اصل ارکان اسکے مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن ہین اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین خبن طی قطع اور اذالت –

بحر بسیط مثمن مطوی

مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن

مثال

جان یہ کھیلا ہو نہین میرا جبگر دیکھنا	جی نہ ہی یار ہے مجکو ادہر دیکھنا

تقطیع

جانیکھی مفتعلن لانہی فاعلن میر جگر مفتعلن دیکھنا فاعلن

جی نہ ہے مفتعلن یار ہے فاعلن مجکو ادہر مفتعلن دیکھنا فاعلن

فائدہ واضح ہو کہ اس وزن کو یعنی بسیط مثمن مطوی مفتعلن فاعلن مفتعلن فاعلن کو اگر کوئی گمان کرے کہ مجتث مطوی محذوف ہے تو نہین ہو سکتا کیونکہ مستفعلن بحر مجتث مین منفصل ہے یعنی مستفع لن اور بیچ رکن منفصل کے زحاف طی واقع نہین ہو سکتا اسکے واسطے دو سبب خفیف اول رکن مین ہونے چاہئین اور منفصل مین ایک سبب خفیف اور ایک وتد مفروق واقع ہے

بحر مدید

اسکا نام مدید اسواسطے رکھا کہ مدید کے معنی لغت مین کشیدہ کے ہین اور اس بحر کو بھی بحر طویل سے کھینچا ہے یعنی نکالا ہے اور بعضون کا یہ قول ہے کہ جو دو سبب ہر دو طرف ارکان سباعی کی اس بحر مین کھینچ یعنی لائی ہین اسوجہ سے اسکا نام مدید ہوا زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین خبن کف قبض تشعیث قصر قطع شکل حذف اذالت خلع اور معاقبہ اصل ارکان اسکے فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن ہے

بحر مدید

فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن

مثال لمولفہ

ہے ارادہ آپ کا لیجے دل کو ناز سے	ہو مبارک آپکو لیجئے حاضر ہے دل

تقطیع

ہے ارادہ فاعلاتن آپکا فاعلن لی جدل کو فاعلاتن ناز سے فاعلن ؛
ہو مبارک فاعلاتن آپکو فاعلن لی جیجا فاعلاتن ضر ہیدل فاعلن ؛

فائدہ واضح ہو کہ زحافات اس بحر کے ساتھہ زحافات بحر رمل سے مشابہ ہین الا اس قاعدہ سے کہ اسمین بے ثقل ارکان پیدا ہوتے ہین لہذا اونکو اسی بحر مین اعتبار کرنا چاہیے مثلاً فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن بحر مدید کا ساتھہ بحر رمل مثمن محذوف سے مشابہ ہی مگر بحر رمل مین بوجہ زحاف خفیف سے تن کو دور کیا تو فاعلا رہا اوسکو بدل فاعلن رکن مستعمل سے کیا ہی اور اس بحر مین اصلی رکن فاعلن ہے اور بحر مدید مثمن مخبون کہ فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن ہی ساتھہ رمل مثمن مخبون محذوف سے مشابہ ہے کیونکہ فاعلاتن مین جو خبن اور حذف کیا تو فعلا باقی رہا اوسکو ساتھہ فعلن مکسور العین کے بدل دیا ہے اور بیچ بحر مدید کے یہ رکن بلا ثقل رکن کے حاصل ہوتا ہی اور اسیطرح مذال وغیرہ تغیرات بھی قیاس کرنی چاہیے

بحر طویل

اس بحر کا نام اسواسطے طویل رکھا کہ طویل کے معنی لغت مین درازی کے ہین اور یہ بحر درازتر بحور شعر عرب سے ہی کیونکہ ایک بیت اسکی چہل وہشت حرف کی ہی اور سوائے اسکے اور کوئی بحر اسقدر حروف کی نہین ہے اسکا بیان اسطرح ہی کہ خلیل ابن احمد نے ہر ایک بحر ذیل کو شش رکن سباعی پر وضع کیا ہی جسکے چہل و دو حروف ہوتی ہی وہ بحور یہ ہین ہزج رمل وافر منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع خفیف وافر اور کامل اور بحر متقارب کو اوہشت رکن خماسی سے جسکے چہل حرف ہوتے ہین اور گو بحر مدید اور بحر بسیط کو او بر چہار رکن سباعی اور چہار رکن خماسی کے وضع کیاہے کہ اسکی بھی چہل وہشت حرف ہوتے ہین مگر بحر مدید مجزو بھی آتی ہی اور جب مجزو ہوئی یعنی ایک رکن اوسکا

ساقط ہوگیا تو وہ مسدس ہوکر چہل و ہشت حرف سے کم ہوگئے اور اسیطرح بحر لبسیط بھی بحر مستعمل ہوتی ہے اگر مثمن مستعمل ہوتی ہو تو مخبون ہوتی ہے اور جب زحاف خبن سے دو حرف اوسکے ساقط ہوگئے تو چہل و شش حرف باقی رہجاتی ہین اور بعض یہ کہتے ہین کہ بحر طویل اسواسطے اسکا نام رکھا ہی کہ یہ بحر مسدس مستعمل نہین ہوتی اور کبھی چہل و ہشت حرف سے کمتر نہین ہوتی بخلاف دیگر بحور کے اور بعضون کا یہ قول ہی کہ جو اس بحر مین اوتاد مقدم اسباب پر ہین اور وتد سبب سے طویل ہوتا ہی اسوجہ سے اسکو طویل کہتے ہین اصل ارکان اسکے یہ ہین فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اور اسمین زحافات ذیل واقع ہوسکتے ہین کف قبض قصر حذف ثلم ثرم تسبیغ معاقبہ

بحر طویل مثمن سالم

فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

مثال لمولفہ

نگر تو جفا کاری نگر تو یہ عیاری | خدا اسن سبھی مین ہی خدا اسن سبھی مین ہی

تقطیع

نگر تو فعولن جفا کاری مفاعیلن نگر تو فعولن یہ عیاری مفاعیلن

خدا اسن فعولن سبھی مین ہی مفاعیلن خدا اسن فعولن سبھی مین ہی مفاعیلن

فائدہ واضح ہو کہ زحافات اسکے نزدیک شعراء عجم کے مطبوع نہین ہی اسواسطے ثبت نہین ہوئی

بحر وافر

فائدہ اس بحر کو وافر اسواسطے کہتے ہین کہ وافر کے معنی زیادہ کے ہین اور اس بحر مین حرکات زیادہ ہین یعنی ہر رکن مین پانچ حرکات ہین اور یہ سبب ہی کہ اشعار عربی اس بحر مین بہت ہین اصل ارکان اسکے مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن ہین اور زحافات ذیل اسمین واقع ہوتے ہین عصب عقل نقص عضب قصم جم اور عقص اور یہ بحر مخصوص عربی ہے اور مسدس ہی

مگر فارسی کو اسکو مثمن اور مسدس اور مربع بھی مستعمل کرتے ہین

بحر وافر مثمن سالم

مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن

مثال لمولفه

خدا کے لیے تو ماہ لقا ادہر کو بھی کر ذرا تو نظر
ہر ایک ہی لشر مین جلوہ ترا ادہر کو بھی کر ذرا تو نظر

تقطیع

خدا کلیے مفاعلتن تماہ لقا مفاعلتن ادہر کبھکر مفاعلتن ذرا تنظر مفاعلتن
ہر ک ہیشہ مفاعلتن مجلو ترا مفاعلتن ادہر کبھکر مفاعلتن ذرا تنظر مفاعلتن

فائدہ واضح ہو کہ اس بحر مین سوائے عروض اور ضرب کے اور ارکان مین استعمال زحافات مفاعلتن معصوب اور مفاعلن معقول اور مفاعیل منقوص کا اور صدر مین مفتعلن اعضب اور مفعولن اقصم اور مفعول اعقص اور فاعلن اجم کا کرتے ہین مگر فارسی مین استعمال غیر معصوب اور مقطوف بیچ مزاحف کے نچاہیے کیونکہ اخلاط ارکان سالم اور معصوب اگر کرین تو ایک تدبیر کے ساتھہ کرنا چاہیے ورنہ ہر تغیر مین مشتبہ ساتھہ بحر ہزج کے ہوجائیگا

بحر کامل

بحر کامل

اس بحر کو کامل اسواسطے کہتے ہین کہ یہ ویسی ہی مستعمل ہوتی ہے جیسے دائرہ مین وضع ہوتی ہی اور یہ بحر مخصوص عرب ہی اور مسدس الاصل مگر فارسی والے اسکو مثمن مستعمل کرتے ہین اور مسدس بھی مگر شاذ و نادر ارکان اصلی اسکے یہ ہین متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اس بحر مین زحافات ذیل واقع ہوتے ہین اضمار خزل وقص قطع حذ اذالت اور ترفیل مگر جملہ زحافات بالا مین سے اضمار سب سے بہتر ہوتا ہے اور بکثرت استعمال مین آتا ہے

بحر کامل سالم

متفاعلن متفاعلن متفاعلن متفاعلن

مثال

مجھے درسی اپنی تو ٹالی ہی یہ بتا مجھے تو کہان نہین
کوئی اور بھی ہے ترے سوا تو اگر نہین تو جہان نہین

تقطیع

مجھد رس اب متفاعلن تُنٹالیہی متفاعلن ہیبتامجھے متفاعلن کہانہین متفاعلن
کُئی اور بھی متفاعلن ہترے سوا متفاعلن تُاگر نہی متفاعلن تجہانہین متفاعلن

فائدہ واضح ہوکہ اوراوزان اس بحر کے نزدیک فصحای عجم مطبوع نہین ہین اور اگراس بحر مین مضمر رکن مقابلہ رکن سالم کے یا بالعکس اسکے ہوے یعنے رکن سالم مقابلہ رکن مذال کی آوی تو جائز ہی

بیان رباعی

فائدہ اب جو بیان بحور نوزدہ گانہ اور اوزان اور ارکان سالم اور مزاحف کا مفصل ابھی اختتام کو پہونچا تو مختصر بیان رباعی کا ضرور ہوا

فائدہ واضح ہوکہ رباعی اختراع شعراء عجم کی ہی اور اردو گویون نی بھی اونکی تبتع کی ہی رباعی دو وزن مختص بحر ہزج کے ساتھ ہی اور اوسمین نو زحافات واقع ہوتے ہین اور بسبب ان زحافون کے چوبیس یعنی بست وچہار وزن حاصل ہوتے ہین پس جو چار مصراع ان اوزان مین کسی وزن پہ ہونگے وہ رباعی کہلاونگی اور کوئی چار مصراع جیساکہ اب دستور ہوگیا ہے کہ جو چار مصراع جنکا مصرعہ اول اور دوم اور چہارم ہمقافیہ ہو اوسکو رباعی کہتے ہین رباعی نہین ہی اور زحافات ذیل رباعی مین واقع ہوتے ہین خرم خرب قبض کف ہتم جب بتر شتر اور زلل یعنی اجتماع خرم وہتم ❊
ارکان بحر ہزج یہ ہین مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور

ارکان مزاحف رباعی کی تفصیل یہ ہی مفعولن اخرم مفعول بضم لام اخرب
مفاعلن مقبوض مفاعیل بضم لام مکفوف فعل بسکون لام مجبوب مفعول
بوقف لام ہتم فع ابتر فاع ازل فاعلن اشتر اوران ارکان مزاحف اور
مفاعیلن سالم سے باہم ترتیب پاکر رباعی کی چوبیس اوزان حاصل ہوتی ہین
اور منجملہ ان بست وچہار اوزان کے بارہ وہ ہین جنمین صدر اور ابتدا اخرب
یعنی مفعول بضم لام ہین اور بارہ وہ ہین جنمین صدر اور ابتدا اخرم یعنی مفعولن
ہین اوران اوزان کی دو شجرہ قائم کیے گئے ہین ایک بنام شجرہ اخرم اور دوسرا باسم شجرۂ اخرب
مرتب ہوا ہے اور یہ دو شجرہ دو قسم کی ہین ایک مرتبہ خواجہ حسن قطان اور دوسرا مجوزہ
صاحب شجرۃ العروض چونکہ شجرہ مرتبہ خواجہ حسن قطان کہ ائمہ خراسان مین سے تھی
ساتھہ اختصار کی ہی لہذا شجرہ بطور دائرہ مرتبہ سید ظہور علی صاحب شجرۃ العروض ذیل مین درج ہوتا ہے

شجرۂ اخرم

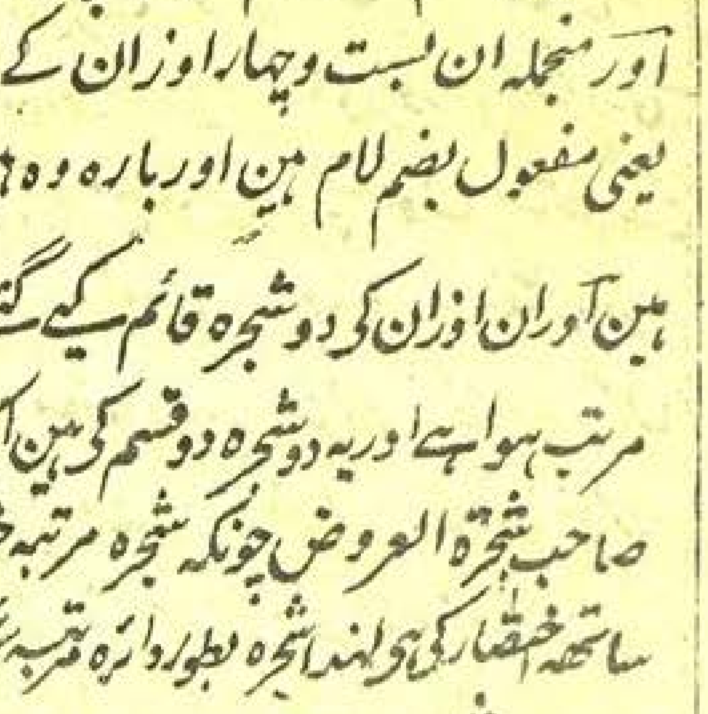

شجرۂ اخرب

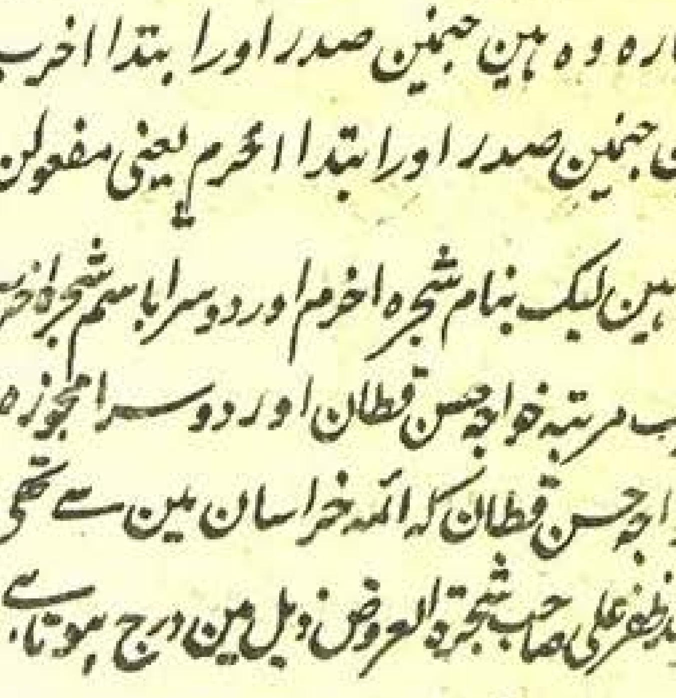

فائدہ واضح ہو کہ ان اوزان کے جمع ہونے سے رباعی ناموزون نہین ہوتی
اور سوائے ان اوزان مقررہ کے اگر کسی اور وزن مین کہ جسمین قصیدہ اور
مثنوی اور غزل کہتی ہین رباعی کہی جاوے تو نادرست ہی مگر قصیدہ اور غزل

اگر چاہین تو ان اوزان رباعی مین کہین مضائقہ نہین ہی

اور مثنوی کیواسطے بھی سات وزن مقرر ہین سواے اونکے اور وزن مین مثنوی بھی لکھنا درست نہین ہی اوزان مقررہ مثنوی یہ ہین

۱ بحر متقارب مقصور محذوف فعولن فعولن فعولن فعول اور فعل بھی درست ہی

اس وزن مین شاہنامہ فردوسی طوسی اور سکندرنامہ نظامی اور ساقی نامہ ظہوری ہین

۲ بحر ہزج - مسدس - اخرب مقصور - مقبوض - مفعول مفاعلن مفاعیل

ایضاً اخرب مقبوض - محذوف - مفعول - مفاعلن فعولن

ایضاً اخرب اشتر مقصور - مفعولن فاعلن مفاعیل

ایضا اخرم اشتر محذوف مفعولن فاعلن فعولن

فائدہ واضح ہو کہ ان چارون اوزان کے اجتماع سے بیت ناموزون نہین ہوتی

ان اوزان مین تحفہ العراقین خاقانی اور لیلی مجنون نظامی ہین

۳ ایضاً مقصور مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

ایضاً محذوف مفاعیلن مفاعیلن فعولن

فائدہ واضح ہو کہ ان دونون اوزان کا اجتماع بھی درست ہی

ان اوزان مین شیرین خسرو نظامی اور یوسف زلیخای جامی ہین

۴ بحر رمل مثمن مخبون محذوف فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن

اس وزن مین مثنوی گل گشتی ہی

۵ ایضاً مسدس محذوف فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

اس وزن مین مثنوی مولانا روم اور منطق الطیر شیخ فریدالدین عطار ہے

ایضاً مخبون مقصور فاعلاتن فعلاتن فعلات

اسمین سبحۃ الابرار مولوی جامی ہی

۶ بحر سریع مطوی موقوف مفتعلن مفتعلن فاعلات

اس وزن مین مخزن اسرار نظامی ہے

بحر خفیف مخبون ابتر فاعلاتن مفاعلن فعلن یا فعلان

اس وزن مین حدیقہ سنائی و ہشت بہشت امیر خسرو اور ہفت پیکر نظامی مین

فائدہ واضح ہو کہ قافیہ کا بیان اب باقی رہا مگر چونکہ یہ ایک علم خود نہایت بسیط ہی اور عروض سے جدا گانہ لہذا اسکا بھی بیان مختصر علحدہ کیا جاتا ہی

مقدمہ

فائدہ چند امور جنکا جاننا بھی واجب ہے اس مقام پر تحریر کرتا ہون کہ ابتدا ر رسالہ ہذا مین لکھا گیا ہے کہ یونانی قافیہ کو لازمہ شعر تصور نہین کرتے اور سوای اونکے اور سب اسکو لازمہ شعر سے جانتے ہین مگر سکاکی شاعر نے بیچ کتاب مفتاح کے اس قول کو ترجیح دی ہی

فائدہ نسبت اجزای ارکان بحور کے بعض عروضی کا قول ہی کہ سبب تین قسم منقسم ہی دو قسم خفیف اور ثقیل تو اس رسالہ مین اپنی موقع پر مذکور ہو چکے ہین ایک باقی رہا اوسکو سبب متوسط کہتے ہین یعنی وہ کلمہ متوسط ہی جسکا ایک حرف متحرک اور دو ساکن ہون جیسے کار بار اور وتد کو بھی تین قسم کا بیان کرتے ہین تیسری قسم کو وتد کثرت کہتے ہین جسمین دو متحرک اور دو ساکن ہون جیسے جہان اور نہان اور فاصلہ کو بھی تین قسم بتاتے ہین تیسری قسم کو فاصلہ عظمی کہتے ہین اسمین پانچ حروف متحرک اور حرف ششم کو ساکن بتاتے ہین مگر یہ بیان پایۂ اعتبار سے ساقط معلوم ہوتا ہی

فائدہ نسبت زحافات کے بعض متقدمین ارباب عروض مثل ضیاء الدین خزرجی وغیرہ کا قول ہے کہ زحاف ساکن کرنے یا حذف کرنے سبب خفیف یا ثقیل کے حرف آخر کو کہتے ہین پس معلوم ہوا کہ حرف اول اور سوم و ششم جو لامحالہ حرف اول سبب یا وتد کا ہوگا مزاحف نہین ہوتا اور جو تغیرات اسمین واقع ہونگے اونکو صاحبان موصوفین بنام علل کہتے ہین مگر بعض کا قول یہ ہو کہ جملہ تغیرات بلا تخصیص حروف زحافات مین شامل ہین

فائدہ واضح ہو کہ بعضے عروضیون نے دائرہ مختلفہ سے سوائے بحور طویل اور مدید
اور بسیط کے دو بحر جدید انفکاک کی ہین یعنی عریض اور عمیق عریض کو جزو سوم
سے شروع کیا ہے یعنی مفاعیلن فعولن چار بار اور بحر عمیق کو جزو ششم
یعنی لن فعولن مفاعی کہ بروزن فاعلن فاعلاتن کے ہے چار بار مگر چونکہ ان
بحور مین کوئی شعر نظر سے نہین گذرا اسواسطے یہ دونون پایۂ اعتبار سے ساقط معلوم ہوتی ہین
اور بعض عروضیان فارسی مثل بھرام سرخسی اور بزرجمہر قمی اور امثال
انکی نے سوائے دائرہ ششگانہ مذکورہ کے ایک دائرہ اور بنام دائرہ منعکسہ
اپنے زعم مین پیدا کیا ہے اور بحور ذیل اوسمین پیدا کیے ہین صریم کبیر
بدیل صغیر اصم قلیب حمید سلیم اور حمیم اور ارکان اونکے
یہ قائم کیے ہین بحر صریم مفاعیلن فاعلاتن فاعلاتن دو بار بحر کبیر
مفعولات مفعولات مستفعلن دو بار بحر بدیل مستفع لن مستفع لن
فاعلاتن دو بار بحر قلیب فاع لاتن فاع لاتن مفاعیلن دو بار بحر حمید
مفعولات مستفعلن مفعولات دو بار بحر صغیر مستفعلن فاعلات مستفعلن
دو بار بحر اصم فاع لاتن مفاعیلن فاع لاتن دو بار بحر سلیم مستفعلن
مفعولات مفعولات دو بار بحر حمیم فاع لاتن مستفعلن مستفعلن دو بار
چونکہ بحور متحدثہ ہذا سابقہ بحور قدیمہ سابقہ کے باعتبار توحد ارکان اور
اوزان کے بعض بعض بحور مین مندرج ہو چکے ہین اور اونسے تغایر
کلی نہین رکھتے لہذا انکی تفصیل سے چندان فائدہ مترتب ہونیکی امید
نہین ہے پس اسیقدر اختصار بیان پر اکتفا کیا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چونکہ حمد و نعت کی حروف اور الفاظ کے اجتماع مین قافیہ سخن سنجان معنی پرور اور معنی پروران سخنور کا تنگ ہی لہذا مختصر اً مطلب لابدی حوالۂ قلم مدعا رقم کیا جاتا ہی کہ قافیہ کے معنی لغت مین از پے رونده کے ہین اور یہ لفظ مشتق قفا و قفو سے ہی جسکے معنی از پی رفتن کے ہین اور چونکہ یہ بھی در پے بیت یا الفاظ بیت یا اکثر دیری اونکی واقع ہوتا ہے تو گویا در پے اونکے جاتا ہی لہذا اسکا نام قافیہ رکھا اور اصطلاح شعرا مین اوس مجموع سے عبارت ہی جو تکرار الفاظ متشابہ الاواخر ساتھہ لفظ متغائر المعنی کے اواخر مصراع یا بیت مین واجب ہو یا مستحسن اس شرط پر کہ مستقل تلفظ مین نہو بلکہ جزو لفظ ہو یا بمنزلہ جزو لفظ کی ہو اور جزو کلمہ اوسکو کہتے ہین جسکے علحدہ کرنے سے لفظ مذکور بیمعنی ہو جاتی اور بمنزلہ جزو کلمہ اوسکو کہتے ہین جسکے جدا کرنے سے لفظ بمعنی باقی رہی جیسے عجم کا میم جزو کلمہ ہی اور گفتم کا میم بمنزلہ جزو کلمہ ہے اور واجب اوسکو کہتی ہین جسکا قافیہ مین لانا ضرور ہو جیسے بسمل کا قافیہ دل یا شاغل لانا واجب ہی اور مستحسن وہ ہے جسکا قافیہ مین لانا احسن ہو جیسی عامل کا قافیہ کامل لانا اور شمایل کا قافیہ حمایل لانا احسن ہی

فائده واضح ہو کہ قافیہ مین اختلاف آرائی و اقوال واقع ہی ابو الحسن اخفش کا قول ہی کہ تمام کلمۂ آخر بیت کا قافیہ ہوتا ہی اور بعض نصف کلمہ مذکور کو قافیہ کہتی ہین اور ابو علی اور ابو عباس صرف حرف روی کو قافیہ قرار دیتے ہین اور حرف روی حرف آخر کلمہ کو کہتے ہین جیسے رای مہملہ گوہر اور اختر کا اور بہار اور غبار کا

اور نزدیک خلیل ابن احمد امام عروضیان اور سکاکی شاعر اور مولانا رفیع الدین وغیرہ کے حرف ساکن آخر بیت سے اوس ساکن تک قافیہ ہی جو قبل ساکن مذکور کے واقع ہوا ہو عام اس سے کہ وہ حرف ساکن بواسطہ ہو جیسے فاع مین یا بواسطہ بعض حروف متحرک کے اور وہ کبھی ایک ہو جیسے لام فعولن کا اور کبھی دو جیسے عین اور لام فاعلن کا اور گاہ تین ہون جیسے عین ولام و تا مفاعلتن کا اور کبھی چار جیسے فا اور عین اور لام اور تا فعلتن کا اور نسبت حرف ماقبل ساکن اول کے بھی دو روایتن ہین محقق طوسی صرف حرکت ماقبل کو داخل قافیہ کرتے ہین نہ حرف متحرک کو جسکی وہ حرکت ہی اور سکاکی شاعر اوس حرف متحرک کو بھی شامل قافیہ کرتے ہین مگر بہتر تعریف قافیہ کی یہ ہی جو معلوم ہوتی ہی کہ وہ اجتماع اوسکا ہی جو تکرار حاصل ہو بغیر استقلال بیچ الفاظ مختلفہ بحسب لفظ و معنی یا بحسب لفظ تنہا یا معنی تنہا آخر مصراع یا ابیات مین یا جو بمنزلہ آخر مصراع یا ابیات ہو اسمین چند تغیر استقلال کے اسواسطے کیے گئے کہ اگر مستقل ہوگا تو ردیف مین شمار کیا جاویگا مثال مختلف اللفظ والمعنی کے یہ ہی لمولفہ ؎ سوزش عشق سے ہو دیدۂ تر گر پیدا ❊ کیا عجب ہو جو بیابان سے سمندر پیدا ❊ اسمین گر اور سمندر کا قافیہ مختلف اللفظ والمعنی ہی مثال مختلف اللفظ تنہا کی لمولفہ ؎ میری جون برگ گل تازہ زبان ہو ❊ جو وصف لب مین وہ رطب اللسان ہو ❊ اسمین زبان اور لسان مختلف اللفظ ہین گو متفق المعنی ہون مثال مختلف المعنی تنہا کی یہ ہی لمولفہ ؎ کھڑی ہی تیغ سنبھالو کمر میان باندھو ❊ ہماری قتل پہ جلدی تم اب میان باندھو ❊ اسمین مصرعہ اول مین لفظ میان خطاب نسبت قاتل کے ہی اور مصرعہ ثانی مین بمعنی کمر اور اسکو مقید باخر ابیات اور مصاریع اسواسطے کہا گیا کہ قوافی مطالع اور مثنویات اور ابیات اور قصاید اور غزلیات اور رباعیات اور قطعات مین شامل رہے مثال مطلع لمولفہ ؎ تکرار دین ہی بس بخدا برہمن عبث ❊ پندار جاہلانہ ہے یہ تو و من عبث ❊ مثال مثنوی از گلزار نسیم ؎

گل کا جو الم چمن چمن ہے
گلچین نے وہ پھول جب اڑایا
وہ سبزہ باغ خواب آرام
جاگی مرغ سحر کے غل سے
منھ دہوتے جو آنکھ ملتی آئی
دیکھا تو وہ گل ہوا سوا تھا
گھبرا گئی کہ ہین کدہر گیا گل
ہی ہے میرا پھول لیگیا کون
ہاتھ اوسپر اگر پڑا ہین ہی
نرگس تو دیکھتا کدہر گیا گل
سنبل میرا تازیانہ لانا
ٹھرائی خواصین صورت بید
نرگس نے نگاہ بازیان کین
پتہ بھی سے کو جب بنایا
اتنوںمین سے پھول لیگیا کون
شبنم کے سوا چرانیوالا
جس کف مین وہ گل ہو داغ ہوجائے
بولی وہ بکاولی کہ افسوس
آنکھوںسے عزیز گل مرا تھا
نام اوسکا صبا نہ لیتی تھی مین
گلچین کا جو ہی ہاتھ ٹوٹا
او خار ترا پڑا نہ چنگل
او باد صبا ہوا نہ بتلا

یون بلبل خامہ نغزہ زن ہے
اور غنچۂ صبح کھل کھلایا
یعنی وہ بکاولی گل اندام
اوٹھی نکہت سی فرش گل سے
پر آب وہ چشم حوض پائی
کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا
جھنجلائی کہ کون دیگیا جل
ہے ہے مجھے خار دیگیا کون
بو ہوسکے تو گل اڑا ہین ہی
سوسن تو بتا کدھر گیا گل
شمشاد انہین سولی پر چڑھاتا
اک ایک سے پوچھنے لگی بھید
سوسن نے زبان درازیان کین
کہنے لگی کیا ہوا خدایا
بیگانہ تھا سبزہ کے سوا کون
اوپر کا تھا کون آنے والا
جس گھر مین ہو گل چراغ ہوجائے
غفلت سے یہ پھول پڑی اوس
پتلی وہی چشم حوض کا تھا
اوس گل کو ہوا نہ دیتی تھی مین
غنچے کے بھی منہ سے کچھ نہ پھوٹا
مشکین گس لین نہ تو نے سنبل
خوشبو ہی سنگھا بتا نہ بتلا

بلبل تو چہک اگر خبر ہے | گل تو ہی مہک بتا کدھر ہے
لرزان تھی زمین یہ دیکھ کہرام | تھی سبزہ سے راست مو براندام
اونکلی لب جو یہ رکھکر شمشاد | تھا دم بخود اوسکی سنکے فریاد
جو خشک تھا سو بیخ مین کھڑا تھا | جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا
رنگ اوسکا لگا غرض بدلنے | گلبرگ سے کفت لگی وہ ملنے
بدلے کی انگوٹھی ڈھیلی پائی | دست آویز اوسکے ہاتھ آئی
خاتم تھی نام کی نشانی | انسان کی دست برد جانی
ہاتھون کو ملا کہا کہ ہیہات | خاتم بھی بدل گیا ہے بذات
جسنے مجھے ہاتھ سے لگایا | وہ ہاتھ لگے کہین خدایا
عریان مجھے دیکھکر گیا ہے | کھال اوسکی جو کھینچیے سزا ہے
یہ کہکے جنون مین ہو غضبناک | خون روئی لباس کو کیا چاک
گل کا سا لہو بھرا گریبان | سبزہ کا سا تار تار دامان
دکھلا کے کہا سمن پری کو | اب چین کہان بکاولی کو
تھی لبکہ غبار سے بھری وہ | آندھی سی اوٹھی ہوا ہوئی وہ
کہتی تھی پری کہ اوڑ کے جاتی | گلچین کا کہین پتا لگاتی
ہر باغ مین پھولتی پھری وہ | ہر شاخ مین جھولتی پھری وہ
جس تختہ مین مثل باد جاتی | اوس رنگ کی گل کی بو نہ پاتی
بیوقت کسیکو کچھ ملا ہے | پتا کہین حکم بن ملا ہے

مثال قصیدہ اسد اللہ خان متخلص بغالب

نازم بہ گرانمایگی دل کہ ز سودا | ہر قطرۂ خون یافتہ پرواز سویدا
اجزاے وجودم ز گدازی کہ نہان یافت | یا بود بدان شیوہ کہ دل گشت سراپا
درباب مذاق ستم ز کلامم کہ نباشد | میناے مرا پنبہ بغیر از کف دریا
نال قلم از جوش گداز دل خونشم | سیراب بود ہمچو رگ ابر ز دریا

رخشانی معنی دہد از پردہ لفظم	چون شمع ز فانوس و می لعل ز مینا

مثال غزل از مؤلف

عشاق کا کیا تیرے کرے ہی مستقر آتش	اوسمین تو جدہر دیکھو بھڑکی ہی ادھر آتش
کیا اور سلے عشق ہے جز آتش سوزان	شعلہ شجر عشق ہی اوسکا ثمر آتش
کیا آتش دوزخ سے ڈراتا ہی تو زاہد	دل آگ ہی تن نار ہے سیر اجگر آتش
اعجاز دکھاتی ہین غضب آتشین رخسار	دریا مین لگاتی ہین نہا کر یہ اگر آتش
تحریر تھا احوال دل سوختہ جسپر	خط دیکھتے ہی ہو گیا بس فتنہ گر آتش
بارش سے جلا اور زیادہ دل مضطر	پانی سے ہوئی ہجر مین پیدا اگر آتش
نادان سمجھتے ہین اسے راحت دل لیک	دانا کی نظر مین ہی یہ سب لعل و زر آتش
تم ہر دنہ سمجھو اسے ای عرش کی لوگون	واللہ لگا دیگی یہ آہ سحر آتش
رخسار دکھا عاشق دلسوز کو کافر	قرآن دکھاتی ہین لگی ہے جدہر آتش

مثال قطعہ لمؤلفہ

اسمین عجب طرح کا دلا سوز و ساز ہی	مین کیا کہون کہ کیا ہی گل گلرخان کی آگ
وصلت مین سازگار دل محو دید ہی	ہجران مین یہ جلاتی ہی جیسی جہان کی آگ

مثال رباعی

رباعی بھی مثل قطعہ کے ہوتی ہے فرق اسقدر ہی کہ رباعی مین مصراع شعر اولین قافیہ دار ہوتے ہین اور مصرعہ چہارم اور قطعہ مین خصوصیت اسکی نہین کہ ہر دو مصراع شعر اولین قافیہ دار ہون بلکہ اخیر مصرعہ ہر دو شعر قافیہ دار ہوتا ہے اور اوزان رباعی کی مخصوص ہین

رباعی میر درد صاحب

دنیا مین بہت کیا پر دیکھا ہمنے	دیکھا تو عجب طرح کا لیکھا ہمنے
بینائی نہ تھی تو دیکھتے تھے سب کچھ	جب آنکھ کھلی تو کچھ نہ دیکھا ہمنے

فائدہ واضح ہو کہ اوپر تعریف قافیہ مین بیان ہو چکا ہی کہ جو آخر مصراع یا ابیات

ہین ہو یا جو بمنزلۂ آخر مصراع یا ابیات ہو اُس سے مراد یہ ہی کہ جو قوافی قبل از ردیف آخر واقع ہوتے ہین وہ بمنزلۂ آخر بوجہ اشتمال ساتھہ ردیف کے کھلاتی ہی جیسے اس شعر مولف مین

وحشت کا نیا درس لیا دیکھیے کیا ہو	صحرا کا ورق ہمنے پڑھا دیکھیے کیا ہو

فائدہ جاننا چاہیے کہ حروف مشہورہ قافیہ بہ تفصیل ذیل نو ہین تاسیس دخیل ردف قید روی وصل خروج مزید اور نایرہ اور کسی اوستادنے ان سبکو ایک قطعہ فارسی مین بترتیب بیان کیا ہے

قطعہ

قافیہ در اصل یکحرف است وہشت آنرا تبع	چار پیش و چار پس این مرکز انہا دایرہ
حرف تاسیس و دخیل و ردف و قید انگہ روی	بعد از ان وصل و خروج است و مزید و نایرہ

گو حرف اصلی قافیہ کا حرف روی ہی اور آٹھہ حروف جو تبع اوسکے ہین منجملہ اونکی چار ماقبل اوسکے یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور قید ہین اور چار مابعد اوسکی یعنی وصل اور خروج اور مزید اور نایرہ واقع ہوتی ہین مگر محقق طوسی صاحب معیار الاشعار ان جملہ حروف کو قافیہ مین شمار نہین کرتے اونکا قول ہے کہ صرف حرف روف اور حرف روی مفرد اور روی مضاعف اور وصل یہ چار حروف قافیہ ہین اور جو باقی خروج وغیرہ ہین وہ شامل ردیف شمار کیے جاتے ہین چونکہ حرف روی کو حرف اصلی قافیہ کا منظور کیا گیا ہی لہذا اول تعریف حرف روی کی کرنا لازم آیا۔ روی بفتح راء مہملہ وکسر واو وسکون یای تحتانی اوس حرف آخر قافیہ کو کہتے ہین جسپر مدار قافیہ کا ہو خواہ وہ حرف اصلی ہو یا بمنزلہ حرف اصلی قافیہ کے واقع ہوا ہو حرف اصلی اوسکو کہتے ہین جو حرف نفس کلمہ ہو جیسے لام دل اور گل کا اور بمنزلہ حرف اصلی اوسکو کہتے ہین جو حرف نفس کلمہ نہو مگر کثرت استعمال سے بقاعدہ جزو کلمہ ہوگیا ہو جیسے الف دانا اور بینا کا مثلاً یای موحدہ اس شعر مولف مین اصلی ہی

بیت

رخ سے جو اپنے اولٹو ذرا پردہ نقاب　　دیکھو ابھی تو ہوتا ہی شرمندہ آفتاب

اور شعر مندرجہ ذیل مین رای مہملہ رنجور بمنزلہ اصلی کی ہی ۵

اندنون نامہ بر ہے بس رنجور　　کون لیجاسے نامہ اوتنی دور

بعضون کا یہ قول ہی کہ روی مشتق ری سے ہی اور ری کے معنی لغت مین سیراب شدن کے ہین پس جسطرح تشنہ پانی پینے سے سیراب ہو جاتا ہے اوسیطرح بیت حرف روی کے تتبع سے سیراب ہوتی ہی یا متکلم بسبب روی کے تکلم سے سیراب ہوتا ہے اور بعضے روی کو مشتق رواسے کہتے ہین اور روا کے معنی لغت مین اوس رسّے کے ہین جس سے شتر پر بار بستہ کرتے ہین اور چونکہ اشعار قافیہ سے اور قافیہ روی سے خصوصیت خاص کر لیتا ہی تو گویا ابیات اس سے بستہ ہوتی ہین اور بعض کا یہ قول ہی کہ روی بروزن فعیل اسم فاعل ہی بمعنی باہم تابندہ یعنی جسطرح تابندہ رسن یعنی رسّے بٹنے والہ اجزاے ریسمان کو باہم تابندہ کرتا ہی یعنی بٹتا ہے اوسیطرح یہ حرف روی بھی ابیات کو باہم جمع کرتا ہے اسواسطے بوجہ اشتباہ اسکو روی کہتے ہین اور اگر حرف بمنزلہ اصلی کو روی قرار دین تو چاہیئے کہ اسی قافیہ مثل رنجور اور مزدو کو برابر چند ابیات مین نہ لادین تو عیب مین شمار نہوگا ورنہ برابر اسی قافیہ کا لانا معیوب ہی اور اگر قافیہ تر اور سر ہو اور ردیف ہم تو اوسمین لفظ مرہم کا قافیہ لانا یا جو حرف زائد مشہور البتہ ہین اونکو نفس کلمہ تصور کر کے حرف آخر قرار دین اور مقابلہ قافیہ غم والم لفظ نہم یا کنم لاوین تو اگر بضرورت تنگی قافیہ ایک بار لاوین تو مضایقہ نہین ہے ورنہ بار بار لانا خالی از عیب نہوگا ۞

فائدہ واضح ہو کہ جو چار حروف ماقبل حرف روی کے واقع ہوتے ہین اونکا بیان بترتیب کیا جاتا ہی اول تاسیس لغت مین تاسیس کے معنی بنیاد افگندن کے ہین اور چونکہ بنیاد ابتدای حروف قافیہ کے اسی حرف سے ہی کیونکہ حرف

ماقبل اوسکا داخل قافیہ مین نہین ہوتا لہذا اس حرف کا نام تاسیس رکھا اور جس قافیہ مین رعایت اس صنعت کی ہو اوسکو قافیہ موسسہ کہتے ہین اور اصطلاح مین تاسیس وہ الف ہی جو ماقبل حرف روی سے ہو اور اوسکے اور حرف روی کے درمیان مین ایک حرف متحرک کا واسطہ ہو عام اس سے کہ وہ حرف متحرک مضموم ہو یا مفتوح خواہ مکسور ہو اور اس حرف متحرک متوسط کو دخیل کہتے ہین مثال حرف متوسط مضموم جیسے تجاہل اور تساہل اور مثال مفتوح جیسے داور اور یاور اور مثال مکسور جیسے حایل اور قایل ہین اور التزام حرف تاسیس کا شعر مین ضروری اور لابدی نہین ہی یعنی یہ ضرور نہین کہ شاعر اسکا التزام ضرورتاً ملحوظ رکھے ہان اگر لزوم کرے تو مستحسن ہوگا ورنہ قافیہ بادر کا ساتھ گوہر کے اور دل کا ساتھ سایل کے اور گل کا ساتھ تغافل کے ہو سکتا ہے مثال حرف تاسیس کی اس غزل مولف مین ہی غزل

ارزو مے بہتری ہی چرخ سے غافل عبث	کیون وصال یار کا اوس سے ہی سایل عبث
پردۂ فانوس سے کب ہو حجاب نور شمع	چہرۂ پرنور پہ ہی یہ نقاب حایل عبث
ہجر مین خود جائیگی یہ جان برلب آمدہ	ای اجل سینے مین اوسکے کیون ہی تو داخل عبث
نیر دم کا ہی بھروسا دمبدم عاشق کو آہ	اوس سے کیون منہہ موڑتا ہی خنجر قاتل عبث

دوم دخیل لغت مین دخیل کے معنی درآیندہ کے ہین اور چونکہ یہ حرف درمیان مین تاسیس اور روی کے درآتا ہے یعنی داخل ہوتا ہے اسوجہ سے اس حرف کا نام دخیل رکھا جیسے واو دلاور اور یا ورکا اور یای تحتانی سایل اور مایل کی اور رعایت تکرار اس حرف کی بھی لازم اور ضروری نہین ہی گو مستحسن ہی ورنہ قافیہ کامل کا ساتھ سایل کے آسکتا ہی مگر کوئی شاعر الف تاسیس اور حرف دخیل کا جو خواہ حرف معین ہو یا مختلف تمام غزل یا قصیدہ وغیرہ مین التزام مرعی اور ملحوظ رکھے تو اگر ایک دو قافیہ مین اس سے عدول بھی کرے تو جائز ہی بعضے تکرار تاسیس کو قوافی مین مثل حرف روی کے لازم جانتے ہین تو وہ اس

حرف دخیل کو حایل کہتے ہین اسواسطے کہ وہ حایل ہی درمیان دو حروف واجب التکرار کے
سوم ردف لغت مین ردف کے معنی چیزے کہ در پے چیزے باشد کے ہین اور چونکہ
اصل حرف قافیہ کا روی ہی اور یہ حرف در پے اوسکے ہوتا ہی لہذا اسکا نام ردف کیا
اور ایک توجیہ یہ ہی کہ عرب مین بایام جہالت یہ رسم تھی کہ ایک شخص جانشین بادشاہ کا
ہوتا تھا اور ہر کام مین ثانی اوسکا شمار کیا جاتا تھا اور دربار مین بطرف راست اوسکے
بیٹھتا تھا اوسکو ردف کہتے تھے پس یہ حرف بھی جو ملازم حرف روی کا ہی اسواسطے
اسکو بھی اوس نام سے تعبیر کرتے ہین اور ایک روایت یہ ہی کہ ردیف اور ردف دو ستارہ ہین
پاس نسر طایر کے اور چونکہ حرف ردیف اور حرف ردف بھی پاس حرف روی کے
ہوتے ہین لہذا حرف ماقبل روی کا نام ردف اور حرف مابعد روی کا نام ردیف رکھا گیا
اور اصطلاح شعرا مین اون حرف مدہ قبل روی یعنی الف ساکن جسکا ماقبل مفتوح ہو
اور یای ساکن سے جسکا ماقبل مکسور ہو اور واو ساکن سے ہی جسکا ماقبل مضموم ہو
ہو اسواسطے کسی حرف متحرک کے اور یہ دو قسم پر ہے ایک ردف مفرد جسکو ردف اصلی بھی
کہتے ہین اور دوسرا ردف زائد مثال ردف مفرد کے جیسے الف جان اور جہان کا
اور واو چون اور خون کا اور یا زمین اور رنگین کا اور ردف زائد اوس حرف ساکن کو
کہتے ہین جو درمیان ردف مفرد اور روی کے فاصل واقع ہوا ہو اور یہ حروف ساکن
خوند اتلاش یعنی حروف معلوم ہوتے ہین یعنی خای معجمہ اور رای مہملہ اور سین مہملہ
اور شین معجمہ اور فا اور نون جنکو کسی شاعر نے ایک بیت مین جمع کیا ہی بیت

ردف زائد شش بود ای ذو فنون	خا و را و سین و شین و فا و نون

مثال خای معجمہ تاخت اور باخت مین اور رای مہملہ کارد اور آرد مین اور سین
کاست اور راست مین اور شین معجمہ کاشت اور داشت مین اور فا یافت
اور بافت مین اور نون ماند اور خواند مین اور جو قافیہ مشتمل اوپر ردف کے ہو
اوسکو مردف بسکون رای مہملہ و فتح دال بے نقط کہتے ہین اور جس ردف اور
روی کے درمیان حرف ساکن نہ آیا ہو اوسکو مردف بردف مفرد کہتے ہین

اور جسمین حرف ساکن واقع ہوا ہو اوسکو مردف بردف مرکب کہتے ہین خواجہ نصیر الدین طوسی ردف زائد کو داخل ردی کرتے ہین اور اوسکو ساتھہ نام ردی مضاعف کی تعبیر کرتے ہین اور حرف زائد مشابہ حروف ساکن شش گانہ مذکورہ بالا بھی ایزاد کر کے سات حروف ساکن قرار دیتے ہین اور مثال اوسکی فرشک بمعنی عشق پیچہ اور عرند بمعنی قسمی از نشست بطور طفلان تحریر کرتے ہین اور کاف اور دال ان دونون لفظومنین زیادہ کرتے ہین کیونکہ لفظ فرش اور عرن بغیر کاف اور دال کے بھی دو ہی معنی رکھتے ہین جو اوپر مذکور ہوتے ہین

فائدہ واضح ہو کہ لانا ردف قافیہ معروف اور مجہول کا شعرای عجم جائز رکھتے ہین معروف اوسکو کہتے ہین جو باشباع پڑھا جاے جیسے واو نور کا اور یا تیر کی اور مجہول اسکے برعکس ہی یعنی جیسے واو گور کا اور یا سیر کی اور اہل عرب اجتماع واو اور یا کا ردف مفرد مین درست جانتے ہین جیسے عمود اور حمید اور اس قسم کا قافیہ اونکے اشعار مین بکثرت مستعمل ہوتا ہی مگر مولوی جامی اجتماع معروف اور مجہول کو بھی داخل عیب تحریر کرتے ہین گو اونہون نے خود بھی اس قسم کا قافیہ استعمال کیا ہی کمال اسمعیل کے قافیہ نیکی اور نزدیکی پر اعتراض مولوی جامی کا ہے رباعی کمال اسمعیل کی یہ ہی رباعی

با دل گفتم کہ یار ہی ای دل نیکی	گز من دوری بیار من نزدیکی
دل گفت کہ با دہان و زلفش عمر یست	می سازم من بہ تنگی و تاریکی

اور خود مولوی جامی کا مطلع یہ ہے مطلع

من نہ تنہا خواہم این خوبان شہر آشوب را	کیست در شہر آنکہ خواہان نیست روی خوب را

مگر یہ اعتراض مولوی جامی کا قابل تسلیم نہین ہی کیونکہ اکثر شعرا نے اس قسم کی ردف قافیہ کو استعمال کیا ہی چنانچہ حکیم سنائی ؎

با وجودش ازل پذیر آمد	یکہ آمد ولیک دیر آمد

ظہوری

عشق آورد در ستیز مرا	کندی عقل گرد تیز مرا
خوش ظهوری بجام جوشیہا	کرد در غور کی مویز مرا

اردو مین بھی سودا کا قول ہے ؎

سا طرح ہمنے صنم نالہ شبگیر کیا	آہ ایک روز ترے دل مین نہ تاثیر کیا
حشر مین بھی نہ اوٹھون یسکہ اذیت پائی	زندگانی دو عالم سے مجھے سیر کیا

بعض نسبت الف ردف کے بھی معروف اور مجہول کا گمان کرتے ہین جیسے بخوان آور بدان مین کہ لفظ بخوان مین بوی فتحہ اور ضمہ دونون پائی جاتی ہی اور بدان مین صرف فتحہ کی اور کبھی یاء مجہول کو جسکا امالہ کلمات عربی کے ساتھہ کیا ہو ایک شعر مین جمع کرتے ہین جیساکہ اس شعر انوری مین ؎

تا ماہ رویم ازمن رخ در حجیب دارد	نی دیدہ خواب دارد نی دل شکیب دارد

حرف قید

چہارم قید لغت مین قید کے معنی بندگی ہین اور اصطلاح مین وہ حرف غیر ردف کا ہی کہ بے فاصلہ قبل حرف روی کے واقع ہوتا ہی اور چونکہ تغیر اس حرف کا روا نہین رکھا گیا اور تکرار اسکی لازم متصور ہوئی ہی پس گویا ایک بندھی اوپر حرف قید کے اور یہ بھی ایک وجہ ہی کہ یہ حرف قید ہے درمیان دو حرفوں کے لہذا اسکا نام قید رکھا یہ حرف قید فارسی مین دس ہین اور اونکو کسی اوستاد نے اس قطعہ مین جمع کیا ہے قطعہ

گر حروف قید را اگیرند یاد	نیست در لفظ عجم از دہ زیاد
با و خا و را و زا و سین و شین	عین و فا و نون و ہا باشد یقین

چنانچہ امثلہ اونکے بترتیب ذیل مین درج ہوتی ہین مثال بای موحدہ ابر اور صبر مین خای معجمہ رخت او رسخت مین رای مہملہ فرد اور درد مین زای معجمہ عزم اور رزم مین سین مہملہ ہست اور بست مین شین معجمہ زشت او ہشت مین غین معجمہ مغز اور نغز مین فا گفت اور سفت مین نون رنگ اور سنگ مین ہای مختفی مہر اور زہر مین سوا ے انکے اور بھی چند حروف ہین جو بمنزلہ حروف قید

آسکتی ہین جیسے تای مثنات فوقانی چتر مین اور لام کلک مین الغرض جو حرف ساکن غیر مدہ قبل حرف روی بفاصلہ واقع ہو وہ حرف قید ہے اور اختلاف اور تغیر اسکا روا نہین ہی مگر بعض شعرا نے برعایت قریب المخرج ہونیکی جس سے فرق تلفظ مین کمتر معلوم ہو روا رکہا ہی مثلاً سعدی ذبحر اور شہر کا قافیہ اس شعر مین باندہا ہی ؎

چہ مصر و چہ شام و چہ برو چہ بحر		ہمہ روستا نید و شیراز شہر

اور عربی مین سوائے حرف الف کے اور جملہ حروف حرف قید مین شمار کیے جاتے ہین اور صاحب معیار الاشعار اس حرف قید کو داخل حرف ردف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ردف وہ حرف ساکن ہی جو ماقبل حرف روی کے بواسطہ واقع ہو عام اس سے کہ وہ حرف مدہ ہو خواہ غیر

فائدہ اب اون چار حرفون کا بیان کیا جاتا ہی جو مابعد حرف روی کے واقع ہوتے ہین منجملہ اونکے اول حرف وصل ہے لغت مین وصل کے معنی پیوستن کے ہین اور چونکہ یہ حرف ساتھ حرف روی کے پیوستہ ہوتا ہی لہذا اسکا نام حرف وصل رکھا اور اصطلاح شعرا مین اوس حرف زائد سے مراد ہی جو ساتھ حرف روی کے پیوند کھاوے خواہ وہ حرف مشہور الترکیب ہو جیسے میم بیچ قافیہ کام اور دوارم کے کہ رائے مہملہ حرف روی ہی اور میم حرف وصل یا غیر مشہور الترکیب ہو جیسے ہا بیچ قافیہ لالہ و پیرکالہ مین کہ لام حرف روی ہی اور ہای مختفی حرف وصل بشرطیکہ ہا اسمین ظاہر پڑہا جاے اور تکرار حرف وصل کی مرعی رکھنا واجبات سے ہی حروف وصل فارسی مین دس ہین جیسے اس شعر مین کسی استاد نے جمع کیا ہی

ہمزہ الف ہم دال و تا و یا و میم		میم و کاف و نون و ہا و حرف شین

ایک قطعہ کسی استاد کا ان حروف وصل کے بارہ مین بہت محیط ہے لہذا اوسکا بھی درج کرنا مناسب متصور ہوا قطعہ

دہ بود وصل فارسی گو را		الف و دال و کاف و ہا و یا
حرف جمع و اضافت و مصدر		حرف تصغیر و رابطست دگر

مگر عند التحقیق ان حروف پر بھی حصر نہین ہی اور بھی چند حروف ہین جیسے یای مجہولہ در باب آور اسباب مین اور الف نگارا آور خداوندا آور پروردگارا آور گویا آور جویا مین اور جیم فارسی دیباج مین اور رای مہملہ انگشتر مین اور کاف فارسی بندگی اور شرمندگی مین اور جو اوپر لکھا گیا ہی کہ حرف وصل ساتھہ حرف ردی کے پیوند کھاوے اوس سے مراد یہ ہی کہ اپنے حرف ماقبل یعنی حرف ردی سے لیکر ایک کلمہ یا جزو کلمہ بنجاے اور اپنے حرف مابعد سے ملکر کلمہ علیحدہ نہ بنے کیونکہ اگر اپنے مابعد سے ملکر کلمہ علیحدہ بنجایگا تو اوسکو ردیف کہینگے پھر حرف وصل نرہیگا جیسے اس شعر مین ؎

ہر چند غنی و بینوا است	درویش غنی ز اغنیا است

اسمین بوجہ علیحدہ کلمہ ہونیکے حرف است ردیف ہی اور اس شعر مین ؎

اگرچہ بہ درویش بس بینوا است	بصورت بمعنی غنی ز اغنیا ست

چونکہ است لفظ بینوا اور اغنیا سے شامل ہوکر ایک جزو کلمہ بنجاتا ہی لہذا اسمین حرف سین حروف وصل ہی اور حرف تا حرف خروج دوم خروج لفظ خروج بضمتین کے معنی لغت مین بیرون آمدن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین وہ حرف ہے جو ساتھہ حرف وصل کے بیفاصلہ پیوند کھاے یعنی ملجاے جیسے نگاریم اور شماریم مین یای تحتانی حرف وصل ہے اور میم جو اوس سے ملا ہی حرف خروج ہے اور اسیطرح دیدمی اور چیدمی مین میم حرف وصل اور یای تحتانی خروج ہی اور دیدست اور شنیدست مین میم حرف وصل اور تای فوقانی خروج ہی اور اس شعر مین ؎

عاشق کی بھی ہین کٹتی کیا خوب طرح راتین	دو چار گھڑی رونا دو چار گھڑی باتین

یای تحتانی حرف وصل ہی اور نون حرف خروج

فائدہ واضح ہو کہ مولانا یوسف عروضی کا قول ہی کہ خروج کوئی حرف نہین ہی اور محقق طوسی اتباع اور تائید اس قول کی کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ حرف وصل کا متحرک نہین ہوتا بس دوسرا حرف کیونکر اوس سے پیوند کھا سکتا ہی اور مولانا صہبائی فرماتے ہین کہ مولانا یوسف عروضی حرف خروج کو شامل

حرف خروج

حرف وصل سے کہے ہیں جیسے حرف مابعد نایرہ کو متاخرین شامل نایرہ شمار کرتے ہین ۔ تیسرا حرف مزید ہی لغت مین مزید کے معنی زائد کردہ شدہ کے ہین اور یہ حرف جو اوپر حرف خروج کے زائد کیا جاتا ہی لہذا اسکا نام مزید رکھا ہی اور اصطلاح مین وہ حرف ہی جو حرف خروج سے ملتا ہی جیسے حرف نون اس شعر مین میر تقی کے

تلوار غرق خون ہی آنکھین گلابیان ہین		دیکھین تو تیری کبتک یہ بیحجابیان ہین

اسمین بای موحدہ حرف ردی ہی اور یای تحتانی حرف وصل اور الف خروج اور نون مزید ہی اور رعایت اور تکرار مزید کے قافیہ مین واجب ہی اور بعضے مزید کو زائد بھی کہتے ہین چوتھا حرف نایرہ ہی لغت مین نایرہ کے معنی رمندہ یعنی رم کرنیوالے کے ہین اور یہ حرف جو اوپر کنارہ حرف قافیہ کے واقع ہوتا ہی تو گویا یہان حرف قافیہ سے رم کیے ہوئے ہی اور ایک کنارے پر ہی اسواسطے اسکا نام نایرہ رکھا اور ایک روایت یہ ہی کہ نایرہ مشتق نار سے ہی اور نار کے معنی آتش کے ہین پس جیسے شعلہ آتش ہمیشہ مضطرب اور بھاگنے والا ہوتا ہے اوسیطرح یہ حرف بھی حرف قافیہ سے رم کرتا ہی اور کنارہ پر واقع ہی گویا سب سے رم کرتا ہی اور اصطلاح شعرا مین عبارت اوس حرف سے ہی جو حرف مزید سے ملا ہو اور یہ حرف اگر ایک ہو تو اوسکو نایرہ کہتے ہین اور اگر ایک سے زائد ہو تو اوسکو نایرہ بر نایرہ کہتے ہین جیسے اس شعر مین بیت

یاد آتی ہین جو زلفون کی تری اولجھاوٹین		بھول جاتا ہی دل صد چاک سب سلجھاوٹین

اسمین الف حرف ردی ہی اور واو حرف وصل اور تای فوقانی ہندی حرف خروج اور یای تحتانی حرف مزید اور نون نایرہ ہی اور مثال نایرہ بر نایرہ کی جیسے لفظ سیر دستیمش یعنی سیر کیا ہی تجکو مینے اوسکو اسمین دال حرف ردی ہی اور سین مہملہ وصل اور تای فوقانی خروج اور یای تحتانی مزید اور میم و شین معجمہ نایرہ بر نایرہ ہی اور جو کوئی اور حرف اسکے مابعد آوے وہ بھی نایرہ مین شمار کیا جاویگا اور بعض کا قول ہی کہ جو حرف نایرہ سے زیادہ واقع ہو وہ حکم ردیف مین ہی اور رعایت تکرار

اس حرف نایرہ کی بھی اشعار مین واجب ہی اور بعضے نایرہ کو نایرہ بھی کہتے ہین مگر قافیہ جسمین واقع ہو فارسی مین قلیل الاستعمال ہی اور اردو مین واقع نہین ہوتا

فائدہ آب بیان حرکات قافیہ کا کیا جاتا ہے حرکات قافیہ مین جیسے کسی شاعر نے اس شعر مین جمع کیا ہی ؎

رس واشباع وحذو توجیہ است	باز مجرے شمار و باز نفاذ

منجملہ انکے اول رس ہی اور رس بالتشدید کے معنی ابتدا کردن کے ہین اور چونکہ ابتدای حرکات قافیہ اس سے ہوتی ہے لہذا اسکا نام رس رکھا اور بعض اسکے معنی ظاہر ساختن چیزے پنہان کے اور بعض چاہ کہنہ اور خراب کے تحریر کرتے ہین اور اصطلاح قافیہ مین حرکت حرف ماقبل حرف الف تاسیس کو کہتے ہین اور یہ سوای فتحہ کے اور نہین ہوتی جیسے حرکت قاف اور سین کی قافیہ قایل اور سایل مین اور تکرار اس حرکت کی ساتھہ حرف تاسیس کی واجب ہی مگر بعضے جو حرف تاسیس کو حروف قافیہ مین شمار نہین کرتے وہ اس حرکت کو بھی منجملہ حرکات قافیہ تصور نہین کرتی دوم اشباع لغت مین اشباع بالفتح کے معنی سیر کردن اور دراز کردن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین حرکت حرف دخیل کی ہی اور یہ حرکت حرکات ثلثہ ہوتی ہی یعنی فتحہ اور کسرہ اور ضمہ تینون ہوتے ہین جیسے فتحہ یاور اور داور مین اور کسرہ سایل اور مایل مین اور ضمہ تغافل اور تساہل مین اور اختلاف اس حرکات کا جائز نہین ہی اگر قافیہ مشتمل ساتھہ حرف وصل کے نہو اور اگر قافیہ وصل کے ساتھہ شامل ہو تو اختلاف جائز ہے جیسے اس شعر مین سعدی کے ؎

چو خواھد کہ ویران کند عالمے	نہد ملک در پنجہ ظالمے

اسمین جو حرف روی یعنی میم شامل حرف وصل یعنی یای تحتانی کے ہو گیا ہی اسوجہ سے حرکت حرف دخیل مین یعنی لام مین اختلاف واقع ہوا اور ایک مصرعہ مین لام مفتوح اور دوسری مین مکسور واقع ہوا اور اگر حرف روی

ساکن ہو تو اختلاف اسکا جائز نہین ہو یعنی جو حرکت حرف دخیل کی ایک مصرع مین ہوگی وہی دوسرے مین بھی ہوگی سوم حذو بجای حطی مفتوح و ذال معجمہ مع الواو لغت مین معنی حذو کے برابر کردن دو چیز باہم کے اور برابر چیزی افتادن کے ہین اور جو حرکت ماقبل ردف کے برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہی اس لزوم سے اوسکو حذو کہتے ہین اور اسیطرح جو حرکت ماقبل قید کے اکثر برابر حرکت ماقبل تاسیس کے ہو تو اوسکو بھی اپنے لزوم سے حذو کہتے ہین اور اصطلاح عروضیان مین حرکت ماقبل ردف اور قید کو حذو کہتے ہین اور یہ حرکت ردف الف مین فتحہ ہی جیسا یار اور خار مین اور ردف واو مین ضمہ ہی جیسے حور اور نور مین اور ردف یای مین کسرہ جیسے سیر اور تیر مین اور قید مین بھی حرکات ثلاثہ ہوتے ہین مثلا ضمہ گفت اور سفت مین اور فتحہ رعد اور سعد مین اور کسرہ علم اور حلم مین مثال حذو مردف بالف لمؤلفہ

بچتا نہین ہی آنکھہ مین کوئی سوای دوست ‌‌ ‌ مین اس لیے ہون جانسے ناصح فدای دوست

حذو بواو لمؤلفہ

جلوہ فرما رخ پہ نور ہوا خوب ہوا ‌ ‌ آج یہان معجزۂ طور ہوا خوب ہوا

مثال حذو بیا لمؤلفہ

اسطرح میرے طالع وارون کہین اولٹ ‌ ‌ رخ سے نقاب او صنم مہ جبین اولٹ

مثال حذو مقید لمؤلفہ

کیون نہون دیدہ و دل خم نظر کے محتاج ‌ ‌ نالہ و آہ جو ہون آہ اثر کے محتاج

غالب

ہمسے کھلجاؤ بوقت مے پرستی ایکدن ‌ ‌ ورنہ ہم چھیڑینگے رکھکر عذر مستی ایکدن

اور اختلاف حذو کا بیچ ردف کے جائز اور درست نہین ہی مگر حذو مقید مین جائز ہی بشرطیکہ حرف روی متحرک ہو جیسے کمال اسمعیل کی اس رباعی مین ہے

گر سوز دلم یک نفس آہستہ شود ‌ ‌ از دود دلم راہ نفس بستہ شود

در دیدہ وا ازان آب ہمی گرد انم	تا ہر چہ نہ نقش قسمت آن شستہ شود

چہارم توجیہ لغت مین توجیہ کے معنی رو گردانیدن کے ہین اور چونکہ یہ حرکت روی ساکن کو بجانب حرف ماقبل اپنے پھیرتی ہی اور تابع لفظ ماقبل کی کرتی ہی اسواسطے اسکا نام توجیہ رکھا اور اصطلاح شعرا مین اوس حرکت کو کہتے ہین جو ماقبل حرف روی ساکن کے واقع ہو اور روی مذکور کسی اور حرف قافیہ سے پیوستہ نہو

جیسے حرکت سین و ذال کی اس شعر غالب مین

یہ ہم جو ہجر مین دیوار و در کو دیکھتے ہین	کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین

چونکہ یہ حرکت روی ساکن کے منہہ کو طرف ماقبل اپنے کے پھیر دیتی ہے اور تلفظ مین تابع اوسکے کرتی ہی لہذا اسکو بنام توجیہ تعبیر کیا اختلاف توجیہ کا بیچ قافیہ کے کسی طرح جائز نہین ہی مگر جب حرف روی بوجہ ملنے ساتھ حرف وصل کے متحرک ہوجاے تو حرکت ماقبل اسکی بھی مختلف ہوجاتی ہی جیسے اس شعر سعدی مین سے

نیاید در ایام او بر دلے	نگویم کہ خارے کہ برگ گلے

مگر اس حالت مین اسکو توجیہ نہین کہینگے کیونکہ توجیہ کی تعریف یہ ہی کہ حرکت ماقبل حرف روی ساکن ہو نہ ماقبل روی متحرک ؛

اب خیال کرنا چاہیے کہ صورت اخیر مین یعنی جب حرف روی حرف وصل سے ملکر متحرک ہوجاے تعریف توجیہ اور اشباع کی ایک ہوجاتی ہی بس اسکے سمجھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیچ تعریف اشباع کے خصوصیت اس امر کی کیجاتی ہے کہ اشباع حرکت حرف دخیل سے بیچ قافیہ کے مشتمل اوپر حرف وصل کے جیسے مایلے اور سایلے مین اور ساقیش اور باقیش بسکون یاے تحتانی مین ہی اور بیچ تعریف توجیہ کے تخصیص اس امر کی کیجاتی ہے کہ توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہی جیسے ضمہ لام بیچ گل اور مل کے اور کسرہ ماقبل یاے تحتانی بیچ ساقی اور باقی کے اس صورت مین دونون تعریف صحیح ہوجاوینگی اور تائید اس قول کی شمس قیس نے بیچ کتاب حدائق العجم کے بیچ آخر بیان

اشباع کے فرمائی ہی اسطرح پر کہ حرکت دخیل را در قوافی موصولہ اشباع خوانند ودر قوافی مقید توجیہ اور معیار الاشعار مین بھی لکھا ہی کہ ہرگاہ ردی متحرک شود آن حرکت توجیہ نیست مولوی جامی نے اپنی رسالہ مین لکھا ہی کہ توجیہ حرکت ماقبل ردی ساکن است و نشاید کہ مختلف گردد مگر وقتیکہ ردی متحرک شود بسبب حرف وصل چنانچہ انوری در قصیدہ کہ مطلعش اینست گفتہ ؎

ای مسلمانان فغان از دور چرخ چنبری	وز نفاق تیر و قصد ماہ وسیر مشتری

سامری و عنصری را قافیہ ساختہ یہ سخن خالی اشتباہ سے نہین پھر یہ کہہ سکتے ہین کہ مراد مولوی کی یہ ہی کہ جب ردی متحرک ہو حرکت ماقبل اوسکی مختلف ہو گی اور وہ توجیہ نہو گی چنانچہ میر شمس الدین فقیر بیچ حدایق البلاغت کی تحریر کرتے ہین کہ اختلاف توجیہ بیچ قوافی کے جائز نہین ہی اور اگر حرف ردی بباعث اتصال ساتھ حرف وصل کے متحرک ہو تو اختلاف حرکت ماقبل اوسکی جائز ہے اور پھر ایک مقام پر لکھا ہی کہ توجیہ حرکت ماقبل ردی ساکن کی ہی اور اختلاف اوسمین جائز نہین ہی مگر در صورتیکہ حرف ردی بسبب پیوند ساتھ حرف وصل کے متحرک ہو جاوے تو اختلاف توجیہ جائز ہی مثلاً لفظ مشتری اور عنصری اور سامری مین حالانکہ بیچ رسالہ مولوی جامی کے صراحت اس عبارت کی نہین ہی کہ اختلاف توجیہ جائز ہے اور معیار الاشعار مین بھی ایک مقام پر بیچ فصل سوم کے جو مشتمل اوپر احکام حروف و حرکات قافیہ کے ہی یہ عبارت ثبت ہی کہ اختلاف توجیہ جائز داشتہ اند اور پھر ایک مقام پر فصل دہم مین کہ مشتمل اوپر بیان عیوب قوافی فارسی کے ہی یہ عبارت لکھی ہی کہ اختلاف توجیہ چنانکہ در اختر و عنصر و شاعر اگر رای ہمہ متحرک شود این عیب مرتفع گردد چہ اینجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود پس اس سے کچھ فائدہ معلوم نہین ہوتا کہ بیچ ردی موصولہ کے اگر حرکت ماقبل اوسکی مختلف ہو تو اوسکو توجیہ نہین کہینگے کیونکہ دوسرا نام واسطے اوسکے مقرر نہین ہی پھر اگر اسصورت مین

توجیہ کو مختلف کہین تو گویا قباحت ہی پنجم مجری لغت مین مجری کے معنی جاے رفتن یا روان شدن کے ہین اور یہ حرکت متشابہ جای روان شدن کی ہی کیونکہ جبتک آواز اوسپر نہین گذرتی حرف وصل تک نہین پہونچتی اور اصطلاح عروضیان مین حرکت ردی کو کہتے ہین جو حرف وصل سے ملجاے جیسے حرکت نون کی زبانی اور مکانی مین اور حرکت تای فوقانی پرستی اور ہستی مین اور حرکت واو کی کساوٹ اور لگاوٹ مین یا جو بحالت اضافت اور صفت ہونیکی حرکت پیدا ہو جیسے حرکت نون کی جان من اور جان ناتوان من اور اختلاف اسمین بھی کسیطرح جائز نہین ہی اور تکرار اسکی قوافی مین واجب بلکہ لازم ہے جیسے اس شعر غنی کشمیری مین ہے

یار در چشم من و روشن از و انجمنے		او چو شمع ست درین مجلس و من چون لگنے

ششم نفاذ لغت مین نفاذ بذال معجمہ کے معنی جاری گشتن فرمان کے ہین اور بدال مہملہ معنی تمام شدن وفنا شدن کے ہین اور چونکہ یہ حرکت اتمام یا افنای حرکت آئندہ قافیہ کرتی ہی یعنی بعد اسکی اور کوئی حرکت قافیہ مین نہین آتی لہذا اسم اسکا نفاذ رکھا اور اصطلاح شعرا مین حرکت وصل اور خروج اور مزید کو نفاذ کہتے ہین جیسا موقع ہو اور اگر حرف نایرہ بھی متحرک ہو تو اوسکو بھی اسی نام سے تعبیر کرینگے مگر نایرہ شاذ و نادر متحرک ہوتا ہی اور تکرار اس حرکت نفاذ کی کلیتہً اور مطلقاً واجب ہی

مثال حرکت وصل کی اس شعر عطائی مین

ای دہر بیم آنکہ زغم وار ہانیم		رحم آوری بہ بیکسی و ناتوانیم

اس شعر مین نون حرف ردی ہی اور یا حرف وصل کہ بسبب ملنے ساتھہ میم حرف خروج کے متحرک ہوگیا اور اردو مین یہ مثال اس شعر حسینی مین ہے

کھل گئین سب حقیقتین کرتے ہو کیا بناوٹین		اندنون بے سبب نہین آپکی یہ رکاوٹین

اسمین تای فوقانی ہندی حرف ردی ہی اور یاے تحتانی حرف وصل جو نون حرف خروج سے ملکر متحرک ہوگیا اور فارسی مین لازم نہین کہ حرف وصل متحرک ہو جسقدر ساکن ہو بہتر ہی مثال حرکت نفاذ بیچ حرف خروج اور نایرہ کی اس شعر مین ہی

تا کے بخون دیدہ و دل پروریشان	از رہ برون و ندویدہ آوریشان

اسمین رای مہملہ حرف روی ہے اور یای تحتانی حرف وصل اور میم حرف خروج اور شین معجمہ حرف مزید اور یہ دونون یعنی حروف خروج اور مزید متحرک ہین اور حرکت نایرہ کمتر واقع ہوتی ہی مثال اوسکی اس شعر مین ہو

این دل کہ بدست توسپردیمش	ای جان بدہ اکنون کہ ببردیمش

اسمین دال مہملہ حرف روی ہی اور سین مہملہ حرف وصل اور تای فوقانی حرف خروج اوریای تحتانی حرف مزید اور حروف میم نایرہ اور شین معجمہ نایرہ بزنایرہ ہین اور اسمین حرف میم کہ نایرہ ہی متحرک ہی میر شمس الدین فقیر نے اپنے رسالہ مین تحریر کیا ہی کہ نایرہ متحرک نہین ہوتا اگر ایسا نہین ہی یعنی متحرک ہوتا ہی الاکثر

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان اوصاف روی اور القاب قافیہ باعتبار روی کیا جاتا ہے جاننا چاہیے کہ روی دو قسم پر منقسم ہی ایک ساکن اور دوسرا متحرک اور روی ساکن کو مقید بھی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ وابستہ اپنے حرف ماقبل سے ہوتا ہی جیسے یار اور زار اور ہنر اور خبر کی رای مہملہ کہ حرف روی ساکن ہی اور وابستہ اپنے حرف ماقبل یعنی الف سے اور روی متحرک کو کہ حرکت اوسکی بوجہ اتصال ساتھ حرف وصل کے ہو مطلق کہتے ہین بوجہ اسکے کہ اوسکا اطلاق ساتھ حرف ماقبل اپنے کے ہوتا ہی مثل یارم و زارم اور ہنرم و خبرم کا رای مہملہ کہ حرف روی ہی اور اپنے ماقبل یعنی الف سے اطلاق اور راپنے حرف مابعد سے یعنی میم سے تعلق رکھتا ہی اور یہ دونون اقسام روی یعنی مقید اور مطلق بھی دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ جسکے ساتھ کوئی حرف حروف قافیہ سے شامل نہو اور اسکو روی مقید اور مطلق اور مجرد کہینگے اور دوسرے وہ کہ جسکی ساتھ کوئی حرف حروف قافیہ سے شامل ہو ایسے روی کو اوس حرف مشمولہ کے ساتھ نسبت دینگے پس اسصورت مین القاب روی مطلق کے ستش یعنی چھہ ہوئی اول مقید مجرد مانند دل اور منزل کے دوم مقید بتاسیس و دخیل مختلف جیسے قابل اور تغافل سوم مقید بتاسیس و دخیل متحد مثل سایل و مایل چہارم مقید بردف مفرد

جیسے نور اور ظہور پنجم مقید بروف مرکب مانند ریخت و بیخت ششم مقید بحرف قید مثل نقد اور عقد اور القاب روی مطلق کے چھہ ہوئی اول مطلق مجرد مثل گلے و بلبلے دوم مطلق بتاسیس و دخیل مختلف جیسے تمائلم اور تغافلم سوم مطلق بتاسیس و دخیل متحد مانند سائلم و مائلم چہارم مطلق بروف مفرد مثل نورم و ظہورم پنجم مطلق بروف مرکب جیسے ریختی و بیختی ششم مطلق بحرف قید جیسے نقدش اور عقدش اور اسیطرح چھہ لقب بوجہ اتصال سات حرف خروج کے اور چھہ لقب بسبب اتصال ساتھہ حرف مزید کے اور چھہ لقب بباعث اتصال ساتھہ حرف نایرہ کے ہونگے اور یہ جملہ القاب مقید اور مطلق کے تیس ہوئے اور وہ ذیل میں لکھیجاتی ہیں مع مثالوں کو

[1] مقید مجرد مثال دل و منزل [2] مقید بتاسیس و دخیل مختلف چون تمائل و تغافل [3] مقید بتاسیس و دخیل متحد چون سائل و مائل [4] مقید بروف مفرد چون نور و ظہور [5] مقید بروف مرکب چون ریخت و بیخت [6] مقید بحرف قید چون نقد و عقد [7] مطلق مجرد چون گلے و بلبلے [8] مطلق بتاسیس و دخیل مختلف چون تمائلم و تغافلم [9] مطلق بتاسیس و دخیل متحد چون سائلم و مائلم [10] مطلق بروف مفرد چون نورم و ظہورم [11] مطلق بروف مرکب چون ریختے و بیختے [12] مطلق بحرف قید چون نقدش و عقدش [13] مطلق بخروج مجرد چون دلیم و منزلیم [14] مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج چون تمائلیم و تغافلیم [15] مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج چون سائلیم و مائلیم [16] مطلق بروف مفرد باخروج چون نوریم و ظہوریم [17] مطلق بروف مرکب باخروج چون ریختیم و بیختیم [18] مطلق بحرف قید باخروج چون بردیم و خوردیم [19] مطلق بخروج و مزید مجرد چون دلیمش و منزلیمش [20] مطلق بتاسیس و دخیل مختلف باخروج و مزید چون تمائلیمش و تغافلیمش [21] مطلق بتاسیس و دخیل متحد باخروج و مزید چون سائلیمش و مائلیمش مطلق بروف مفرد باخروج و مزید چون نوریمش و ظہوریمش [22] مطلق بروف مرکب باخروج و مزید

چون ریختیمش و بچیتمش مطائق بحرف قید با خروج و مزید چون بردمیش و خوردمیش مطلق بخروج و مزید نایرہ مجرد چون ولیمشان و منزلیمشان مطائق بتاسیس و دخیل مختلف با خروج و مزید و نایرہ چون تسالیمشان و تمنائیمشان مطائق بتاسیس و دخیل متحد با خروج و مزید و نایرہ چون سائلیمشان و مائلیمشان مطلق بردف مفرد با خروج و مزید و نایرہ چون نوریمشان و ظہوریمشان مطلق بردف مرکب با خروج و مزید و نایرہ چون ریختیمشان و بچیتمشان — مطلق بحرف قید با خروج و مزید و نایرہ چون بردمیشان و خوردمیشان ؛؛

اور اگر حروف تاسیس و دخیل کو جنکا شعر مین لانا اوپر شاعر کے لازمی نہین ہے بدر کرین تو مین القاب قافیہ کے باقی رہتے ہین منجملہ اسکے چار بابت روی مقید کے اور سوطہ بابت روی مطلق کی

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان حدود قوافی مع القاب قافیہ باعتبار تقطیع کیا جاتا ہی جاننا چاہیے کہ باتفاق اقوال جملہ عروضیان القاب قافیہ کے پانچ ہین جنکو کسی اوستاد نے اس شعر مین جمع کیا ہی

مترادف متراکب متواتر میخوان	متدارک متکاوس لقب قافیہ دان

اول مترادف لغت مین مترادف کے معنی باہم شدن و در پس یکدیگر سوار شدن اور پے در پے کے ہین اور اصطلاح شعرا مین باہم ہونا یا پے درپے آنا دو حرف ساکن کا ایک قافیہ مین ہی جیسے جوشان و خروشان اور یار اور بار اور زرد اور گرد اور درد اور مرد وغیرہ چونکہ دو ساکن اسمین پے در پے واقع ہین لہذا اسکا نام مترادف رکھا مثال از غالب

نالہ جز حسن طلب ای ستم ایجاد نہین	ہی تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہین

اسمین ایجاد اور بیداد کے قافیہ مین حروف الف و دال دونون ساکن یکجا او باہم واقع ہوتی ہین مثال دیگر از مؤلف

باغ مین جبکہ وہ گل بر زدہ دامان نکلا	شوق دیدار مین گل چاک گریبان نکلا

اسمین داماں اور گریباں کے قافیہ مین الف اور نون دونون ساکن یکجا اور باہم واقع ہوئے ہین مثال یار دیار لمؤلفہ

سودا ہی مجکو کب سے دلا زلف یار سا	دیکھا کبھی کسینے کہین مشکبار سا

دوم متواتر لغت مین تواتر کے معنی پیاپے شدن کے ہین اسطور پر کہ کچھ فتور اور توقف درمیان مین واقع ہو اور اصطلاح شعرا مین گرفتن دو ساکن کیطرف ایک متحرک ساکن پس و پیش کے ہین جیسے مردی اور گردی اور خارا اور دارا مین اور چونکہ بوجہ درمیان مین آنے ایک حرف متحرک بیچ دو ساکن کے اونکے تتابع مین ایک گونہ فتور واقع ہوتا ہی لہذا اس قافیہ کو ساتھہ نام متواتر کے موسوم کیا مثال شعر غالب

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت	پھر اک روز مرنا ہی حضرت سلامت

قافیہ قیامت مین حرف میم متحرک درمیان دو ساکن الف اور تا کے اور قافیہ حضرت مین حرف راے مہملہ متحرک درمیان دو حروف ساکن ضاد معجمہ اور تای فوقانی کے واقع ہوا ہی شعر دیگر لمؤلفہ

سوزش عشق سے ہو دیدۂ تر گر پیدا	کیا عجب ہو جو بیابان سے سمندر پیدا

اسمین مصرعہ اول مین کاف فارسی متحرک درمیان رای مہملہ ماقبل اور رای مہملہ مابعد کے جو دونون ساکن ہین واقع ہوا ہی اور مصرعۂ ثانی مین حرف دال مہملہ متحرک درمیان دو ساکن نون اور راے مہملہ کے واقع ہی سوم متدارک لغت مین متدارک کے معنی دریافتن اور با یکدیگر رسیدن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین پانا دو حرف متحرک کا ایک حرف ساکن کو مابعد اپنے جیسے زند اور کند آورد ہین اور سخن مین کہ اول دو حرف متحرک ہین اور آخر مین ایک حرف ساکن چونکہ اسمین دو متحرک حروف نے ایک حرف ساکن کو مابعد اپنے پایا اسواسطے اسکا نام متدارک رکھا مثال از میر حسن

کرون پہلے توحید یزدان رقم	جھکا جسکے سجدہ مین اول قلم

مصرعہ اول مین رای مہملہ اور قاف دونون متحرک ہین اور میم ساکن اور مصرعہ

ثانی مین قاف اور لام دونون متحرک ہین اور میم ساکن مثال از مؤلف

یاد دندان مین ترے اشک اگر پیدا ہو	ابرو عشق مین مانند گہر پیدا ہو

مصرعہ اول مین الف اور کاف فارسی متحرک ہی اور رای مہملہ ساکن اور مصرعہ ثانی مین کاف فارسی اور ہای ہوز دونون متحرک ہین اور رای مہملہ ساکن چہارم متراکب تراکب کے معنی لغت مین برہم نشستن کے ہین اور اصطلاح مین واقع ہونا تین حروف متحرک کا ماقبل ایک حرف ساکن کے جیسے شکند اور فگند مین مثال از غالب

تیغ ابرو سے جو حذر نکرے	اوسکی آئی ہے موت کیون نمرے

اسمین مصرعہ اول کے قافیہ نکرے مین تین حروف متحرک اول مین ہی اور آخر مین یای تحتانی ساکن اور نمرے قافیہ مصرعہ ثانی مین بھی تین حروف اول مین متحرک ہین اور آخر مین یای تحتانی ساکن اور واضح ہو کہ نمری کے نون کی ساتھ جو ہای ہوز لکھا ہی وہ برای توضیح حرکت نون کے ہی نہ بشمار حرف جیسا بیان حروف ملفوظی غیر ملفوظی مین مذکور ہوا ہے پنجم متکاوس تکاوس کے معنی لغت مین انبوہ کردن کے ہین اور اصطلاح شعرا مین جمع ہونا چار حروف متحرک کا اور بعد ازان ایک حرف ساکن کا آتا ہی جیسے شکنمش مین کہ چار حرف اولین متحرک ہین اور بعد اوسکے حرف شین معجمہ ساکن ہی یہ قافیہ اشعار عجمی مین قلیل الاستعمال ہی اور اردو مین مستعمل نہین ہی مثال

گرہ یار بسن غشم دلم بخوردے	زرین سپہر ک بجال من نکردے

بحرکت رای مہملہ در بخوردی و نکردی اور مولوی جامی نے جو لکھا ہی کہ قافیہ متکاوس فارسی مین نہین آتا اور مختص باشعار عربی ہی وہ باعتبار القلیل کالمعدوم کے تحریر کیا ہی

فائدہ واضح ہو کہ اب بیان عیوب قافیہ کا کیا جاتا ہی

جاننا چاہیے کہ عیوب قافیہ دو قسم کے ہوتے ہین ایک ملفوظ قافیہ اور دوسرا غیر ملفوظ قافیہ عیوب ملفوظ قافیہ چار قسم کی ہین جو اس مصرعہ مین مجتمع ہین مصرعہ

سناد ہست و اقواد اکفا و ایطا — پس اول بیان سناد کا کیا جاتا ہے

اول سناد بکسر سین مهمله و فتح نون و در آخر دال مهمله بمعنی اختلاف و هم پریشان رای و پراگنده عقل شدن و نیز بمعنی یار شدن کے هین اور اصطلاح شعرا مین اختلاف حرف روف کا هی خواه وه اصلی هو جیسے داد آور دید آور زمین و زمان اور خواه زائد هو جیسے شناخت اور شتافت آور گوشت آور پوست مین فارسی مین اختلاف روف ناجائز هی اور عربی مین جائز هی یعنی عمود او رحمید مین اور اس قسم کا قافیه عربی مین کثیر الاستعمال هی میر شمس الدین فقیر کتاب حدایق البلاغت مین تحریر کرتے هین که عیب سناد کا عیب اختلاف حرف قید کا هی جو بعید المخرج هون جیسے قافیه عمر اور شعر کا استعمال کرنا اور بعضون کا قول هی که سناد اختلاف اشباع یعنی حرکت حرف دخیل کی اختلاف کو اوس موقع پر کهتے هین که حرف روی غیر موصوله هو مثلاً کابل اور کامل کا قافیه باندهنا اور اختلاف حرف قید جو قریب المخرج هون جائز هی جیسے سعدی اس شعر مین فرماتے هین

که ای شاه آفاق گستر بعدل | اگر من بمانم تو مانی بفضل

اسمین اختلاف دال مهمله اور حرف ضاد معجمه کا جو حرف قید مین واقع هوا هے دوم اقوا لغت مین اقوا کے معنی بازگشتن پیچتاب ریسمان اور نیز تمام شدن زاد راه کے هین اور جو زاد یعنی توشه شاعر کا جو قافیه وغیره هی تمام هو جاتا هی تو ایسے قافیه کو استعمال مین لاتا هی اور اصطلاح شعرا مین اختلاف حذو اور توجیه کو اقوا کهتے هین توجیه حرکت ماقبل روی ساکن کو کهتے هین جیسے شکر اور شاعر مین اور حذو حرکت ماقبل روف اور قید کو کهتے هین اختلاف حذو ساتهه حرف روف کے مثلاً دُور اور دور مین آور نور آور جور مین اور بطریق معروف اور مجهول جیسے زود اور رود آور شیر آور شیر مین اور اسیطرح تغیر توجیه بهی ساتهه اشباع اور غیر اشباع کے هوتا هی جیسے ابرو اور نیکو مین اور اختلاف حذو ساتهه حرف قید کے مثلاً زشت اور دشت مین آور پشت اور پست مین مگر بغیر حذو اور توجیه بطریق معروف اور مجهول جائز رکها گیا هی جیسی سعدی نی اس شعر مین فرمایا هی

بغورم دران حال معلوم شد | چو داود کاهن بر و موم شد

دیگر

مصحف باری رخ نیکوی اوست — کعبۂ ایمان خم ابروی اوست

مثال حرکت ماقبل روی سودا سے

لکھدیا مجنون کو شیر شتر — لکھدیا مستسقی سے جا فصد کر

منہ سے

ساقی چمن مین چھوڑ کے مجکو کدہر چلا — پیمانہ میرے عمر کا ظالم تو بھر چلا
عالم تو مر رہا ہی ہر ایک آن پر ترنے — تیغ و سپر تو لیکے یہ کس نہج پر چلا

منہ سے

تیرے کوچہ سے جو مین آپکو چلتے دیکھا — جی کسی تن سے نہ اسطرح نکلتے دیکھا
تیغ تیری کا سدا شکر ادا کرتے ہین — لبون کو زخم کے دن رات مین ہلتے دیکھا

فائدہ جاننا چاہیے کہ تغیر توجیہ بیچ روی غیر موصول کے ناجائز ہی مگر اوسوقت کہ روی موصول ہو تو تغیر حرکت ماقبل اوسکے جائز ہی مگر اس حالت مین وہ حرکت توجیہ نہین رہتی چنانچہ عرفی کا شعر ہے

با حسن و جمال تو پری را — دعوی نرسد برابری را
چشم تو بیک نگاہ جادو — آموختہ سحر سامری را

اور اسیطرح تغیر حذو بیچ ردف اور قید کے اوس حالت مین کہ حرف روی غیر موصول ہو نا جائز ہی اور جہان روی موصول ہو جائز ہی مثال تغیر حذو بیچ ردف اور روی موصول کی ایک شاعر قدیم کہتا ہی سے

ہر وزیر و مفتی و شاعر کہ او طوسی بود — چون نظام الملک و غزالی و فردوسی بود

مگر اس سے بھی احتراز واجب ہی خاقانی بھی تحفۃ العراقین مین تغیر حذو بیچ قید کے کہ روی غیر موصول ہو لایا ہے

بیجھم شدہ آفتاب ارشیت — ... شناع و دہن دریدہ چون کلشت

بعضے تغیر اشباع کو بھی داخل اقوا شمار کرتے ہین مثل سوم اکفا

لغت مین اکفاء کے معنی رو بر و گردانیدن سے اور کج کرنے ظروف کے ہین تاکہ جو اوس ظرف مین ہو گر جاوے اور خم کرنے کمان کو بھی کہتے ہین اور چونکہ حرف روی اصل قافیہ ہی اور شاعر اوسکو تبدیل کرے تو گویا منھہ کو مقصود سے پھیرنا ہے لہذا اس عیب کا نام اکفاء رکھا اور اصطلاح شعرا مین اکفاء اختلاف حرف روی کا ہی اور متقدمین حروف قریب المخرج کو ایک شعر مین جمع کرتے ہین مگر متاخرین اسکو نہایت ناخوش اور معیوب جانتے ہین بلکہ شمس قیس نے لکھا ہی کہ جس نظم مین یہ عیب اکفاء کا واقع ہو اوسکو شعر نہ کہنا چاہیے جیسے احتیاط اور اعتماد اور صلاح اور نہاد اور کاف عجمی ساتھہ کاف عربی کے جیسے شک اور سگ اور بای فارسی اور عربی جیسے کسب اور اسپ اور خواجہ اور سراچہ اور گز اور گش مگر حضرت سعدی نے اسکو روا رکھا ہی شعر اونکا یہ ہی ؎

کسان را درم داد تشریف و اسپ	طبیعی است اخلاق نیکو نہ کسب

اور کسی شاعر نے کہا ہی ؎

روزگارے کن درین کار احتیاط	زانکہ جز بر تو ندارم اعتماد (۴)

چہارم ایطا لغت مین ایطا کے معنی قدم بر قدم دیگر نہادن و کسی را بران داشتن کہ پا بہ چیزی نہد کے ہین اور چونکہ یہ عیب خوار اور پامال ہے لہذا اسکا نام ایطا رکھا اور اصطلاح شعرا مین اعادہ کرنا قافیہ کا ہی اور ایطا دو قسم پر ہی ایک ایطاء جلی اور دوسرا ایطاء خفی پس ایطاء جلی وہ ہی کہ تکرار قافیہ کے ساتھہ ایک معنی سے ظاہر ہو جیسے الف و نون جمع یاران و دوستان اور مبارزان اور دلاوران مین اور الف و نون فاعل تابان و درخشان اور گریان اور خندان مین اور ہا اور الف جمع جیسے گلہا و لالہا مین اور یای تنکیری جیسے مردی اور اسپی مین اور دال آخر مستقبال کے جیسے کشد اور برد اور دہد اور زند مین اور الف ندا جیسے دلا و یارا مین اور نون مصدری جیسے گفتن اور شنیدن مین اور جیم فارسی تصغیر جیسے سراچہ اور غلامچہ مین اور یا و نون نسبتی جیسے زرین اور سیمین مین

اور اسیطرح ہر لفظ کہ صریحًا ایک معنی رکھتا ہو جیسے گر فسونگر اور ستمگر کا اور تر بہتر اور نیکوتر کا اور مند دردمند و حاجتمند کا اور صفات اور کائنات اور محبت اور مودت اور مثل اوسکی اور ہندی نون والف مصدری جیسے کھانا اور پانا اور واو و نون جمع کا جیسے یارون اور دوستون اور علامت مضارع ہندی جیسے دیوی لیوے اور چلو رہو اور سوتا ہی روتا ہی اور علامت فاعل کی جیسے جانیوالا اور رہنے والا اور یاے تانیث جیسے بکری اور مرغی اور گھوڑی وغیرہ قاعدہ کلیہ یہ ہی کہ جب حرف زواید یا علامت کسی کلمہ کے آخر سے دور کردیا جاے تو قافیہ درست نہین رہتا مثلا گفت و شنید اور یار و دوستا ور سعادت کہ اسکا قافیہ درست نہین ہی مثال سے

رکھی سیپارۂ گل کھول آگے عندلیبونکے	چمن مین پھول گویا آج ہین تیری تمہید و کے

یہ عیب اگرچہ کلام قدما مین اکثر واقع ہوا ہی مگر احتراز اس سے لازم ہی کیونکہ اسکو عیب فاحشہ کہتے ہین اور ارتکاب اسکا جائز نہین ہے مگر جب ابیات بکثرت مثل قصیدہ ہون تو اگر ایسا قافیہ مکرر دو تین جگہہ آوے تو مضائقہ نہین ہے الا وہ جو شعر کے بعد ایک مرتبہ لانا چاہیے القصہ جو کچھہ اخر ابیات مین ایک معنی صریحًا رکھتا ہو اور مکرر واقع ہو خواہ ایک حرف ہو خواہ زیادہ من قبیل ایطاء جلی ہے اور اگر بطریق تجنیس واقع ہو تو حسن کلام ہی جیسے لفظ پھول کا اس قطعہ شاہزادہ سلیمان شکوہ مین واقع ہی قطعہ

گالیان سیکھ لون ہر بات مین اب دینی لگے کسطرح لوگ ہین بلائین کرون کیونکر تعظیم	دیکھیو جھڑتے ہین کیا منہ سی سریار کی پھول دستہ یا انکی دیکھتے ہی یار کے پھول

زنگین سے

ہوا نکلتی ہی جراح زخم سینے سے	بس اپنے ہاتھہ اوٹھا ظالم اک سینے سے

اور بیچ اشعار ردیف کے بعض جا اساتذہ متقدمین نے استعمال کیا ہی مثلا ایک تاء مصدری خواجہ حافظ نے اشعار ذیل مین متحمل کیا ہی

دل سراپردہ محبت اوست … دیدہ آئینہ دار طلعت اوست
من کہ سر برنیاورم بدو کون … گردنم زیر بار منت اوست
گر من آلودہ دامنم چہ عجب … ہمہ عالم گواہ عصمت اوست

دوسرا الف و نون فاعل کا استعمال کلیم نے اشعار مندرجہ ذیل مین کیا ہی

با وشش گل چہ سخن گفتہ کہ خندان است … بعندلیب چہ فرمودہ کہ نالان است

تیسرے یا و نون نسبت شعر کمال اسمعیل مین سے

از خاک چو آید گل رنگین بیرون … اندوہ کنم از دل غمگین بیرون
کردند نظارہ را عروسان چمن … سر ہا ز دریچہ ہای چوبین بیرون

چوتھے قافیہ مین جمع عربی کا الف تا جیسے صفات اور کائنات ہرچند اساتذہ متقدمین کے کلام مین موجود ہی مگر اس سے احتیاط اولے ہے دوسرا ایطاء خفی یہ وہ ہی کہ تکرار اوسکی ایک معنی مین ظاہر نہو جیسے دانا اور بینا اور آب اور گلاب اسی قافیہ کو اکثر شعرا جائز رکھتے ہین جیسے اس شعر فارسی مین سے

ای گل رخسار تو بردہ ز روی گل آب … صحبت گلزار ہا کردہ ببو بیت گلاب

اور اسیطرح کا ایک قافیہ امانت نے ہندی مین باندھا ہی

روے گل ہی یہ نہین تیرو رخسار ہی مین … ایک رخ کیسا تجلی وس سحر تو رخ سارے ہی مین

بیت دیگر

مظہر حق ہے وہ ہر آئینہ … جلوہ گر اوس سے ہی ہر آئینہ

اور تکرار امر و نہی مثل بیا و میا باتفاق اور اکثر شعرا فاحش ہی جیسے بر رفت اور نرفت اور بعض کہتے ہین کہ قافیہ مرا اور ترا اور کرا بھی ایطاء خفی ہی مگر فساد اس غزل کا ظاہر ہی۔ متقدمین نے تکرار ایطاء خفی کی غزل اور قطعہ بند مین سات شعر کے بعد اور قصیدہ مین چودہ شعر کے بعد اور متاخرین نے بیس بلکہ تیس شعر کے بعد کو جائز رکھا ہے

فائدہ جاننا چاہیے کہ قافیہ شایگان بھی داخل ایطاء جلی ہی کیونکہ جو قافیہ مشتمل

ایطاء خفی

اوپر ایطاء جلی کی ہو اوسکو شایگان کہتے ہین اور قول شمس الدین کا ہو کہ جس قافیہ مین حرف روی اصلی ہو اوسکو شایگان کہتے ہین جیسے گفتن اور کردن اور کنندہ اور برند مین اور حرف زائد بھی شایگان ہو اوسوقت کہ جب قوافی مقید مین واقع ہو مگر اوسوقت شایگان نہین ہو جب قافیہ موصول مین واقع ہو ؎

من خاک چنان بادم کو زلف تو جنباند		در آتشم از آب کہ نہ دانم تو را ماند

شایگان کے معنی لغت مین اوس چیز کے ہین جو بہت کثرت سے ہو اور چونکہ ایسے قافیہ بکثرت ہین لہذا اونکو اس نام سے موسوم کیا اور ایک روایت یہ ہے کہ شایگان کے معنی کار بیمزد بحکم حاکم کردن کے ہین جسکو ہندی مین بیگار کہتے ہین اور چونکہ کام بیگار کا ناقص اور خراب ہوتا ہو اوسیطرح اس قسم کا قافیہ بھی بسبب بی اہتمامی اور نقص اور خرابی کے بیگار سے مشابہ ہو پس اسکا نام شایگان رکھا محقق طوسی کا قول ہو کہ جب قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر آوے اور سب جگہ مین تکرار اوسکی ایک ہی معنی رکھتی ہو اوسکو شایگان کہینگے جیسے الف و نون جمع اور فاعلیت کا اور یاے تنکیر اور مصدری وغیرہ

فائدہ اب بیان عیوب غیر ملقبہ قافیہ کا کیا جاتا ہو یہ عیوب بہت قسم کے ہین جیسے اختلاف حرف قید یہ عیوب مین داخل ہے جیسے اس شعر مین ؎

چہ دانند کہن کس در جہان		نکردہ ہیچ قصد گفتن شعر

واضح ہو کہ اس شعر مین دو عیب واقع ہوتے ہین ایک اختلاف حرف قید اور دوسرا اختلاف حرکت ماقبل قید سودا ؎

یون سنا ہو کہ خسرو پاک عنصر		ایک درویش کے گیا تھا گھر

مگر کلام قدما مین کچھ محل گفتگو نہین ہی کیونکہ قباحت ان چیزونکی بعد مرور ایک زمانہ کے باتفاق عقلا و فضلا اور شعرا و فصحا کے قرار پائی ہو ہان اگر درمیان دو حرف قریب المخرج کے اختلاف واقع ہو تو بقول بعض اساتذہ کے جائز ہی گو مستحسن نہین ہی جیسے عدل و فضل اور بہر اور بحر مین سعدی نے کہا ہی ؎

اختلاف حرف قید

کہ ای شاہ آفاق گستر بعدل	اگر من نمانم توانی بہ فضل

منہ

چہ مصر و چہ شام و چہ بر و چہ بحر	ہمہ کوستانید و شیراز و شہر

ابو اطعمہ شیرازی ہے

یک کاسہ ہریسہ در صباحی	بہتر ز ہزار بادشاہی

صہبائی کا قول ہے کہ غمر اور شعر کا قافیہ جو اوپر مذکور ہوا ہے نہایت نازیبا و مکروہ ہے مگر شمس فخری سنے تاید اس اختلاف کی کر کے اسکو جائز رکھا ہے اور شمس قیس قایل اسکی بضرورت شعر ہین مگر معز فطرت ضروری شعری کو جائز نہین رکھتے اور کہتے ہین کہ شعر گفتن چہ ضرور غلو۔ غلو اوسکو کہتے ہین کہ حرف روی ایک مصرعہ مین ساکن اور دوسرے مین متحرک ہو جیسے اس شعر حافظ مین ہے

صلاح کار کجا و من خراب کجا	ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

غالب ہے

نہ پوچھ مجھسے کہ رکھتا ہے اضطراب جگر	نہین ہے مجکو خبر دل سے لیکے تا بجگر

اس شعر مین بای موحدہ مصرعہ اول مین ساکن ہے اور دوسری مین متحرک اور اس حرف کو غلو اور قافیہ کو غالی کہتے ہین اور اگر حرف وصل ایک مصرعہ مین ساکن ہو اور دوسرے مین متحرک ہو تو اوسکو تعدی کہتے ہین جیسے زارم دار اور خوار مدار مین اسمین میم حرف وصل ایک جگہ ساکن اور دوسری جگہ متحرک ہے یہ دونون عیوب فارسی اور اردو مین قلیل الواقع ہین بخلاف عربی کے کہ اوسمین بکثرت واقع ہوتے ہین مگر قول سکاکی شاعر کا ہے کہ یہ عیوب اوسوقت عیب مین داخل ہین جب وہ مخل وزن شعر ہون ورنہ عیوب نہین ہے اور اس حرف کو تعدی اور قافیہ کو متعدی کہتے ہین اصراف بصاد مہملہ مختلف ہونا فتح روی کا ساتھ ضمہ یا کسرہ کے ہے اور مولانا نور الدین احمد مطلق اختلاف حرکت روی کو اصراف کہتے ہین ؂ ؛
تضمین ایک عیب عیوب قافیہ سے ہے اور یہ دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ ایک لفظ مفرد

گو دہ جزو کرین ایک جزو کو آخر مصرعہ اول مین لائین عام اس سے کہ بطور قافیہ ہو یا نہو اور دوسری جزو کو ابتداے مصرعۂ ثانی مین رکھین جیسی اس رباعی حضرت جامی مین

ای شادی عید چون بکام دل اع	دائم شدہ مجبوس درین غمکدہ مع
دورم بر اہل دل گزارادی مح	بوس است برسم عید ہم از تو طمع

اسمین مصرعہ اول کے آخر سے اور مصرعہ ثانی کے اول سے لفظ اعدایم اور مصرعہ ثانی کے آخر سے اور مصرعہ ثالث کے اول سے لفظ معذورم اور مصرعہ ثالث کے آخر سے اور مصرعہ رابع کے اول سے لفظ مجبوس برآمد ہوتا ہے دوسرے یہ کہ حرف آخر مصرعہ خواہ قافیہ ہو یا نہو معنی مین محتاج اور متعلق مصرعہ ثانی کا ہو اور اس لفظ مین کچھ اختلال قافیہ نہو جیسے اس رباعی امیر خسرو مین واقع ہی رباعی

در حسن تکسے ترا نماند الا	خورشید کہ ہر صبح برون آید تا
خدمت کند و پای تو بوسد اما	نائی تو ببوسے او کہ تا بوسد پا

اور اس شعر غالب مین سے

کس رو سے نجاسے دل اسی غم یار اگر	تو مجکو دکھائے اپنا رخسار مگر
دیکھے نہ رقیب تجکو زنہار دگر	دیکھے کبھی نکر اوسکی طرف یار نظر

باتفاق شعراے عرب یہ تضمین عیب مین داخل ہی گو اونکے کلام مین اکثر واقع ہوتا ہی مگر فارسی اور اردو گو اسکو عیب عظیم جانتے ہین الا ہزلاً اگر کہا جاسے تو عیب نہین ہی چنانچہ شمس قیس نے لکھا ہی کہ اشعار فارسی مین ایسے تصرفات جائز نہین ہین الا اوس نظم مین جو بطریق ظرافت یا ہزل کے کہی جای اور بعض متاخرین اسکو صنعت مین شمار کرتے ہین تغیر قافیہ بھی عیب مین شمار ہوتا ہی مگر اوسوقت عیب نہین ہے جب اوسکی طرف شاعر اشارہ کرے جیسے اشعار ذیل مین سے

نماز شام کہ از گردش قضا و قدر	زبام چرخ بیفتاد خسرو خاور

بنای قافیہ را یک الف زیادہ کنم … بشرط آنکہ نگیرند خوردہ اہل نظر

مطلع دیگر

سوال کرد از ان نور دیدۂ ابرار … کہ ای بذات تو آوردہ کائنات قرار

فائدہ واضح ہو کہ ہر عیب جسکی طرف شاعر اپنے شعر مین اشارہ کر دے وہ عیب مین داخل نہین ہوتا اور لانا قافیہ معمولہ کا متاخرین عیب جانتے ہین اور یہ دو طرح پر ہوتا ہے ایک ساتھ تصرف ترکیب کے جیسے ان اشعار خواجہ حافظ مین

مستم از بادۂ شبانہ ہنوز … ساقی ما نرفت خانہ ہنوز
میکشی و بغمزہ میگوئی … توبہ کردی ز عشق یا نہ ہنوز

دوسری طرح تصرف تحلیل یعنی ایک لفظ کو دو حصہ کرین نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف قرار دین جیسے اس رباعی مین

ہر چند ز دیر نامرادی داریم … لاکن بغم عشق تو شادی داریم
ای دل چو غم است ہجر و شادیست وصال … شادی کن و غم مخور کہ بادی داریم

اور اگر اس طرح کی تصرف ترکیب کو جسکا ذکر ذیل مین ہوتا ہے ایکبار لائین تو چندان عیب نہین ہے ہان اگر بار بار اسکی تکرار کرین تو عیب ایطاء جلی کا ہو جائیگا مثال تصرف ترکیب کا ایکبار لانا عیب مین شمار نہین کیا جاتا ہے

من از زمانہ بوصل بتی شدم خرسند … فغان کہ اہل زمان آنہم از برم بردند

فائدہ واضح ہو کہ بیان قافیہ معمولہ بعد ازین مفصل مع تصرف ترکیب و تحلیل کی کیا جاویگا تحریف روی عیب قافیہ مین داخل ہے یہ وہ ہے کہ حرف روی کو ایسے حرف کے ساتھ تبدیل کرین جو شایستگی قافیہ کی رکھتا ہو جیسے بای موحدہ کو ساتھ واو کے مثال عماد الدین نے اس رباعی مین لکھی ہے رباعی

بردار ز معرفت ہای پر از ریو … سد بار آنکہ اسی شیخ کالیو
غلط گفتم درین صورت کہ گفتم … زنخدان نگار خویش را سیو

اسمین لفظ سیو در اصل سیب بہای موحدہ تھا مگر برعایت قافیہ ریو اور

کالیو کی اوسکی ساتھ حرف واو کے بدل کر سیو کہا اور ظاہر کر دیا کہ مین نے غلطی کی اسصورت مین کہ زنخدان یار کو سیو کہا اور یہ مصرعہ ذو معنی ہی ایک معنی تو یہ ہین کہ مین نے غلطی کی جو زنخدان یار کو سیو کہا دوسری یہ کہ مین نے غلطی کی جو زنخدان یار کو سیب کے ساتھ تشبیہہ دی اور چونکہ شاعر نے ظاہر غلطی کا کر دیا تو یہ عیب باقی نہین رہا اور اختلاف حرف روی ظاہر یا مخفی بھی داخل عیب ہی جیسے

	اس شعر سنائی مین سے	

نیک نادان در اصل نیکونہ		بد دانان ز نیک نادان بہ	

اس شعر مین صرف ہای مختفی کہ حرف روی ہی ایک مصرعہ مین مخفی التلفظ ہی اور دوسرے مین ظاہر التلفظ پس یہ اختلاف داخل عیب ہی اور اختلاف حرف روی بقید و اطلاق بھی داخل عیب ہی یعنی ایک مصرعہ مین جو حرف روی مقید ہو اور دوسرے مین مطلق تو یہ بھی عیوب شعری مین شمار کیا جاتا ہی

	جیسے اس شعر فیاضی ایرانی مین سے	

دل ہودج و دیدہ یارگی تو		ہر مو بتبسم نظارگی بود	

اسمین رای مہملہ کہ حرف روی ہی ایک مصرعہ مین یعنی قافیہ یارگی مین جو مخفف یارگیر کا ہی ساکن ہی اور قافیہ مصرعہ ثانی یعنی نظارگی مین متحرک ہی اجازہ زای معجمہ اور زای مہملہ بھی درست ہی تبدیل ہونا حرف روی کا ساتھ حرف بعید المخرج کے ہے جیسے حای مہملہ کو ساتھ بای موحدہ کے قافیہ مین لامین اور محقق طوسی کا قول ہی کہ تبدل حروف قریب المخرج بھی عیوب قافیہ مین شمار ہوتا ہی جیسے تبدیل ہونا طای مہملہ کا ساتھ دال مہملہ کے اور یہ عیب فارسی مین جائز نہین ہے مگر ساتھ تصرفات کے یعنی طای مہملہ کو اول تای فوقانی کے ساتھ تبدیل کرین اور پھر بوجہ قریب المخرج ہونیکے دال مہملہ سے بدلین تو شاذ و نادر اً جائز رکھا گیا ہے الا یہ اختلاف عربی مین جائز رکھا گیا ہی فائدہ واضح ہو کہ قافیہ دو طرح کا ہوتا ہے معمول اور غیر معمول معمول

معمول ترکیبی

اوسکو کہتے ہین جو کسی واسطے سے شایستگی محل قافیہ کی رکھتا ہو اور یہ بھی دو قسم کا ہی ایک معمول ترکیبی اور دوسرا معمول تحلیلی معمول ترکیبی وہ قافیہ ہی جو ترکیب دو لفظ یا جزو دو لفظون کی حاصل ہو جیسے اس شعر حافظ شیرازی مین

چراغ روے ترا شمع گشت پروانہ
مرا ز حال تو با حال خویش پروا نہ

لفظ پروانہ مصرعہ اولی مین لفظ واحد مستقل ہے اور مصرعہ ثانی مین لفظ پروا سے مرکب ہوا ہے مثال از امانت سے

آتش رشک سے حالت میری کیا کیا ہوگی
دل کی اوقات بسر صورت پروانہ ہوئی
سوز پنہان کی کسیکو خبر اصلا نہوئی
شمع کی طرح جلا مین تجھی پروا نہ ہوئی

دیگر از آباد سے

رنج پہونچاتی ہی فرقت مین کلائی مجکو
آج کل کیا نہین مدت سے کل آئی مجکو

دیگر از امانت سے

پانو آخر کو مرا اور تری پیشانی ہے
جو مین کہتا ہون وہ اکدن تری پیش آنی ہے

معمول تحلیلی

اور اس قافیہ امانت کو تجنیس مرکب بھی کہتے ہین اور معمول تحلیلی وہ ہی کہ ایک لفظ کو دو حصہ کرکے ایک حصہ کو قافیہ اور دوسرے کو ردیف گردانین مثلاً لفظ است کو ترکیب دیگر ساتھ لفظ پیدا اور مانند اوسکے لاوین تا کہ شایستگی قافیہ ساتھ خاست اور رست کے پیدا کرین جیسے اس شعر مین سے

در آئینہ روی تو گر بنیم راست
آثار تجلی الٰہی پیدا ست

دیگر از سعدی سے

یکی در بیابان سگ تشنہ یافت
برون از رمق در حیاتش نیافت

اور اسیطرح مرزا قتیل نے لفظ فتاد کو غزل ذیل مین باندھا ہی

بت من گرد تا سرخ از حنا ست
دل بیچارہ ام در خون فتاد است
سزد گر پاے بگذاریم بر خاک
اگر دامنش دہد روزی بباد است

اس غزل مین حنا اور صفا اور ضیا کا قافیہ ہی اور ست ردیف ہی بضرورت

لفظ فتادوست مین جزو کلمہ فتا کو قافیہ قرار دیا اور دال مہملہ آخر کلمہ کو شامل ردیف کیا

مثال دیگر از رند

ہین ابتو چلین یار کے دنیا سے ڈرا لے	لو دیکھتے ہی دیکھتے کیا پاون نکالے

اس غزل مین جزو کلمہ لے کو ردیف قرار دیکر ڈرا لے اور نکالے اور خدا لے

لکھا ہی دوسرا شعر اس غزل کا یہ ہی سے

کیا کہتا ہے ہر بار تجھے قتل کرونگا	اک جان ہی باقی اسی تو لے کہ خدا لے

دیگر از میر سوز

مری جاتی ہے جان یارو سنبھالو	کلیجے مین کانٹا گرا ہے نکالو
جلون کی بری آہ ہوتی ہے پیارے	تم اس سوز کی اپنے حق مین جالو

دیگر از آباد

چشم پر بار گران ہی ابھی کاجل کا بوجھ	دوش سے اونکے سنبھلتا نہین آنچل کا بوجھ
دوبہی اونکے گلے سے ابھی ہیکل کا بوجھ	ایسے نازک ہین کہ اوٹھتا ہی نہین پلکا بوجھ

اسکو تجنیس مفروق بھی کہتے ہین بخلاف لفظ پروانہ کی کہ تجنیس مرکب مجموع ہی جیسا اوپر مذکور ہوا

غیر معمول وہ قافیہ ہی جو بغیر تصرف کے شائستگی محل قافیہ کی رکھتا ہو جیسے

روزگار اور یار مثال از کمال اسمعیل سے

برتافت است بخت مرا روزگار دست	زانم نمی رسد بسر زلف یار دست

اسمین روزگار اور یار کا قافیہ بے تصرف ہی

بعض اساتذہ نے لکھا ہی کہ معمول مین بنای قافیہ اوپر تلفظ کے ہوتی ہے لہذا کمی وبیشی حروف کی از روی کتابت کے قابل اعتبار نہین جیسے قتیل نے کہا ہی سے

زہے میوہ باغ جان غبغب تو	خجل چشمہ آب خضر از لب تو
ز حالم خبر گیر اے من فدایت	کہ صبر و قرار از دلم رفتہ بے تو

مگر یہ احسن معلوم نہین ہوتا اور عطاء اللہ حسینی نے لکھا ہی کہ شعرای متقدمین معمول تحلیلی کو عیب مین شمار کرتے تھے مگر متاخرین اسکو صنعت مین داخل

کرتے ہین پس یہ قول عطا اللہ حسینی کا قابل جواز نہین ہے کیونکہ شمس الدین فقیر نے بھی لکھا ہی کہ یہ دونون اقسام قافیہ معمول کے محسنات مین داخل ہین بشرطیکہ مکرر اور بے فاصلہ واقع ہون ورنہ داخل عیوب ہونگی

فائدہ اب ایک امر متعلق شعر کے اور باقی رہا یعنی بیان حاجب اور ردیف کا لہذا مختصر بیان اونکا بھی حوالہ قلم کیا جاتا ہی

فائدہ واضح ہو کہ حاجب کے معنی لغت مین پردہ دار کے ہین اور جو کلمہ حاجب آگے قافیہ کے واقع ہوتا ہی گویا پردہ دار اوسکا ہی اسوجہ سے اوسکا نام حاجب رکھا اور اصطلاح شعرا مین مراد اوس کلمہ یا کلمات سے ہی جو پیش از قافیہ بتکرار آوے چنانچہ اس رباعی عطائی مین کلمات از یار حاجب واقع ہوا

ہر چند رسد ہر نفس از یار غمے	باید نشود رنجہ دل از یار دمے
زان رو کہ چو نیک بنگری آن غمہا	از جانب اوست اکثر از یار کمے

اور اگر حاجب درمیان دو قافیہ کے واقع ہو تو نہایت مستحسن ہی چنانچہ اس رباعی معزی مین واقع ہی

اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت	سست است عدو تا تو کمان داری سخت
حملہ سبک آری و گران داری لخت	پیری تو بہ تدبیر جوان داری بخت

اسمین آسمان اور کمان اور گران اور جوان کا قافیہ ماقبل حاجب یعنے لفظ داری کی اور بخت اور سخت وغیرہ کا قافیہ مابعد حرف مذکور کے واقع ہی یعنی یہ حاجب دو قافیہ مین واقع ہے یہ نہایت مستحسن ہی اور جس شعر مین حاجب واقع ہوتا ہے اوسکو محجوب کہتے ہین اور ردیف کے معنی لغت مین اوس سوار کے ہین جو ایک گھوڑے پر سوار کے پیچھے بیٹھے اور ردیف بھی ایک مصرعہ مین بعد قافیہ واقع ہوتی ہی گویا پیچھے اوسکی بیٹھتی ہے اور اصطلاح شعرا مین اوس کلمہ یا کلمات سے مراد ہی جو بعد قافیہ باستقلال واقع ہو اور ایک معنی رکھتا ہو اور بتکرار آوے مثال از مولف

رہ گی دریا مین مگر پانی سے کب ہو منفجر	جو ہی دنیا مین اوسے ہرگز نہ سمجھو منفجر

اسمین ہو اور ہنجھو کا قافیہ ہی اور بنعرض ردیف ہی اور یہ جائز ہی کہ تمام شعر قافیہ
اور ردیف ہو چنانچہ اس رباعی مولوی جامی مین لفظ اول قافیہ ہے اور تمام

مصرعہ اول اور دوم و چہارم ردیف ہوے

من در غم ہجر و دل بدیدار تو خوش	تو در غم ہجر و دل بدیدار تو خوش
تا کے چشمم سرشک حسرت ریزد	اندر غم ہجر و دل بدیدار تو خوش

نصیر الدین طوسی کا قول ہے کہ ردیف مین تکرار لفظ کی معتبر ہی نہ تکرار معنی کی
یعنی معنی متحد ہون یا نہون مگر لفظ ایک ہی بتکرار ہو اور یہ قول اونکا صحیح بلکہ اصح
ہی مگر نزدیک خواجہ کے ردیف مین استقلال لفظ بھی شرط نہین ہی اونکا
قول یہ ہی کہ جو کلمہ یا کلمات بعد حرف وصل کے واقع ہو وہ داخل ردیف ہے
بلکہ خود حرف وصل اگر متحرک ہو تو وہ بھی ردیف مین شمار کیا جاویگا ؛

فائدہ واضح ہو کہ ردیف اختراع فارسیان ہی اور عرب اگرچہ ردیف کو کام
مین لاتے ہین تو وہ تتبع فارسیون کا کرتے ہین اور اختلاف حرف ردیف مین
کسیطرح جائز نہین ہے مگر اوس صورت مین کہ شاعر اوسکی جانب اشارہ کرے اور
ردیف بعض مقام پر زائد بھی آتی ہی کہ کچھ تعلق شعر سے نہین رکھتی چنانچہ حضرت حافظ

شیراز کا یہ شعر ہی اسمین حرف را زائد ہی

محرم راز دل شیدا ے خود	کس نمی بینم ز خاص و عام را

اور بعض اشعار اساتذہ مین قافیہ بھی زائد آتا ہی مثلاً شعر سعدی مین

بدرگاہ لطف و بزرگیش بر	بزرگان نہادہ بزرگی ز سر

اور جس شعر مین قافیہ اور ردیف ہون اوسکو مقفی مردف کہتے ہین بفتح را و تشدید دال مہملہ

مقدمہ

چند ضوابط ضروری کا بیان اسمین کیا جاتا ہی

فائدہ واضح ہو کہ ہاے ہوز اگر وسط کلام مین واقع ہو اور واجب الحذف ہو
جیسے کہ وچہ و نہ مین تو حرف روی قرار پا سکتا ہی اور تکرار اوسکی ایطا مین شمار نکیجاویگی

جیسے اس رباعی حضرت خواجہ حافظ شیرازی مین ہے

ای دوست ترا دوست کہ دارد چو من	باخوی بدت دوست چہ دارد چو من
ہر جا کہ روم خوی بدت خواہم گفت	تا ہیچ کست دوست ندارد جز من

بعض اساتذہ کا یہ قول ہی کہ الفاظ عربی مثل مومنات و مسلمات اور حشمت اور عبادت اور صورت اور طلعت کا قافیہ لانا درست ہی اور ایطا مین شمار نہین ہوسکتا چنانچہ شیخ سعدی نے بنیاد قافیہ کی ایک حرف پر رکھکر اس شعر مین روضہ اور بیضہ کا قافیہ مستعمل کیا ہی سہ

چنان نادر افتاد در روضہ	کہ در لاجوردی طبق بیضہ

فائدہ واضح ہو کہ اگر شعر مردف ہو تو قاعدہ مذکورہ بالا قابل اعتراض یک گونہ نہین ہوسکتا کیونکہ ردیف عیب قافیہ کو پوشیدہ کرتی ہی جیسے اس شعر حافظ مین سہ

دل سراپردہ محبت اوست	دیدہ آئینہ دار طلعت اوست

شعر ہندی آتش

دو دن کی زندگی مین ہای ہم مری ہوئے	جوش جنون نے زور کیا جب ہری ہوئے

متاخرین اسکو ناجائز تصور کرتے ہین اگر تکرار حرف ماقبل تای فوقانی سے متحد ہو تو بہتر ہے جیسے صباحت اور ملاحت مین مگر مصافت اور غلامت بتای خطاب کا قافیہ درست نہین ہی نور الدین احمد کا قول ہی کہ بعض حروف زائد مشہور الترکیب جب اور حروف سے ملجائین اور اسصورت مین مشہور الترکیب نرہین تو وہ حیثیت حرف روی کی پیدا کرتی ہین جیسے نون زرین اور بارین مین کہ مشہور الترکیب ہای مگر حرف روی نہین ہوسکتا ہان اگر ہاے ہوز اوسمین زیادہ کیا جاسے اور کہا جای زرینہ اور بارینہ تو البتہ حرف روی ہوسکتا ہی اسیطرح خندان اور گریان بھی جائز نہین ہی مگر خنداند اور گریاند کا قافیہ درست ہی بعضون کا قول ہی کہ جو حرف اصلی ہو اگر اوسکا قافیہ ساتھ حرف ترکیبی کے کیا جاسے تو حرف اصلی بھی حیثیت حرف ترکیبی کی پیدا کریگا

جیسا حرم اور کرم کا میم اصلی ہی اور حرف روی ہے اور میم بدرم وپسرم کا ترکیبی ہے
اسلیے حرف وصل ہوگا نہ حرف روی

فائدہ قافیہ حرف وصل کا ساتھ حرف روی جزو کلمہ کے درست اور جائز ہی جیسے بیدادگری
اور پری کا قافیہ اس شعر مین آیا ہی ؎

تنگ آیا ہون اوس حور کی بیدادگری سے | او لجھاون گا اب دل کو کسی اور پری سے

اس قسم کا قافیہ کا باندھنا بہ نزدیک بعض شعرا کے احسن نہین ہی الا جو اشعار عربی اور فارسی اور اردو مین جائز رکھا گیا ہے وہ ممنوعات سے نہین ہو سکتا ایک شعر مین تین چار قافیہ کا لانا تا آنکہ کل شعر کو مقفی کہنا درست ہی بلکہ صنعت مین داخل ہی جیسے شعر جامی

ازین صحرا جواد خامہ پے کن | درین سود اسواد نامہ طے کن

ہائے ہوز کا الف کے ساتھ قافیہ مین بدلنا جائز ہی جیسے ؎

گل کسی شمع رو پہ کھا بیٹھے | دل کو پروانہ سان جلا بیٹھے
تشنگان وفا شہید ہوئے | اب پڑھین آب مرثیا بیٹھے

دیگر ؎

جام ٹوٹا بت بدمست کہ مینا ٹوٹا | دل عاشق کی بھی کچھ قدر ہے ٹوٹا کو ٹا
زہر کھائے ہوئے پھرتے ہین یہ می نوشی کو | کوٹ کر پھانک لیا جب کوئی شیشا ٹوٹا

حروف ہندی مخلوط التلفظ مثل بھا و پھا و تھا و ٹھا و جھا و چھا وغیرہ کو ساتھ حروف واحد فارسی قافیہ مین باندھنا جائز ہی جیسے آتش ؎

سانپ کا زہر دہ گیسو مین ڈگلی ورا لے | آ ہوے چشم چھلاوے کو ہین چھلنے والے

دیگر منہ ؎

او ٹھتے ہی تیری بزم سے سب اوٹھ کھڑے ہوئے | وہ یار رہ گئے کہ جو تھے غش پڑے ہوئے

دیگر ؎

عمر بھر دام محبت سے نکلنا معلوم | ایسے دریا مین ہون ڈوبا کہ اچھلنا معلوم

اور یہ حروف گو تحریر مین ساتھ ہائے ہوز کے لکھے جاتے ہین مگر تقطیع اور قافیہ مین

بجای ایک حرف مفرد کے شمار کیے جاتے ہین مگر جیم یا بای عربی کو ساتھ جیم یا بای فارسی کے قافیہ باندہنا عیوب قافیہ مین داخل ہے جیسے باج اور ناپاچ اور آب اور آپ

اسیطرح کاف عربی و عجمی کا قافیہ نادرست ہے مثل خشک اور سنگ کی

فائدہ واضح ہو کہ نسبت مستزاد کے اختلاف اقوال ہی کوئی جزو مستزاد کو منظوم کہتا ہی اور کوئی منثور مگر وہ منظوم ہوتا ہی اور ایک جزو اجزای بحر شعر سے ہوتا ہی اور یہ دو قسم پر منقسم ہی ایک مستزاد لازم اور دوسرا مستزاد عارض مستزاد لازم وہ ہی جسمین مضمون شعر کا منحصر اوپر جزو مستزاد کے ہو اور مستزاد عارض اوسکو کہتے ہین جسمین معنی شعر کے جزو مستزاد پر منحصر نہو جیسے اس مستزاد جرات مین

جادو ہے نگہ چھب ہی غضب قہر ہے مکھرا ÷	اور قد ہی قیامت
غارت گر دین وہ بت کافر ہی سراپا ÷	اللہ کی قدرت
ہین بال بھی بکھرے ہوئی مکھڑے پہ دہواندہار ÷	جون شعلہ پہ ہو دود
اور رنگ رخ یار بھی گویا کہ بھبھوکا ÷	اور تسپہ ملاحت

خاتمہ

الحمد للہ والمنة کہ بفضل اوس صانع بیچون و چرا کے جسنے زحافات روز و شب کو بیچ بحور روزگار کے پیدا کیا اور بحور روزگار نا پیدا کنار کو ساتھ اوزان مختلفہ ارکان مسو اور سبب سرد و گرم کے ایسا سنجیدہ کیا کہ اوسکا مزحف ساتھ کمی اور بیشی کے ہونا غیر ممکن الوقوع ہی اسیطرح روزگار کو تقطیع کرتا ہی کہ محسوس نہین ہوتا اور خود بخود بی اعانت خبن اور خرم آلہ تقطیع کے حذف ہوتا جاتا ہی اور کوئی تدبیر داخلی یا خارجی ساتھ قافیہ بندی متواتر کے متدارک اوسکے علم کو نہین ہو سکتی تا بسعی بنای عقل مقید چہ رسد اور ساتھ فیضان تذکار نام نامی و اسم گرامی آغاز نامدار نصفت شعار سخن پرور سخن ان صاحب علم و ہنر ہمہ دان قدردان مرتبہ شناس عالم باذل عادل کامل شری مہاراجہ مادہو سنگھ بہادر راجہ راج ریاست امیٹھی

کہ مشہور رسالہ بہ نام گذرہ ابشھی کے ہے ادام اللہ حشمتہ و اجلالہ دو رسالہ ایک رسالہ موسوم
بہ بحر العروض مطول کہ نام تاریخی ہے اور دوسری کا نام رسالہ قافیہ ہے باہتمام چند روزہ اختتام کو
پہونچی اور بہ تجنیس احقر کیا فتح تاریخ رسالہ اول کے نام سے مستخرج ہوتی دعا مؤلف کی یہ ہے

بیت

اس رسالہ کا درس جو کہ کرے ۔ علم اوسکو خدا نصیب کرے

خاتمۃ الطبع

بسبب تاسیس سخن حمد واز سخن آفرین ہے - اور موجب مزید برکات نعت بسیط حضرت ختم المرسلین ہے من بعد او پر رائے سلیم ہر صغیر و کبیر رجز خوان میدان قافیہ سنجی و سخنوری کے اور طے و قطع کنندگان وادی عریض و طویل معنی پروری کے کہ طبع متدارک سریع الخروج اونکی فاعلہ کبرا سے و وائر مجتلبہ و موتلفہ قصر افلاک کو بیک وقت نگاہ رہوار وہی سے طے کرتی ہے متقارب اور واضح ہو کہ اس زمانہ قریب میں دو رسالہ جدید التالیف نادر المثال ایک میں اصول و ارکان علم عروض کا بیان مسلسل ہے جسکا نام بحر العروض مطول ہے دوسرے رسالہ میں فن قافیہ ہے جو بقید لطافت بیانی نایاب زمانہ ہے کہ مشہور بنام رسالہ قافیہ ہے ان دونوں رسالہ میں فی قصہ علم عروض و قافیہ کا پورا پورا کامل بیان ہے تصنیف شاعر
خوش فکر شیوا زبان سخنور شیرین مقال پنڈت کنہیا لال صاحب عاشق تخلص
پس یہ دو رسالہ نادر بموجب خواہش شائقین علم دوست اور حسب مراد مصنف
موصوف کی بصحت مصنف مطبع نامی سرچشمہ مروت جناب
منشی نولکشور صاحب دام اقبالہ واقع کانپور میں
بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۷۳ع باہتمام کمال الدین
نقش انطباع سے آراستہ
ہوئی
فقط

لازم و متعدی از مولوی عبد العزیز صاحب
ناصر الصبیان معروف بتعلیم مصطفائی
سود مند اطفال از ناصر علی صاحب۔

ناصر الصبیان معروف بہ مصادر ناصری
تصنیف ایضاً۔

کتب فارسی درس مبتدیان

کریما محشی از تصنیفات شیخ سعدی رح
کریما معرب۔ قلم جلی مع اعراب ایجاد
منشی کالکا پرشاد موجد مرحوم۔
کریما مترجم۔ ہر ایک شعر کے نیچے معنی
اوسکے اردو میں ہیں۔
کریما رحیما ترجمہ ہی کریما کا ابیات ہموزن میں
دُر یکتا شرح کریما مصنفہ حافظ محمد نذیر صاحب
تنج گنج ہے تعنے کریما۔ نام حق۔ محمود نامہ
پند نامہ عطار۔ رسالہ قاضی قطب۔
مامقیمان تصنیف شاہ علاء الدین اودہی۔
محمود نامہ مصنفہ عنصری مشہور کتاب ہے
قافیہ نامہ حراغنامہ اشعار لایق بیت بحثی مبتدیوں کے
عطائی نامہ تصنیف شیخ شاہ محمد غزلیات لاجواب
صفوۃ المصادر عرف آمد نامہ مشہور کتاب ہے
ہفت ضابطہ۔ تصنیف علی نقی خان
درس اطفال کے لیے۔
دستور المکتوبات۔
انشاء بہار عجم مصنفہ مولوی امانت علی صاحب
انشاء فائزہ۔ از مولوی محمد اکرم صاحب
متخلص فائز مطبوعہ مطبع نظامی۔
انشاء قیصر سان از منشی حفیظ اللہ۔
انشاء خلیفہ مصنفہ خلیفہ شاہ محمد مرحوم قنوجی
انشاء تمیز مصنفہ منشی کالی ایصاحب تخلص تمیز۔
انشاء مادہو رام مشہور انشا ہے۔
انشاء منیر مصنفہ میر صافی منیر لاہوری۔
انشاء بہار ہند۔ تصنیف مولوی
عبد العزیز صاحب۔

انشاے جامی۔ تصنیف مشہور از
مولانا عبد الرحمن جامی۔
انشاے طاہر وحید مشہور کتاب
از مرزا طاہر وحید۔
انشاء فائق از مولوی محمد فایق۔
انشاے صفدری۔ جس میں رقعات
فارسی اور اوسکے مقابل اردو میں۔
انشاء گلزار عجم مصنفہ مولوی مقبول احمد فاروقی
انشاء مفید تصنیف منشی لچھمی رام صاحب
انشاء دلاویز از مولوی عبد العزیز صاحب ملازمہ شطرنج
انشاء عجیب مشہور کتاب ہے۔
ظہیر الانشا مصنفہ منشی ظہیر الدین مرحوم
مجموعہ انشاے۔ صفیر بلبل و نصیحت نامہ
از عبد اللہ خان علوی۔
شبنم شاداب مع فرہنگ لغات
نادر انشا از ملا ظہیرائے تفرشی یہ بڑے
رتبہ کی انشا ہے متین عبارت۔
انشاء دلکشا مصنفہ منشی فتح محمد صاحب
فیاض البستان مصنفہ منشی ولایت حسین خانصاحب
دستور الصبیان۔ درس اطفال
کے لیے مفید ہے۔
رقعات عزیزی از تصنیفات مولوی
عبد العزیز صاحب آروی۔
رقعات عالمگیری۔
رقعات قتیل مصنفہ مرزا محمد حسن قتیل
رقعات ابو الفضل از تصنیفات
ابو الفضل علامی مشہور کتاب ہے۔

پنجرقعہ ملا ظہوری کا مشہور مع دو شرح
رقعات بیدل از مرزا عبدالقادر بیدل
رقعات چھمی نرائن تصنیف منشی چھمی نرائن
رقعات امان اللہ حسینی - بلاغت
و فصاحت میں مشہور ہے —
رقعات نظامیہ مشہور انشا ہے —
رقعہ گلستان حکمت از مولوی عبدالعزیز صاحب اردو ی
رقعات احسن جسکا نام ارژنگ فرہنگ
ہے از حکیم محمد احسن بہ طرز دساتیر —
پنجرقعہ ولایت از سید ولایت علی صاحب
گلزار ولایت — ایضا
رقعات فیض آگین - مکتوبات —
توقیعات کسرے از جلال الدین طباطبائی —
کلیات ۳ نثر مرزا غالب پنج آہنگ
و دستنبو - مہر نیم روز —
ابوالفضل ہر سہ دفتر - مولوی
ہادی مرحوم نے محشی کیا —
رسائل طغرا نثر ہاے مشہور مع رقعات
حسن و عشق — مولفہ نعمت خان عالی
کتخدائی حسن و عشق ہیں —
مرافعہ قضا و قدر مصنفہ منشی ظہیر الدین
رقعات نامی تصنیف مولوی حکیم الدین صاحب
مینا بازار — مولفہ ارادت خان واضح
بہت خوشخط و محشی —
شرح مینا بازار مطبوعہ نادر از مولوی امام بخش صہبائی
سہ ۳ نثر ظہوری - مع مقدمات ثلثہ
یہ کتاب مشہور ہے —
شرح سہ نثر ظہوری نثر نورس کی شرح
از مولانا مفتی سعد اللہ مغفور —
کشایش نامہ مع فرہنگ تصنیف منشی راجکرن
لذۃ الافہام - نثر تصنیف مولوی سید
محمد علی موسوی دہلوی —

تضمین گلستان اشعار گلستان کی تضمین —
سلک مسلسل مصنفہ منشی چندر کا پرشاد
بندگی نامہ بطور ترجیع بند مصنفہ راے
کنھیا لال صاحب بہادر —
مظہر العجائب مصنفہ مرزا قتیل
صفات ہر شئے کا مذکور کار آمد منشیان —
تاج المدائح - نثر رنگین تصنیف منشی
انوار حسین تسلیم سہسوانی در صنائع —
مفتاح الصفات - مصنفہ منشی
رام نرائن صاحب —
صفات کائنات - مشہور کتاب ہے
انشا پردازی میں کہ صفات سراپا اور
اشیاے مختلف کی صفات جو کہ بڑے بڑے
اساتذہ نے مثل ملا طغرا و ظہوری وغیرہ نے
لکھی ہیں وہ سب بعنوان شایستہ اسمیں مندرج کیے —

کتب متفرقات دینیہ

عمدۃ الرضاعت فی مسائل الرضاعۃ —
فوائد بہیہ فی تراجم الحنفیہ مع تعلیقات جسمیں
حالات تاریخی فقہا و محدثین اہل دین کی بہت
مفصل اور مبسوط ہیں —
تعبیر الرویا یعنی خواب نامہ تصنیف محمد بن
سیرین معبر مستند ہے کاغذ قسم عمدہ
فرائض شریفی شرح سراجیہ
علم فرائض میں محشی —
رسالہ بہیۃ الموسومۃ بالمجیدیۃ
فی تعداد الشہداء الاخرویۃ
مصنفہ محمد عبد المجید خان صاحب داماد
نواب والی ٹونک یہ کتاب زبان عربی میں ہے
مجربات دیربی عملیات از علامہ دیربی
شیخ احمد دیربی مطبوعہ مطبع مصر کی نقل
طبع ہوئی ہے —

تمت